New Era Magazine

صراطِ مستقیم

ازام ایمان فاطمہ

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صراط مستقیم

ازام ایمان فاطمہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

پچیس سال بیت گے ہے میرے بیٹے کو مجھ سے ملے

کاش میں نےاس کے ساتھ ایسا نا کیاہوتا۔اسکی اچھائی کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔وہ عورت روتے ہوئے سوچتی جاتی ہے۔۔اسکا شوہر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔فائزہ بس کرو طبیعت خراب ہے تمھاری۔۔ارسلان پلیز ہارون کو بلوا لیں نہ۔۔وہ بہت فرمانبردار ہے بہت ہی نیک ہے۔۔وہ مان جائیں گا۔۔

فائزہ ارسلان کا ہاتھ تھام کر کہتی ہے۔۔

میں نے اسکو فون کیا تھا۔اس نے کوئی جواب نہی دیا۔ارسلان گہری سانس بھر کر کہتا ہے۔

فائزہ۔۔وہ نیک ہے فرمانبردار ہے مگر تم بھول رہی ہو اسکی معصوم بیوی کے ساتھ کیا کیا نہی کیا۔۔

میں خود اسکو اپنا بیٹا کہلوانے پر شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ وہ دین کی راہ پر چلتا تھا۔۔مگر وہ ہر توہین پر چپ رہتا تھا۔۔مگر جب اسکے بچے کو

تم نے مار دیا تو وہ تڑپ اٹھا۔۔پہلی بار باپ بننے جا رہا تھا خوش رہنا سیکھ رہا تھا مگر تم نے فائزہ اسکی ہر خوشی کو اپنی مٹھی میں قید کر لیا تھا۔۔ہم میں سے ہر ایک اسکے اور اسکی بیوی کو دکھ دینے کی وجہ تھے۔تو کب تک برداشت کرتا وہ۔۔۔آج پچیس سال گزر گے ہیں وہ نہی لوٹا۔بلکہ ہم نے اسکو بلوایا بھی نہی اپنی انا میں اور کچھ کچھ شرمندگی میں۔۔کاش کے ہمارے دل اتنے سیاہ نہ ہوتے کہ ھم صراط مستقیم پر چلنے والے کو اتنا حقیر نہ سمجھتے۔۔ورنہ تو ایسے لوگ بہت عظیم ہوتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیر،،اسکو فون کیا ہے وہ ضرور آئے گا کیونکہ وہ صراط مستقیم پر چلتا ہے۔۔اتنا کہہ کے ارسلان آفندی باہر نکل جاتے ہیں۔۔فائزہ وہی بیٹھی اپنی غلطیوں پر رو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہارون کیا بات ہے آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔۔فاطمہ نرمی سے پوچھتی ہے۔۔

۔۔۔ہارون گہری سانس بھرتا پھر فاطمہ کا ہاتھ تھام کر پاس بیٹھا لیتا ہے اور مسکرا کر پوچھتا ہے۔۔۔

آپ ہماری پریشانی کو بنا کہے جان جاتی ہیں فاطمہ۔۔ھماری شادی کو ستائیس سال ہونے والے ہیں۔آپ نے کبھی کچھ شکوہ نہی کیا ہم سے۔۔وہ کہتے کہتے لب بھینچ کر چپ ہو جاتا ہے۔۔۔

ہارون آج آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔فاطمہ پریشان کن لہجے میں کہتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ کا فون آیا تھا وہ ماما کے بارے میں بتا رہے تھے وہ بہت بیمار ہیں اور مجھے یاد کر رہی ہیں۔۔وہ آہستگی سے کہتا ہے۔۔۔

تو آپ کو فورا جانا چاہئے کراچی وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔ویسے ڈاکٹر صاحب بیوی پر حکم بھی چلا لیا کریں۔آپ کو تو کہنا چاہئے تھا کہ میں جا رہا ہوں بس اور آپ بھی جا رہی ہیں۔وہ شرارت بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔وہ بےاختیار مسکرا پڑتا ہے۔۔۔تو میں کل کی فلائٹ سے ہی پاکستان پہنچتا ہوں۔وہ اٹھتے ہوئے کہتا

ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائزہ۔اور باقی سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں۔۔اچانک سب کی نظر سامنے دروازے سے داخل ہوتے ہارون پر پڑتی ہے۔۔ارسلان آفندی جلدی سے آگے بڑھتے ہیں اور اسکو گلے لگاتے ہیں وہ ان سے الگ ھو کر فائزہ آفندی کے پاس آتا ہے۔ماما یہ سب کیسے ھوا وہ فائزہ آفندی کی وہیل چئیر کو دیکھ کے کہتا ہے۔وہ بنا کچھ کہے اسکے گلے لگ کر رو پڑتی ہے۔۔

ہارون سے بار بار معافی مانگی جاتی ہے۔۔۔

پلیز ماما مجھے گنہگار مت کریں۔ہارون فائزہ آفندی کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

فاطمہ اور بچے نہی آئیں کیا۔وہ بےقراری سے پوچھتی ہے۔۔نہی ماما انکو کیوں لیکر آتا۔۔فاطمہ نے بہت دکھ سہے یہاں۔میں اسکو اگر لیکر آتا

تو اسکا ہر درد ہر زخم تازہ ھو جاتا۔۔وہ کرب سے کہتا ہے۔۔

اور رہے بچے انکو ھم نے کبھی بتایا ہی نہی انکا ددھیال بھی ہے۔۔کیوں کے میں انکو کیا بتاتا اگر سب بتاتا تو انکے دلوں میں نفرت جنم لیتی اور اگر کچھ کچھ بتاتا تو جھوٹ ہوتا اور جھوٹ مجھ سے بولا نہی جاتا ہے۔۔وہ سر جھکا کر کہتا ہے۔۔

فائزہ آفندی شرم سے سر جھکا لیتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون فاطمہ سے بات کررہا ہوتا ہے۔۔

زرنین اسکے پیچھے کھڑی ہو جاتی آ کر۔۔

واؤؤؤ۔۔۔ہارون آفندی تم تو آج بھی ویسے ہی ہینڈسم ھو۔بہت فٹ رکھا ہے خود کو۔

دیکھو میں بھی فٹ ہوں۔مگر تمھارا بھائی اوفففف توبہ ہے اس قدر لاپرواہ ہے توند نکلی ہے اسکی۔

وہ اٹھلا کر کہتی ہے۔فاطمہ میں آپ سے تھوڑی دیر تک بات کرتا ہوں۔وہ کہہ کر فون بند کر دیتا ہے۔۔

ارےےے واہ۔۔میرے لئے فون بند کر دیا زرنین مسکرا کر کہتی ہے۔۔ایسا کچھ نہی ہے وہ ناگواری سے بولتاہے۔۔تم میرے دیوانے ھوا کرتے تھے۔وہ طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔۔نہی دیوانہ نہی تھا۔بچپن کا رشتہ تھا تو لگاؤ تھا۔۔محبت مجھے فاطمہ سے ہوئی۔انکا ہی دیوانہ ہوں۔وہ آرام سے جواب دیتا ہے۔

ان کا۔۔۔وہ ان کا کو لمبا کر کے بولتی ہے۔۔۔ویسے ابھی تک اسکو ان۔۔آپ ہی کہہ کر بولاتے ہو۔۔لگتا پیار نہی ہوا اس سے۔۔آپ سے کس نے کہہ دیا انکالفظ پیارکرنے والے یوز نہی کرتے۔۔محترمہ یہ پیار کے رشتے میں احترام نہ ھو وہ پیار ایک دن مر جاتا ہے۔۔

پتا ہے آج سوچتا ہوں کہ میرے اللہ کو مجھ سے اتنا پیار تھا ورنہ آج مامون کی جگہ ‘‘میں ہوتا ۔۔اور میں عورتوں کی بہت عزت کرتا ھوں۔۔تو مجھے بےعزتی پر مجبور مت کریں۔وہ کہہ کر لمبے لمبے ڈنگ

بھرتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔زرنین غصے سے بل کھا کر رہ جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہارون آپ سے ملنے کوئی ی آیا ہے۔۔ارسلان آفندی ہارون سے کہتے ہیں۔۔جی اچھا میں آتا ھوں۔ہارون کہتا ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ڈرائی نگ روم میں آتا ہے تو دو آدمی وہاں بیٹھے ہوتے ہیں۔۔وہ جلدی سے اٹھ کر ملتے ہیں۔۔وہ پرتپاک انداز میں ان سے مصافحہ کر کے ان کو بیٹھنے کو کہتا ہے۔

میں نے ویسے آپ کو پہچانا نہی ہے۔۔ہارون ان سے کہتا ہے۔۔سر ھمارا ایک اسلامک چینل ہے ھم آپ کو اس شو کے لئے انوائٹ کرنے آئے ہیں۔۔آپ کا ماضی میں بہت ہٹ شو ہو کرتا تھا پاکستان میں۔اسکے بعد آپ لندن میں چلے گے آپ وہاں بہت بڑے ھاسپیٹل کے ڈاکٹر ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ آپ ایک سکالر ہیں۔۔۔بہت سے نوجوانوں کو آپ کی وجہ سے زندگی گزارنے کا راستہ ملا ہے۔۔سر پلیز

آپ شو کریں ہمارے ہاں اب پلیز۔وہ مؤدب انداز میں کہتے ہیں۔۔

دیکھئے۔میں صرف کچھ دنوں کے لئے آیا ہوں۔۔اور لندن میں اپنی ایک خوشحال لائف ہے میری۔میں یہ سب نہی کر سکتا۔ہارون ان سے کہتا ہے۔۔

ہارون پلیز آ جاؤ واپس۔اپنا ھاسپیٹل سنبھالو۔ارسلان آفندی اس سے کہتے ہیں۔۔فائزہ آفندی بھی اس سے کہتی ہے۔۔۔وہ لب بھینچ کر رہ جاتا۔پھر کہتا میں فاطمہ سے مشورہ کر کے پھر کچھ جواب دوں گا۔اتنا کہہ کر وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آجاتا ہے۔۔

فاطمہ سے وہ سب باتیں کرتا ہے تو وہ چپ ھو جاتی ہے۔پھر کہتی ہے کیوں نہی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔اور ہمیں جب کہے گے ہم سب آ جائیں گے۔

نہی فاطمہ میں ابھی گھر کا انتظام کروں گا۔۔

پھر ادھر اپنی جاب چھوڑنے سے پہلے انکو اطلاع دینی ہے۔۔میں کل آ رہا ہوں اور پھر بیٹھ کر ساری باتیں ھونگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ھارون ''فاطمہ اور انکی دونوں بیٹیاں۔دعا فاطمہ اور سیرت فاطمہ کراچی ائیرپورٹ پر اترتے ہیں۔۔

فاطمہ کی آنکھوں سے بےاختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔

ہارون اسکا ہاتھ تھام لیتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا اور سیرت بہت خوش ہوتی ہیں۔۔۔

واؤو۔۔۔بابا یہاں تو زیادہ تر لوگ حجاب میں ہی ہیں۔۔دعا کہتی ہے۔۔بیٹا پاکستان میں حجاب والی بھی بہت ہیں۔۔اورمغربی ماحول کی متاثر انہی کے جیسی بننے میں فخر کرنے والی بھی بہت ہیں۔۔

رئیلی بابا''دعا حیرت سے کہتی ہے۔۔

مگر ایسا کیسے ھو سکتا ہے بابا یہ تو اسلامک ملک ہے سیرت حیرانگی سے

کہتی ہے۔۔

بچے جہاں خیر ہو وہاں شر بھی ہوتا ہے۔۔بڑائی ی اور اچھائی ی ہر جگہ ہوتی ہے۔۔مگر ایک سچ یہ بھی ہے۔۔

بڑائی ی کا انجام صرف تباہی ہے۔۔

میں عورتوں کے حق کے لئے لڑتا تھا۔جب ان پر ظلم ہوتا تھا۔وہ کسی سے پسند کی شادی کرنا چاہتی تو اسکو مار دیا جاتا تھا۔ان کو جائیداد میں حصہ نہی دیا جاتا تھا۔یہ اب بھی ہوتا ہے مگر آج عورتوں کے ان حقوق کی لڑائی ی نہی لڑ رہے لوگ۔۔جانتی ھو آج یہ لڑ رہی ہیں کہ اپنا کھانا خود گرم کرو۔

اچھی خاصی زندگی گزارنے والی صرف اس بات پر لڑ رہی ہے کہ اسکا شوہر حجاب کے ساتھ باہر جانے کو کہتا ہے جاب نہی کرنے دے رہا ہے۔انکو لگتا ہے یورپ نے اتنی آزادی دی وہ کچھ بھی پہنتی ہے جاب کرتی ہے۔مگر انکو لگتا اسلام عورت کو گھر بیٹھے رہنے کا کہہ کر ان پر ظلم کر رہا ہے۔۔

افسوس ان پر اسلام انکو اگر مجبوری نہی ہے تو ان کے لئے گھر کو محفوظ کہہ رہا ہے۔اسلام اپنی حدود میں باہر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

کہ جب تم باہر نکلوں تو اپنے سینوں پر چادر پھیلا لو۔۔مگر یہ گھر نہی ٹھرنا چاہتی۔تو اجازت دی مگر چادر لینا بھی نہی چاہتی۔۔کیونکہ انکولگتا انکا جسم ہے وہ اپنی مرضی کریں گی۔انکو کوئی حجاب کا کہہ دے وہ بھی تنگ ذہن۔اور اسلام بھی انکے نزدیک ایک تنگ ذہن دین ہے۔۔

ان بےوقوف عورتوں کو اتنا نہی پتا کہ یورپ کی عورت ایک کھلونا ہے۔اسلام نے مسلمان عورت کو شہزادیاں بنایا ہے مگر انکو تو کھلونا بننا ہے۔

مگر ان کچھ عورتوں کی وجہ سے ہر عورت شک کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی ہے۔۔ہارون دکھ بھرے انداز میں کہتا ہے۔۔

دعا اور سیرت حیران پریشان ہوکر بیٹھی سوچ رہی ہوتی ہیں۔

پھر گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رک جاتی ہے۔

میرا یہاں ایک فلیٹ ہے اس میں رہائی ش کرنی ہے۔۔

ہارون انکوبتاتا ہے۔۔وہ سب سامان اٹھا کر باہر رکھتے ہیں تو کچھ ہمسائے لوگ وہاں آکر انکی سامان اٹھانے میں ہیلپ کرتے ہیں۔۔

اور ایک گھر سے کھانا آ جاتا ہے اور ایک گھر سے چائے۔۔۔

واؤؤؤ۔بابا کتنے اچھے لوگ ہیں۔۔دعا کہتی ہے۔۔

بالکل بیٹا۔۔میرے وطن پاک کے لوگ بڑے دل والے ہیں خاص طور پر یہاں کے گاؤں والے اور میڈل کلاس کے جو لوگ ہیں۔وہ بہت مہمان نواز ہوتے ہیں۔۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔

اور ہھر گمصم سی فاطمہ کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے۔پلیز ایسے مت رہے فاطمہ آپ۔۔میں آپ کو ایسے نہی دیکھ سکتا۔اسلئے میں نے آفندی ھاؤس جانے کی بجائے یہاں فلیٹ لیا تھا۔۔وہ کرب سے کہتا ہے۔۔

وہ اسکے سینے سے لگ لگ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔دعا اور سیرت پریشان ھو کر پاس آ جاتی ہیں۔

کیا ہوا بابا کیوں رو رہی ہیں۔وہ پریشان ھو کر پوچھتی ہیں۔۔

بس بچے ماما نے بہت دکھ دیکھے یہاں تو آج وہ پھر سے تازہ ہو گے۔وہ افسردہ انداز میں بتاتا ہے۔

اووہ۔۔مائی ماما جانی۔۔آپ اپنی کیوٹ سے بیٹیوں کو پریشان مت کریں۔۔پتا ہے آپکو پریشان جب کوئی ھوتا ہے تو رینکلز بن جاتے ہیں۔۔اور پھر دیکھو ہینڈسم سے بابا کتنے ڈل ہو گے ہیں۔لوگ سوچیں گے کتنا تنگ کرتی اتنے پیارے شوہر کو۔۔دعا شرارت بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔فاطمہ بےاختیار مسکرا اٹھتی ہے۔۔دعا اور سیرت دونوں اسکے ساتھ چمٹ جاتی۔۔ہارون مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

اوففف اللہ جی۔ماما یار کام والی رکھ لو نہ۔تین دن سے کام کام کام۔۔تھک گ ئی ہیں ہم اور دیکھو نہ سیرت آپی کا چہرہ کتنا بجھا بجھا لگ رہا ہے۔دعا صوفے پہ لیٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرا تو بہانا مت کرو کام چور کہی کی۔سیرت اسکو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سیرت آپی یار ایک تو سائیڈ لے رہی ہوں آپ کی اور آپ مجھے کام چور بول رہی ہو۔۔دعا تپ کر بولتی ہے۔۔نہی آپکی ھمدردی کی ضرورت نہی ہیں۔جائیں جا کر سو جائیں آپ۔۔سیرت اسکے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاطمہ اور بچوں کو بھی لے آتے۔فائزہ ہارون کو چائے کا کپ دیتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ماما۔۔میں آپکا بیٹا ہوں۔میرا فرض ہے آپکی کیئر کرنا۔۔مگر فاطمہ کو مجبور نہ کرنا بھی میرے فرائض میں سے ہیں۔۔وہ اگر آپ سے ملنے کو کہے گی میں اسکو ضرور لاؤں گا۔۔وہ اطمینان سے جواب دیتا ہے۔۔

مامون کدھر ہے۔۔وہ ارسلان صاحب سے پوچھتا ہے۔

وہ علیحدہ رہتا ہے۔۔پچھلی بار وہ بزنس ٹور پہ تھا۔

مگر اس بار وہ پاکستان میں ہی ہے۔۔مگر جب زری سے لڑائی ہوتی وہ گھر سے چلا جاتا ہے۔۔

اور اسکا بیٹا گھر کے ماحول سے تنگ آکر ہاسٹل رہتا ہے۔۔ارسلان آفندی افسردہ انداز میں کہتے ہیں۔۔۔۔

۔۔۔کس قدر بکھر گیا یہ گھر شاید انہوں نے ھمیشہ دنیاوی تعلیم کو ہی سب سمجھا جبکہ دنیا کے ساتھ دین کو لیکر چلنے والے ہی مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔۔ہارون سوچ رہا ہوتا ہے۔۔۔

.....

دعا کا ایڈمیشن میڈیکل کالج میں یہاں کروا دیا ہے۔۔

اور سیرت کا بھی یونیورسیٹی میں ایم فل میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔۔ہارون آکر فاطمہ کو بتاتا ہے۔۔

ارے ے یہ اچھا ہوا۔فاطمہ کہتی ہے۔۔

میں انکو بتا کر آتی ہوں۔۔فاطمہ جلدی سے کہتی ہے۔

ارے بتا دتجئی ے گا۔۔تھوڑی دیر ہمارے پاس بھی بیٹھ جائیں۔وہ مسکرا کر اسکا ہاتھ تھام لیتا ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے پاس بیٹھ جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔

دعا اور سیرت کا کالج "یونی میں پہلا دن تھا۔۔

سیرت یونیورسیٹی پہنچتی ہے تو اس نے کندھوں پر شال لی ہوتی ہے۔۔اور سر پر سکارف لیکر اس سے نقاب کیا ہوتا ہے۔۔۔

لو چیک کر اس لڑکی کو یہ ہماری یونیورسیٹی میں کیا کر رہی ہے۔خود کو ڈھانپ کر آئی ی ہے۔۔ایک لڑکا بولتا ہے۔۔فکر مت کرو یہ لڑکی بھی جلدی پر پرزے نکال لے گی دوسرا بولتا ہے۔۔۔ارے ے اپنے ہیرو کے پیچھے یہ حجاب والیاں ہی پڑی ہیں۔۔

وہ سب کے سب قہقہہ لگا کر ہسس پڑتے ہیں۔۔

وہ پیچھے مڑتی ہے اور ان کے پاس آکر سخت لہجے میں بولتی ہے۔۔۔شاید یاں تو آپ کے گھر بہن اور ماں نہی ہے۔۔یا پھر جیسا آپ بول رہے لڑکیوں کے بارے میں وہ ویسی ہی ہیں۔۔میرا حجاب میری پہچان ہے۔ میرا شاہی لباس سمجھ سکتے ہیں۔۔۔

پیچھے کھڑا موحد آفندی سپاٹ چہرے سے ان سب کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔وہ پاس آکر پوچھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اینی پرابلم؟مس۔

جی پرابلم ہے۔۔ارے آپ لوگ عورت کو کچھ سمجھتے نہی کم از کم عورت کی عزت تو کر سکتے ہیں۔۔جب عورت کے بارے میں آپ کچھ بول رہے ھوتے ہیں نہ تو اس میں آپ کی مائیں،بہنیں بھی آتی ہیں۔۔ھماری مائیں بہنیں ایسی ہی ہیں محترمہ۔

جن کے اندر نہ شرم ہے نہ حیا۔۔تو پھر عزت کیا کریں ہم۔۔موحد

آفندی تلخ لہجے میں کہتا ہے

عورت جیسی بھی ھو اخلاق کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اسکی عزت کریں۔۔۔وہ کہہ کر وہاں سے مڑ جاتی ہے۔۔

یار یہ لڑکی بہت بول کر گ ئی ہے سبق سکھانا پڑے گا۔۔ھووووں۔۔۔موحد آفندی پرسوچ انداز میں کہتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔

جی کلاس کیسے آپ۔۔پرنسپل صاحب اندر آ کر کہتے ساتھ ان کے دعا کھڑی ہوتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپ کی نیو کلاس میٹ ہے۔۔لندن کے میڈیکل کالج کی ٹاپ کی سٹوڈنٹ رہ چکی۔مگر فیملی اب پاکستان شفٹ ہو چکی۔۔سو اب یہ اپنی سٹڈی یہی کمپلیٹ کریں گی۔۔تو آپ سب نے انکا بہت ساتھ دینا ہے۔۔اور اب سر معیز کا لیکچر ہے مس دعا۔۔سو بیسٹ اوف لک۔۔۔پرنسپل کہہ کر واپس چلے جاتے۔۔۔

وہ ایک چیئر پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔یہاں تقریبا ھائی کلاس کی لڑکیاں تھی۔۔اور وہ اسکو دیکھ کر اگنور کرتی ہے۔۔وہ ایک لڑکی کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔۔اسلام علیکم۔میرا نام دعا ہے۔۔وہ اسکی طرف ھاتھ بڑھاتی ہے تو وہ لڑکی بھی مسکرا کر کہتی وعلیکم السلام۔۔میرا نام ایمن ہے۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد سر معیز اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

وہ لیکچر کے دوران دعا سے کچھ پوچھتے۔۔جیسا وہ جواب دیتی ہے وہ حیران ہو کر دیکھتے اور پوچھتے۔۔مس دعا یہ آپ کو کیسے پتا جب کے یہ ابھی پڑھایا نہی گیا۔۔کیا آپ پہلے پڑھ چکی۔۔

یس سر۔۔۔بٹ اپنے بابا سے۔۔وہ بھی ایک ڈاکٹر ہیں۔۔دعا کہتی ہے۔۔

کیا نام ہے انکا۔۔سر معیز پوچھتے ہیں۔۔

ڈاکٹر ہارون آفندی۔۔۔وہ جواب دیتی ہے۔۔۔

اووووہ مائی گارڈ آپ سر ہارون کی بیٹی ہیں۔۔

میں انکا سٹوڈنٹ رہ چکا ہوں بہت بڑا فین ھوں انکا۔۔تین سال پہلے میں سپیشلائی زیشن کے لئے لندن گیا تھا تب یہ میرے لیکچرار تھے۔۔سر معیز مسکرا کر کہتے ہیں۔۔تو سر آپ بابا سے ملنے آ جائیے گا۔۔وہ آفر کرتی ہے۔بالکل آؤں گا۔۔۔سر معیز کہتے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیسا رہا میرے بچوں کا دن۔۔ہارون آکر ان دونوں سے پوچھتا ہے۔۔وہ دونوں اسکے دونوں سائیڈوں پہ بیٹھ کر سب بتا رہی ہوتی ہیں۔اچانک دعا کہتی بابا آپ کسی معیز کو جانتے ہیں۔۔۔

شاید۔۔ہارون سوچ کر جواب دیتا ہے۔۔۔

پھر وہ ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے چائے پیتے ہیں۔۔

اسکے بعد ہارون اٹھتے ہوئے کہتا چلے میں چلتا ہوں۔۔میرا شو ہے آج۔۔۔

واؤؤؤ۔۔۔مطلب یہاں آپ چینلز پر لیکچر دیا کریں گے۔۔سیرت خوش

ہو کر کہتی۔۔۔

جی بیٹے میں شادی سے پہلے بھی ایک شو کرتا تھا لوگ کچھ سوال پوچھتے تھے۔۔میں جواب دیتا تھا۔۔

ہارون انکو بتاتا ہے۔۔

تو ٹھیک ہے ہم آپ کا شو ضرور دیکھیں گے۔۔۔دعا کہتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی اسلام علیکم۔ناظرین ہمارے ساتھ اس وقت موجود ہیں۔۔ڈاکٹر ہارون آفندی جو کے ناصرف جسمانی مرض کا علاج کرتے بلکہ آپ کے مشکلات کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں کرتے ہیں۔۔۔اینکر بولتے ہوئے ہارون کی طرف مڑتا ہے۔۔

سر آج تو آپ کی زندگی کے بارے میں سوالات ہوں گے۔۔

تو سر آپ یہ بتائیں۔۔آپ اس راستے پر کیسے آئیں۔۔

کیونکہ آپ کی فیملی بہت ماڈرن تھی۔۔اور آپ بھی کافی حد تک ماڈرن

تھے۔۔۔اینکر سوال پوچھتا ہے۔۔

۔۔۔اور سر سب سے پہلے سب ناظرین کوالسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

اب رہا آپ کا سوال تو اسکا جواب یہ ہے کہ ایک لمحہ کافی ہوتا ہے

انسان کو بدلنے کے لئے۔۔بس میرے لئے بھی وہ لمحہ پیدا کر

دیا اللہ نے۔۔اور پھر اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتے اسے دین کی

سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔۔اور کبھی میں اپنی نیک سیرت اہلیہ کو دیکھتا

ہوں تو مجھے لگتا کہ جیسے اللہ نے مجھے تراشا دوبارہ ان کے لئے۔۔

سر۔۔ھمارا دوسرا سوال۔۔آپ کے بچے کتنے ہیں۔۔۔

میرے ماشاِاللہ تین بچے ہیں۔۔۔میرا پہلا بیٹا تھا۔۔وہ پیدا ہوتے وفات پا

گیا۔۔اب میری دو بیٹیاں ہیں الحمدللہ۔۔

سر بیٹا نہی ہوا تو اکثر لوگ دوسری شادی کروا لیتے۔۔آپ نے یہ نہی

سوچا کہ شادی کروا لوں۔۔۔

اورمرد کو تو چار کی اجازت ہے۔۔

ہارون اسکے سوال پر مسکرا اٹھتا ہے۔۔پھر کہتا ہے۔۔

بہت ہی بری ریزن ہوتی ہے بچوں کے لئے دوسری شادی اگر دوسری سے بھی نہ ہوئے تو۔۔۔

اور پھر مذہب میں دوسری شادی جائز ہے کوئی فرض نہی۔۔۔ہاں شادی کروائے اگر انصاف کر سکتا ہے برابری کے ساتھ۔۔۔مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔۔

کیونکہ اکثر دوسری شادی بچوں کے لئے کی جاتی ہے یا پھر کوئی اور پسند آ جاتی اور نتیجہ یہ ہوتا پہلی بیوی کو طلاق دے دی جاتی ہے یا پھر اسکو بالکل سائیڈ پہ لگا دیتے ہیں۔۔تو پھر کیا ہوا دوسری شادی جائز تو تھی مگر گنہگار بھی بن گیا۔۔اور قرآن یہی تو بتا رہا کہ اگر انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے۔۔۔اور جانتے آپ آج کل اس بات پر بہت تذکرہ ہوتا ہے۔۔اور اول تو یہ وہ لوگ ہوتے جو فرض نماز تک کو چھوڑ دیتے۔مگر دوسری شادی پہ ان کے فتوے الگ ہوتے ہیں۔۔اور پھر آیت بھی اپنی مطلب کی جو ہوتی اسکو بیان کرتے

باقی چھوڑ دیتے۔۔

میں دوسری شادی کے خلاف نہی ہو۔۔میں بات انصاف کی کرتا ہوں۔۔روتے ہیں ایک بیوی کے اخراجات پورے نہی ہوتے۔۔تنگ بہت کرتی۔۔

اور اکثر عورت کامزاق بنا رہے ہوتے ہیں۔۔اور وہی لوگ دوسری شادی کے لئے عورت کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔۔میری سمجھ سے باہر ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور رہا میرا سوال بیٹا نہی ہے تو میری بیٹیاں دو ہیں۔اور میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔جس کی دو بیٹیاں ہوئی۔۔اس نے انکی اچھی تربیت کی اور پھر انکی شادی کی میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہونگے۔۔اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو ملا کر فرمایا۔۔

یعنی اتنے پاس ہونگے۔۔۔

اور پھر میرے آقا ﷺ نے بھی شادیاں کی مگر دین کے لئے کی نہ کہ بچوں کے لئے۔۔۔

اور پھر مجھے یہ تو نہی لگتا پہلی کے ساتھ انصاف نہی کر پاؤں گا۔۔مگر یہ ضرور لگتا کہ اگر دوسری کی تو اسکو وہ پیار نہی دے پاؤں گا۔۔۔اور شادی دوسری نہی کروں گا اسکا سوال نہی ہوگا۔۔

مگر دو شادیاں کر لی اور انصاف نہی کر پایا تو سوال ضرور ہوگا۔۔۔۔۔۔

اینکر بالکل خاموش ہو جاتا ہے۔۔پھر کہتا ہے اسکے ساتھ ہی ھمارا آج کا ،،شو ختم ھوتا ہےاللہ حافظ

،،،،،،،،،،،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائزہ آفندی اور ارسلان آفندی شو کے ختم ھونے کے بعد ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔ارسلان میں نے شاید کوئی نیکی کی تھی جسکا صلہ میرا ہارون ہے۔۔ صحیح کہتی ہو تم۔مگر ہمیں سمجھ بڑی دیر سے

آئی ی۔۔۔ارسلان آفندی گہری سانس بھر کر کہتے ہوئے اٹھ جاتے ہیں۔۔اور فائزہ آفندی بےاختیار اللہ کا شکرانہ ادا کرتی ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک گاڑی کا زبردست دوسری کار سے ٹکرا ہوتا ہے۔

سیرت جلدی سے بھاگتی ہے۔۔وہ گاڑی فائزہ آفندی کی تھی۔۔وہ بھاگ کر سیدھا کرتی ہے اور لوگوں کی مدد سے انکو گاڑی میں ڈال کر ھاسپیٹل لے جاتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہاں ایڈمٹ کرواتی تو ایک ڈاکٹر ان کو پہچان جاتا۔ارےے یہ تو فائزہ آفندی ہیں۔۔ڈاکٹر ہارون آفندی کی مدر۔۔۔۔

سیرت یہ سن کر شاکڈ ھو جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔

بابا کی ماما زندہ ہیں۔۔۔اگر زندہ ہیں تو ان کا ذکر کیوں نہی کرتے۔۔سیرت پریشان ہو کر سوچتی ہے۔۔

اور پھر وہ وہاں سے نکل کر باہر آ کر اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کی طرف چل پڑتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم سر۔۔دعا سر معیز کو سلام کرتی ہے۔۔

سر میں نے بابا سے آپ کا ذکر کیا تھا مگر وہ پہچان نہی پائے۔۔دعا کہتی ہے۔۔۔

مس دعا آپ انکو کہنا ان کے دوست بھی رہ چکے۔۔اور کلاس میں سب سے بڑی عمر کا لڑکا جس نے بہت سال محنت کر کے سکالرشپ حاصل کی۔۔۔

اور شادی کے بعد جس نے اپنی پڑھائی کیمپلیٹ کی۔۔سر معیز کہتے ہیں۔۔

سر اتنے سال پہلے شادی کی تھی آپ نے دعا حیرت سے پوچھتی۔۔ویسے آپ شادی شدہ نہی لگتے۔۔

میں آپ کی وائف سے ضرور ملوں گی۔۔۔۔سر معیز مسکرا کر کہتے۔شیور مس دعا۔۔اور اپنی فائل اکھٹی کر کے وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت گھر میں داخل ہوتی ہے صوفے پہ جا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔ارے ے ے ے۔۔کیا ہوا کوئی ی ٹینشن بچے۔۔

فاطمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

ماما۔۔بابا کدھر ہیں۔۔وہ پوچھتی ہے۔۔

ہاسپٹل گے ہیں۔۔فاطمہ بتاتی ہے۔۔

کیوں گے ہاسپٹل۔۔وہ ایک اور سوال کرتی ہے۔۔

ارے ے۔۔کیوں جاتے ہاسپٹل۔۔ڈاکٹر ہے وہ۔۔۔

مگر وہ اس ٹائی م تو واپس آ جاتے ہیں۔۔وہ کہتی ہے۔۔

ہاں تو کوئی ی مریض آف گیا ہو گیا۔۔فاطمہ اٹھتے ہوئے بولتی ہے۔۔

کہیں وہ مریض انکی مدر تو نہی ہیں۔وہ اٹھ کر جاتی فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے۔۔

فاطمہ ایک پل کے ل ئی ے ساکت ہو جاتی ہے۔پھر ہولے سے بولتی ہے۔۔ہاں وہی ہیں۔۔۔

کیوں چھپا رہے آپ ان سب کو ھم سے۔۔ سیرت حیرت سے سوال کرتی ہے۔۔۔

بس ایسے ہی۔۔ میں انکی فیورٹ بہو نہی تھی۔۔

تو اس لئے ملنے نہی جاتی کیوں کہ مجھے دیکھ کر کسی کو بھی خوشی نہی ہو گی۔۔ فاطمہ کہتی ہوئے بے اختیار رو پڑتی ہے۔۔

۔۔ پلیز رو مت۔۔ آئی ندہ نہی کہوں گی۔۔ سیرت جلدی سے فاطمہ کے گلے لگ کر کہتی ہے۔۔

نہی تمہیں اور دعا کو ان سے ملنا چاہئے۔۔ فاطمہ کہتی ہے۔۔ وہ آپ لوگوں سے بالکل نفرت نہی کرتی۔

ملنا چاہتی ھے سب سے۔۔ مگر میں نہی جا سکتی۔۔ آپ جاؤ۔۔ وہ مزید کہتی ہے۔۔۔۔

ھم کیوں جائیں۔۔ وہ آپ سے نفرت کرتی ہیں تو ہم ان سے کیوں ملیں۔۔ پیچھے سے دعا تلخ لہجے میں بولتی ہے۔۔ دعا یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ ایسے بات کرنا سکھایا آپ کو۔۔ فاطمہ ڈانٹتے ہوئے بولتی ہے۔۔

ماما مگر۔۔ کوئی ی اگر مگر نہی۔ فاطمہ جلدی سے اسکی بات کاٹتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ھائے مس سیرت۔۔موحد آفندی پیچھے سے آکر آواز دیتا ہے وہ مڑتی اسکی طرف اور حیرانگی سے دیکھتی ہے۔مس آپ کی باتیں سنی آپ لگتا اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہیں۔۔میں آپ سے سیکھنا چاہتا ہوں۔۔

میں کوئی ی عالمہ فاضلہ نہی ہوں۔اگر شوق رکھتے ہیں تو کسی عالم سے رابطہ کریں۔۔۔وہ کہہ کر مڑنے لگتی ہے۔۔تو موحد کہتا ہے۔۔کسی کو اچھی بات بتانا نیکی ہوتا ہے۔۔تو میں نے اچھی بات ہی بتائی ی ہے کہ کسی علم والے سے پوچھے۔۔میں تو خود سیکھ رہی ہوں۔۔سیرت جواب دیتی ہے۔۔

مس سیرت مگر میں آپ سے سیکھنا چاہتا ہوں۔۔موحد پھر ضدی انداز میں کہتا ہے۔۔اچھا فون پہ سیکھا دیں اگر آپ کو سب کے سامنے نہی بتانا ہے۔۔

مسٹر موحد۔آپ سیکھنا نہی چاہتے آپ صرف چاہتے کہ میں آپ سے بات کروں۔میرے ساتھ دوستی کے لئے راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔۔وہ تلخ انداز میں کہتی ہے۔۔اور میں انسان کے چہرے پڑھنے کا ہنر جانتی ہوں۔۔عورت کی عزت کوئی ی سیکھانے والی چیز نہی ہے۔۔جو غیرت مند ہوتے ہیں وہ طوائی ف کی بھی

عزت کرتے ہیں۔۔۔وہ اتنا کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔موحد آفندی ساکت کھڑا رہ جاتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہارون تھکے انداز میں گھر داخل ہوتا ہے۔۔فاطمہ جلدی سے پانی لے آتی ہے۔۔کیا بات ہے۔۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھتی ہے۔۔

ماما سے مل کر آف رہا ہوں۔۔یار وہ گندگی سے بھری ہوئی ی تھی۔اور ان کی کی ئی ر ٹیکر نے ان کے کپڑے چینج نہی ک ئی ے۔۔وہ جب میں گیا وہ رونے لگ گ ئی۔۔

پہلے تو تھوڑا بہت بیسا کھیوں کے سہارے چل پھر لیتی تھی۔۔اب اکسیڈنٹ کے بعد اس سے بھی گ ئی۔۔

میڈر کھی وہ بھی اتنی نخرے والی ہے۔۔۔ہارون کی بتاتے ہوئے آواز بھرا جاتی ہے۔۔۔

فاطمہ وہاں سے اٹھ کر سیرت کے روم میں چلی آتی ہے۔۔سیرت بچہ اگر آپ کو آپکی دادو کے پاس تھوڑے دن کے ل ئی ے رہنے کو کہوں آپ جائی یں گی کیا۔۔

سیرت فاطمہ کا ہاتھ تھام کر چوم کر کہتی ہے۔۔

کب جانا ہے میں پھر تیاری کروں۔۔فاطمہ کا چہرہ کھل اٹھتا ہے۔۔وہ اسکا ماتھا چوم کر وارڈروب سے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھتی ہے۔۔۔کچھ اور بھی رکھنا جلدی رکھو اور جاؤ۔۔

سیرت سر ہلا کر جواب دیتی ہے۔۔۔

فاطمہ ہارون کے پاس آکر کہتی ہے سیرت ماما کا خیال رکھے گی۔میں خود جاتی مگر ابھی مجھے خود کو مضبوط کرنا ہے۔۔وہ سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

ہارون اسکے ہاتھوں کو تھام کر لیتا اور مسکرا کر کہتا۔ تھینکس۔۔فاطمہ مسکرا کر چلی جاتی وہاں سے تاکہ وہ دعا کو بھی بتا سکے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت آفندی ھاؤس میں داخل ہوتی ہے ہارون کے ساتھ۔۔اور نوکر اسکو حیرانگی سے دیکھتے ہیں۔۔

وہ فائزہ آفندی کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔

ماما۔۔یہ میری بیٹی سیرت فاطمہ۔۔ہارون فائی زہ آفندی سے کہتا ہے۔۔۔

سیرت انکو سلام کرتی ہے۔۔میرے گلے نہی لگے گی میری بیٹی۔۔وہ بازو پھیلا کر کہتی ہے۔۔

سیرت انکے گلے لگ جاتی ہے۔وہ ماتھا چومتی ہے سیرت کا۔اور خوشی سے وہ پھولے نہی سمارہی تھی۔۔وہ جلدی سے انکو ہارون کے ساتھ مل کر بیٹھاتی ہے وہیل چی ئر پر۔۔ہارون انکو لیکر باہر چلا جاتا ہے۔۔سب کور۔۔بیڈ شیٹ بدل دیتی۔۔

ہارون ایک گھنٹے کے بعد فائی زہ آفندی کو اندر لیکر آتا ہے۔۔پورا کمرا چمک رہا تھا۔۔وہ خوش ہو کر دعائیں دیتی ہیں۔۔وہ کچن میں چلی جاتی ہے۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ارسلان آفندی اندر آتے تو صاف ستھرے کمرے کو دیکھ کے حیران ھو جاتے ہیں۔۔

اسی وقت سیرت چائے کی ٹرے اٹھا کر اندر آتی ہے۔۔۔سلیقے سے ڈوپٹہ لیا ہوتا ہے۔۔فائی زہ اسکا تعارف جب کرواتی وہ خوشی سے اسکا ویلکم کرتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے گرینڈما کے بارے میں انفارم کیوں نہی کیا۔۔موحد زرنین کے سامنے کھڑا ہو کر تڑخ کر بولتا ہے۔۔۔۔بھول گ ئی ی تھی۔۔وہ لاپرواہی سے جواب دیتی ہے۔۔وہ ناگواری سے دیکھتا زرنین کو اور فائزہ آفندی کے روم میں داخل ہو جاتا ہے۔۔

وہ موحد کو دیکھ کر خوش ہو جاتی ہے۔۔اور وہ انکو لیکر باہر آجاتا ہے۔۔۔

اچانک وہ پیچھے مڑتا تو پیٹھ ک ئی ے کھڑی سیرت کو دیکھتا ہے۔۔۔دادو یہ سیرت ہے کیا۔۔وہ کہتا ہے۔۔۔

تم کیسے جانتے سیرت کو۔فائزہ آفندی حیرانگی سے پوچھتی ہیں۔۔گرینڈما یہ یہاں نوکری کرتی کیا۔۔وہ پھر پوچھتا۔۔۔نہی یہ تمہارے بڑے پاپا کی بیٹی ہیں۔۔وہ جواب دیتی ہے۔۔

واٹ۔۔۔۔وہ حیرت سے چلاتا ہے۔۔۔

ہاں جی۔۔وہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

وہ مجھے نہانا تھا۔۔تو دادو کے کمرے میں شیمپو نہی ہے۔۔وہ میڈ سے کہتی ہے۔۔

اووہ۔۔سیرت باجی۔۔زرنین بی بی جی کے کمرے میں شیمپو ضرور ہو گا میں لا دیتی وہاں سے۔۔۔

۔۔۔۔سیرت اپنے لمبے بالوں کو جھاڑ کر ڈوپٹہ لیکر شیمپو زرنین کے کمرے میں رکھنے جاتی ہے۔۔

تو زرنین اسکو اپنے کمرے سے نکلتے دیکھتی تو اسکا ہاتھ پکڑ کر لاؤنج میں لے آتی ہے۔۔۔

تم میرے کمرے میں کیوں گ ئی۔۔وہ چلا کر پوچھتی۔۔

سیرت خوفزادہ ہو جاتی ہے۔۔۔تم چوری کر رہی تھی نا۔زرنین نفرت بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔۔

نہی آنٹی۔شیمپو رکھنے گ ئی تھی۔۔وہ اسکے الزام تڑپ کر کہتی ہے۔۔

اووہ تو چوری تو کی نہ۔۔میری شیمپو جانتی بھی ہو کتنی مہنگی ہے تمھارے باپ کی تنخواہ سے بھی نہ آئے۔۔وہ اسکو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیتی ہے۔۔اور موحد فائی زہ آفندی

کی وہیل چیئر کو گھسیٹتا ہوا اندر آتا ہے۔۔

زرنین۔سیرت کا ہاتھ چھوڑو۔۔۔اور اپنی اوقات میں رہو۔فائزہ خاتون چلا کر کہتی ہیں۔۔۔

واہ ماما واہ۔۔یہ اسی عورت کی بیٹی ہے جس سے آپ اس قدر نفرت کرتی تھی۔۔۔زرنین تڑخ کر بولتی ہے۔۔سیرت اپنا ڈوپٹا سر پر لیکر وہاں سے بھاگ کر کچن میں آجاتی ہے۔۔۔وہ دیوار کے ساتھ لگ کر رو رہی ہوتی ہے۔موحد اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔ایم سوری ماما کو ایسا نہی کرنا چاہیئے تھا۔وہ ڈر کر مڑتی ہے اسکا ڈوپٹہ اتر جاتا سر سے۔۔۔

موحد آفندی اس قدر معصوم اور پاکیزہ حسن دیکھ کر مبہوت ہو جاتا ہے۔۔وہ جلدی سے رخ موڑ لیتی ہے۔اور ڈوپٹے سے نقاب کرتے اسکی طرف مڑتی ہے۔۔۔

آپ یہاں۔۔وہ نظریں جھکا کر پوچھتی ہے۔۔

جی زرنین میری مام ہیں۔۔وہ شرمندگی بھرے انداز میں کہتا ہے۔۔۔وہ اچھا کہہ کر گزرنے لگتی ہے۔۔

تو وہ آواز دیکر روک لیتا ہے۔۔میں تو آپ کا کزن ھوں مجھ سے کیوں پردہ کر رہی ہیں۔۔وہ حیرانگی سے کہتا ہے۔۔۔کزن غیر محرم ہی ہوتا ہے۔۔اور میں شرعی پردہ کرتی ہوں۔۔وہ کہتی ہے۔۔۔

آپ لندن میں رہی ہیں۔۔کیا آپ کا کوئی ی بوائے فرینڈ نہی تھا۔۔۔وہ مزید پوچھتا ہے۔۔۔

بوائے فرینڈ کوئی ی رشتہ نہی ہے اسلام میں۔۔

وہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور موحد آفندی کے دل میں پہلی بار کسی لڑکی کے لئے محبت کا جذبہ ابھر رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

بچے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔فائزہ آفندی اسکے ہاتھ تھام کر کہتی ہیں۔۔پلیز دادو ایسے مت بولیں وہ جلدی سے کہتی ہے۔۔

ہارون اور موحد اندر داخل ہوتے ہیں۔۔وہ جلدی سے ڈوپٹے کو آگے کو سر کا لیتی

ہے۔۔اور ہارون کے گلے لگ جاتی ہے۔۔وہ مسکرا کر ماتھا چومتا ہے۔۔

آپ روئے ہو بچے۔۔ہارون جلدی سے کہتا ہے۔۔

یس بابا بہت روئی ی میں۔۔وہ کہتی ہے۔۔۔تو فائی زہ آفندی اور موحد کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔۔

اور کیوں نہ روؤں۔۔ماما سے کبھی دور نہی رہی اور اوپر سے دعا بھی ناراض مجھ سے۔۔تو مجھے یاد آرہی دونوں۔مجھے رونا آگیا تھا۔۔۔وہ روٹھے انداز میں کہتی ہے۔۔تو بچے ابھی چل کے مل آتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کونسا دور ہے۔۔ہارون پیار سے بولتا ہے۔۔۔

اور پھر واش روم میں چلا جاتا ہے۔۔

تھینکس بچے۔۔فائی زہ آفندی تشکر بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔دادو اسکی ضرورت نہی ہے۔وہ جلدی سے کہتی ہے۔۔موحد اسکو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

ڈرائی یور گاڑی نکال چکا ہوتا ہے۔۔موحد فائی زہ آفندی کو لیکر آتا اور پیچھے بیٹھاتا ہے۔۔سیرت بھی پیچھے بیٹھ جاتی ہے۔سب فلیٹ پر جا رہے ہوتے ہیں۔۔

وہ وہاں پہنچتے ہیں۔۔سیرت اوپر لیکر جاتی ہے لفٹ کے ذریعے۔۔

وہ جا کر دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔۔۔تو دعا دروازہ کھولتی ہے اور اسکے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔پتا ہے کتنا مس کر رہی تھی آپکو۔۔۔ذرا خیال نہی آیا ہمارا۔۔ہم تو آپ سے بہت ناراض تھے۔۔۔وہ لاڈ سے نان سٹاپ بولنا شروع ہوتی ہے۔۔۔

اچھا بس کرو مہمان آئے میرے ساتھ۔۔وہ دانت پیس کر بولتی ہے۔۔۔اووووہ۔۔سوری یہ کون ہے دعا دلچسپی سے پوچھتی ہے۔۔۔یہ دادو ہیں اور یہ چاچو کے بیٹے موحد آفندی ہے۔۔۔سیرت تعارف کرواتی ہے۔۔

دعا ناگواری سے سلام کر کے اندر چلی جاتی ہے۔۔۔

سیرت انکو بیٹھاتی ہے۔۔۔

ماما جان۔۔کدھر ہیں آپ۔۔۔فاطمہ کچن سے باہر نکلتی ہے تو وہ گلے لگ جاتی۔۔

وہ ہاتھ پکڑ کر اندر لاتی تو سامنے فائی زہ آفندی کو دیکھ کے اسکا رنگ فق ہو جاتا ہے۔۔

وہ بمشکل سلام کرتی ہے۔۔اور صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

پلیز۔۔فاطمہ بیٹی مجھے معاف کر دیں۔۔فائزہ آفندی ہاتھ جوڑ دیتی ہے۔۔میں نے جو کیا میں جانتی ہوں اسکی معافی نہی ہے۔۔لیکن میں پھر بھی چاہتی ہوں کہ آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی جاتی ہے۔۔

فاطمہ بھی سر جھکائے روئے جاتی ہے۔۔

پھر وہ آنسو پونچھ کر پاس آکر بیٹھ جاتی اور انکو گلے لگا لیتی ہے۔۔۔

وہ سب حیران پریشان ان دونوں کو روتے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ آفندی ھاؤس شفٹ ہو جاتے ہیں۔۔

پورا گھر ایسے جیسے خوشیوں سے بڑھ جاتا ہے۔۔

دعا کا موڈ آف تھا۔۔

واہ۔۔یہاں تو لگتا عید ہے۔۔زرنین طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔۔اور واہ میری جیٹھانی جی آئی ہیں۔۔

ارے ے تم تو ویسے کی ویسی ہو اجڈ گنوار سی۔۔

لندن جیسی جگہ بھی تمہیں بدل نہی سکی۔۔

وہ تحقیرانہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔

اور آپ تو لگتا شروع سے ہی بے شرم تھی۔۔اور ابھی بھی لڑکی بنی رہتی ہیں۔۔دعا طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی ی مجھ سے یوں بات کرنے کی۔۔تمھاری ماں نے تمہیں تمیز نہی سکھائی ی۔۔زرنین تپ کر کہتی ہے۔۔نہی سکھائی ی آپ سکھا دیجئے نا پلیز۔۔دعا تڑخ کر بولتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا اندر جائی یں۔۔فاطمہ سخت لہجے میں بولتی ہے۔۔

سوری ماما کوئی ی آپ کو کچھ کہے گا ھم چپ نہی رہے گے۔۔دعا ضدی انداز میں کہتی ہے۔۔۔

دعا ماما جو بول رہی وہ کریں۔۔۔اور بد تمیزی نہی کریں۔۔ہارون تنبیہ کرتے ہوئے بولتا ہے۔۔

وہ پاؤں پٹخ کر چلی جاتی ہے۔۔۔

سیرت اسکے پیچھے جاتی ہے۔۔کیوں کیا آپ نے ایسا دعا۔پتا ہے ماما اور بابا کو کتنی شرمندگی ہوئی ہے۔۔

سیرت اسکو سرزنش کرتے ہوئے بولتی ہے۔۔

اور وہ جو بول رہی تھی۔۔اسکا کیا۔مجھے تو پہلی نظر زہر لگی۔۔وہ ناگواری سے بولتی ہے۔۔

دعا۔۔بدتمیزی نہی چلے گی۔۔

ارے لے کہاں بدتمیزی کی جیسا انہوں نے کیا وہی ان کے ساتھ ہوا۔۔اور میں تو سلیوٹ کرنے آیا ہوں۔۔موحد مزے سے بولتا ہے۔۔

دعا اسکو گھور کر دیکھتی ہے۔۔پھر کہتی ہے۔۔

آپ بھی ھمیں ڈانٹنے آئے ہو۔۔بالکل نہی۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا ہے۔۔وہ ماں ہے آپکی۔۔سیرت ناگواری سے بولتی۔۔۔سو۔۔ماں ہیں تو۔۔۔کیا ان میں ماں جیسے آثار نظر آتے ہیں۔۔وہ تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

جب میں اپنی سوکالڈ ماں کو جسم کی نمائش کرتے لباس پہن کر کسی غیر کی بانہوں میں

دیکھتا ہوں تو میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔۔۔وہ سرخ آنکھوں سے بولتا ہے۔۔۔پھر وہاں سے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا چلے جاتا ہے۔۔سیرت اور دعا ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ جاتی ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کی ہمت کیسے ہوئی ی مجھ سے یوں بات کرنے کی۔۔وہ چلا کر بولتی ہے۔۔۔تم نہ بات کرتی تو نہ سنتی۔۔مامون ناگواری سے کہتا ہے۔۔۔

وہ گھٹیا فاطمہ کو دیکھو کیسا شوہر ملا ھے۔۔غلاموں کی طرح رہتا ہے اسکے سامنے۔۔وہ اونچی آواز سے بولتی ہے۔۔وہ شخص تمہارا ہوتا اگر تم نے اسکو ٹھکرایا نہ ہوتا۔۔اور میں کیوں کروں غلامی تمھاری۔۔تم اتنی گری ہوئی ی عورت ہوں۔ تمھارے منہ پر تھوکنے کو دل نہی کرتا ہے۔۔۔

وہ لاؤنج میں آکر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہوتے ہیں۔۔

بس کر دیں آپ دونوں۔۔اور کتنا تماشا بنانا ہے۔۔

موحد چلا کر بولتا ہے۔۔

ہوش سنبھالتے ہی یہ سب دیکھتا آیا ہوں۔ایک دوسرے سے الگ ہو جائی یں پلیز مگر یہ تماشانہ کیا کریں۔۔وہ غصے سے بولتا ہے۔۔۔

بہت ہو گیا ہے زرنین صاحبہ۔۔میری فاطمہ کے بارے میں ایک لفظ برداشت نہی کروں گا۔یہ میری پہلی اور آخری وارننگ ہیں۔۔۔ہارون غصے سے بولتا ہوا فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر چلا جاتا ہے۔۔۔

سیرت آپی۔۔بے چارے موحد بھائی پر بہت ترس آرہا تھا۔۔کتنے تکلیف میں تھے وہ۔۔دعا کہتی ہے۔۔

ہووووں۔۔۔سیرت سر مسلتے ہوئے بولتی ہے۔۔

پھر وہ اٹھ کر کچن میں جاتی ہے۔دو کافی کے مگ لیکر آتی ہے۔۔اور ہارون اور فاطمہ کے روم میں چلی آتی ہے۔۔

بابا۔۔۔یہ لیکر موحد کے کمرے میں چلے جائی یں۔۔

اسوقت انہیں آپ ہی سنبھال سکتے۔۔وہ بہت ڈس ہارٹ تھے۔۔انکو سنبھالیں۔۔۔وہ

ہارون کے پاس آکر کہتی ہے۔۔۔

ہارون مسکرا کر رہ جاتا ہے۔۔پھر ایک نظر فاطمہ کو دیکھ کر باہر نکل آتا ہے۔۔۔جائی یں دعا کو بھی لیکر آئی یں روم میں۔۔۔آج میں سناؤ ں گا ایک داستان۔۔

جس میں صبر، شکر اور صلہ ہے۔۔۔

وہ جا کر موحد کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔۔۔وہ دروازہ کھولتا ہے تو سامنے ہارون کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔۔۔

میری بیٹی نے بولا میری ضرورت ہے آپ کو تو میں چلا آیا۔۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔

آپ نے دیکھا کیا ہوا آج۔۔بچپن سے دیکھتا آرہا ہوں۔

وہ زخمی لہجے سے کہتا ہے۔۔۔

تو آپ ہر بار بد تمیزی کر جاتے ہو۔۔وہ تو بگڑ چکے ہیں۔۔آپ کی تو زندگی سٹارٹ ہے۔ماں باپ کی عزت لازمی ہوتی ہے وہ جیسے بھی ہوں۔۔

یہ صرف باتیں ہیں بڑے پاپا۔۔آپ نے یہ سب نہی سہا۔۔کس قدر درد ہوتا

ہے۔۔۔وہ لب بھینچ کر کہتا ہے۔

دعا اور سیرت بھی اندر آجاتی ہیں۔۔وہ دونوں ایک سائیڈ پر بیٹھ جاتی ہیں۔۔

بیٹا آپ نے ابھی کہا میں نے یہ نہی سہا۔۔تو میں آپ کو بتاتا ہوں صراط مستقیم پر چلنے والے دو انسانوں کی کہانی ایک میں تھا ان میں سے۔۔۔

میں یہ نہی کہتا میں بہت نیک ھوں۔۔ مگر میں نیک لوگوں کو فالو کرتا تھا۔۔میں نے جب یہ راستہ چنا اور فاطمہ نیک سیرت میری زندگی میں آئی ی۔۔تو کیا صبر کیا ہم نے۔۔اور اسکا صلہ میری یہ سب محبتیں ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کھوئے ہوئے انداز میں کہتا ہے۔۔اور ان کو اپنی بیتی سنانے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

ارسلان آفندی اور فائزہ آفندی کے تین بچے تھے۔۔

سب سے بڑا ہارون آفندی پھر بیٹی فریال آفندی

اور سب سے چھوٹا بیٹا مامون آفندی۔۔۔

فریال کی شادی تھی تو ابراڈ میں سپیشلائی زیشن کیمپلیٹ کر کے ہارون آفندی لوٹ رہا

تھا۔۔تو پورے آفندی ھاؤس میں جشن سا تھا۔۔۔

یار کمال ہے بھائی ی کو بہت اہمیت دیتے سب ھم بھی ہیں۔۔مامون جل کر بولتا ہے۔۔۔

کیوں تمہیں اہمیت نہی دیتے کیا۔۔فریال مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔کہاں دیتے اہمیت۔۔۔بابا کا لاڈلا۔۔ماما کی جان۔اور سب جاننے والے ان کو لڑکیاں دینے کے ل ئی ے پاگل۔۔اور خاندان کی سب سے پیاری اور کانفیڈنٹ والی لڑکی زرنین شاہ انکی منگیتر ہے۔۔۔مامون جل کر کہتا ہے۔۔۔۔فریال مسکرا کر ایک چپت لگاتی۔۔۔

جلدی ھاتھ چلاؤ۔۔ہارون پہنچنے والا ہے۔۔فائزہ آفندی نوکروں پر چلا رہی ہوتی ہے۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ۔۔ہارون اندر آف کر سلام کرتا ہے۔۔۔سب لوگ مڑتے ہیں تو شاکڈ ہو جاتے ہیں۔۔شلوار کرتا پہنے۔۔اور سنت نبوی چہرے پر سجائے ان کے سامنے کھڑے ہارون کو سب دیکھتے ہی شاکڈ ہو جاتے ہیں۔۔۔

یہ سب کیا ہے ہارون۔۔فائزہ جلدی سے پاس آکر پوچھتی ہے۔۔

کیوں کیا ہوا ماما۔۔پیارا انہی لگ رہا کیا۔۔۔

بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔مگر کیا یہ تمہاری عمر ہے اسطرح درویش بننے کی۔۔۔فائزہ آفندی ناگواری سے کہتی۔۔۔۔

ماما کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔اور پھر اکثر لوگ بڑھاپے کے بھروسے زندگی ضائع کر دیتے ہیں۔۔اور بڑھاپے تک پہنچتے ان میں وہ طاقت نہی رہتی۔۔اور پچھتاوا ان کا مقدر بنتا۔۔۔وہ نرمی سے بولتا ہے۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں آپ سب اس راستے پر چلیں۔۔

وہ فائزہ آفندی کا ہاتھ تھام کر کہتا ہے۔۔۔

کیوں ہمارا دماغ خراب ہے کیا۔۔وہ تڑخ کر بولتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی سادگی سے کریں ماما۔۔۔ایسی شادیاں بہت بابرکت ہوتی ہیں۔۔ہارون کہتا ہے۔۔

بھائی ی کیا ھو گیا آپکو۔۔دماغ خراب ہے۔۔شادی ہے میری جنازہ نہی نکلنا۔۔فریال غصے سے بولتی ہے۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو فری۔۔میں نے کوئی ی غلط بات نہی کی۔۔۔

تو اس میں سہی کیا ہے۔۔ہم کوئی ی بھوکے ننگے ہیں جو ایسی شادی کریں۔۔ارسلان صاحب ناگواری سے بولتے ہیں۔۔اور آگے تمھاری وجہ سے میں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہی رہا۔اور اب شادی سادگی سے کروں گا تو لوگ ویسے مجھے باتوں کی مار ماریں گے۔۔ارسلان آفندی تلخ لہجے میں بولتے۔۔۔

اور کیا بھائی ی۔۔آپ خود مولوی بن چکے ہو اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے سبکو اپنے جیسا بنانا ہے۔۔مامون استہزائی یہ انداز میں کہتا ہے۔۔

ہارون سب کے رویے سے بہت مایوس ہوتا مگر وہ پھر کہتا ہے ایک نہ ایک دن سب ٹھیک ہو گا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاَللہِ وَبَرَکاتُہُ۔۔۔پروفیسر خان اندر آف کر سلام کرتے

ہیں۔۔۔وَعَلَیْکُم السَّلَام وَرَحْمَۃُ اَللہِ وَبَرَکَاتُہُ،،وہاں سب لوگ پر جوش انداز میں انکا استقبال کرتے کھڑے ہو کر۔۔۔۔یہ ایک اسلامک سنٹر تھا اکیڈمی کی طرح۔۔پروفیسر صاحب یہاں کے انچارج تھے۔۔وہ ایک ریٹائرڈ عرابک کے ٹیچر رہ چکے تھے۔۔اور ہارون انکا فیورٹ سٹوڈنٹ تھا۔۔۔

ہارون نے ابراڈ جانے سے کچھ دن پہلے کلاس لینی شروع کی تھی۔۔پھر انہوں نے کچھ اسلامک بکس دی جب وہ ابراڈ گیا۔۔اور اسکی لائف ہی بدل گئی۔۔

آج چار سال کے بعد ملنے آیا تھا ان سے۔۔۔

سب کے جانے کے بعد وہ انکو اپنے گھر کے حالات بتاتا۔۔

بیٹا صراط مستقیم پر چلنا آسان نہی ہوتا۔۔لوگوں کے طعن سننے پڑتے ہیں۔۔بیٹا میرے نبی ﷺ کو تو طائف کے میدان میں پتھر مارے آپ نے پھر بھی دعا دی۔۔اور سب سے پہلے جب دین کی دعوت دی تو پہلا پتھر آپ کے چاچا نے مارا۔۔

تو بیٹے پتھر تو آئیں۔۔مگر ان پتھروں کے ڈر سے راستہ چھوڑ مت دینا۔۔پروفیسر خان کہتے ہیں۔۔۔

مگر سر ماں باپ اگر راستہ چھوڑنے کو کہے تو؟

ہارون پوچھتا ہے۔۔۔

ماں باپ کا رتبہ بہت بلند ہے ان کے آگے افف بھی نہی کہنا۔۔ مگر دین کے معاملے میں وہ اگر رکاوٹ بنے تو انکی نہی اللہ کی ماننی ہے۔۔ مگر انکی خدمت سے خود کو پھر بھی مت روکنا۔۔۔

اور پھر آگے شادی ہو گی۔۔ بیوی نیک ہوئی ی تو اللہ کا انعام سمجھنا۔۔ اور بیوی اور ماں میں جو بھی حق پر ہو اسکا ساتھ دینا۔۔۔ بے انصافی دونوں میں سے کسی کے ساتھ مت کرنا۔۔۔ یہ جو ہمارا دین ھے اس نے

حقوق العباد پر بہت زور دیا ہے۔۔ اور انصاف حقوق اُلعباد کی سب سے بڑی کڑی ہے۔۔۔ صراط مستقیم پر چلنا ہے تو لہجے میں نرمی لاؤ۔۔ کیوں کے جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ بڑا نرم دل ہوتا ہے۔۔ کسی کے عیب تلاش نہی کرتا ہے۔۔۔ پروفیسر صاحب کہتے چلے جاتے اور ہارون کو لگتا اسکا دل مطمئن ھو گیا۔۔۔ وہ وہاں سے گھر واپس آ جاتا ہے۔۔۔

گھر میں فریال کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھی اور ہارون اپنی این جی او سٹارٹ کر چکا تھا۔۔اور اسکا ایک سکالر اور ڈاکٹر کے طور پر ٹی وی شو میں تعارف ہو چکا تھا۔۔۔

وہ ایک مہینے میں لوگوں کے دلوں پر راج کر رہا تھا۔سوائے گھر والوں کے۔۔۔

فریال کی مہندی تھی وہ وائی ٹ کلر کے شلوار کرتے میں بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔زرنین اسکے پاس آتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو ڈانس کرتے ہیں۔۔زرنین نے بیلو، گرین لہنگا پہنا ہوتا ہے۔۔اور اسکی کرتی بیک لیس ہوتی ہے۔۔

ہارون ایک نظر دیکھتا اسکو پھر بولتا۔۔مجھے ڈانس نہی آتا اور ایک بات کہوں آپ سے۔۔آپ اگر خود کو ڈھانپ کر رکھے گی بہت پیاری لگے گی۔۔۔

میں تم جیسی ملانی نہی بن سکتی۔۔وہ ناگواری سے بولتی ہے۔۔

اور تھوڑی دیر کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے۔۔وہ وہاں آتا تو سب اسکو عجیب

نظروں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

کیا ہوا۔۔وہ پریشان ہو کر پوچھتا ہے۔۔۔

تم نے زرنین سے کیا کہا۔۔فائزہ ناگواری سے بولتی۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہی کہا۔۔وہ پریشان ہو کر کہتا۔۔وہ اتنا رو رہی تھی۔۔فریال بولتی ہے۔۔

آپ نے اسکو اپنی پسند کے ڈریس پہننے کو کہا۔۔

آپ مجھے یہ بتائیں سب کو اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں۔۔

ایسا نہی ہے فری۔۔میں نے تو اسکو بس اتنا کہا خود کو اچھے سے کور رکھے گی تو اچھی لگے گی۔۔

ہارون بولتا ہے۔۔

تو تم اسے برقعہ پہنانا چاہتے ہو۔۔فائزہ غصے سے بولتی ہے۔۔وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

میں اگر اسکو چادر اوڑھنے کا کہوں گا تو کیا غلط کہوں گا۔۔بیٹا جی پردہ نظر کا ہونا

چاہئی ے۔۔۔ارسلان صاحب بولتے ہیں۔۔

بابا نظر کا پردہ مرد کے لئی ے ہے۔۔عورت کے لئی ے نظر کے ساتھ بدن کا بھی پردہ ہے۔۔۔اووووہ تو تمہیں لگتا ہم سب بے حیا ہے اس لئی ے عورتیں خود کو چھپائی یں۔۔۔ارسلان صاحب تلخ لہجے میں کہتے۔۔

نہی اللہ نے چودہ سو سال پہلے حکم دیا اس لئی ے پردہ ضروری ہے۔۔۔جانتے اللہ نے دنیا کی سب سے زیادہ پاکیزہ حیادار عورتیں یعنی صحابیات کو پردے کا حکم دیا ان سے پردہ کرنے کا جو دنیا کے سب سے زیادہ پاکیزہ مرد یعنی صحابہ اکرام تھے۔۔تو ہم آپ کیا ہیں بابا۔۔ہارون بولتا ہے۔۔۔

ہم بے غیرت ہیں۔۔اور مہربانی کرو ہم پر اور ہمیں ایسے ہی رہنے دو۔۔ارسلان آفندی ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں۔۔اور پلیز آپ شادی میں شامل مت ھونا مجھے اپنا بیٹا متعارف کرواتے شرم آتی ہے۔۔۔وہ کہہ کر وہاں سے چلے جاتے۔۔۔

اور فریال دھوم دھام سے بیاہ کر چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ کیا کر رہی ہو۔۔فاطمہ کی دوست روبینہ اسکے کے پاس آکر کہتی ہے۔۔۔میں صراط مستقیم شود یکھنے لگی ہوں۔۔۔

ویسے تم شود یکھتی ہو یا پھر ہارون آفندی کو۔۔روبینہ چھیڑتی ہے۔۔۔بکواس نہ کیا کر۔۔فاطمہ اسکو گھور کر کہتی ہے۔۔۔پتا ہے یہ ابو جان کی طرح بولتے ہیں۔۔۔اور کچھ خاص بات نہی ہے۔۔۔

اچھا ویسے میں نے سنا ہے بیٹیاں اپنے بابا جیسا شوہر چاہتی ہے۔روبینہ آنکھیں گھوما کر بولتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بکواس مت کیا کرو۔۔فاطمہ دانت پیس کر کہتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ بیٹی۔۔۔میرے ایک سٹوڈنٹ تشریف لا رہے ہیں۔۔تو کھانے کا انتظام کر لیجئے گا۔۔پروفیسر خان اپنی فاطمہ سے کہتے ہیں۔۔۔جی اچھا بابا۔۔فاطمہ فرمانبرداری سے جواب دیتی ہے۔۔۔

ویسے بابا ایسے کون خاص انسان ہیں آپ بہت خوش ہے۔۔بس بیٹا خاص سٹوڈنٹ ہے

میرا۔۔۔ہارون آفندی۔۔پروفیسر خان جواب دیتے ہیں۔۔

صراط مستقیم والے ڈاکٹر ہارون آفندی۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے پوچھتی ہے۔۔پروفیسر خان چونک کر اپنی بیٹی کی آنکھوں کی چمک دیکھتے وہ سمجھ نہی پاتے محبت کی چمک تھی یا عقیدت کی۔۔۔

وہ ان کو یوں دیکھتے پا کر جلدی سے کہتی۔۔بابا وہ آپ جیسا سوچتے ہیں بولتے ہیں تو بس اس لئے انکی فین ہوں۔۔

پروفیسر خان مسکرا کر وہاں سے چلے جاتے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں پتا ہے روبی۔۔وہ میں جب کھانا پکرانے گ ئی۔وہ بابا کے قدموں میں بیٹھے انکی بات کو اتنے مؤدب انداز میں سن رہے تھے مجھے اتنا اچھا لگا۔۔اور پتا ہے وہ اتنے خوبصورت ہیں۔۔۔فاطمہ کھوئے کھوئے انداز میں کہتی ہے۔۔۔تم کونسا کم ہو خوبصورت۔۔

فاطمہ خان کو دیکھ کر تو لڑکیاں مبہوت ہو جاتی ہیں۔۔روبینہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔

تم میرے ساتھ فلرٹ کیوں کر رہی ہو۔۔۔فاطمہ جھنجھلا کر بولتی ہے۔۔۔روبینہ کھکھلا کر ھنس پڑتی ہے۔۔چلو گھر چلیں۔۔۔وہ دھپ رسید کر کے روبینہ کو کہتی ہے۔۔اور دونوں گھر کے لئے نکل جاتی ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ہر گز اس مولوی سے شادی نہی کروں گی۔۔۔

وہ اپنی آدھی کمائی غریبوں میں بانٹ دیتا ہے۔۔

اتنا بڑا سرجن ہے۔۔اور آج تک اسکا اکاؤنٹ خالی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنین چلا کر بولتی ہے۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے۔۔اگر رشتہ ٹوٹا تو پارٹنر شپ ٹوٹ جائے گی۔۔مسز شاہ غصے سے بولتی ہے۔۔۔

تو نہ توڑے رشتہ۔۔دوسرے بیٹے سے کر دیں۔۔ویسے بھی ہم دونوں ان دنوں ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہیں تو ہمیں لگتا ہم ایک دوسرے کے لئے ہیں۔۔

اب یہ بتا دیا آپ کو آگے معاملات آپ سنبھال لیں۔۔

وہ اپنا فیصلہ سنا کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ پاگلوں کی طرح اندر داخل ہوتی ہے۔۔۔

وہ جب کالج سے آئی ی تو اس نے اپنے گھر کے باہر زشں دیکھا۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی ی وہاں پہنچتی ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔وہ گھبرا کر پوچھتی ہے۔۔وہ پروفیسر صاحب کو کچھ لوگ بہت مار کر گے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خون میں لت پت اندر پڑے ہیں۔۔۔فاطمہ یہ سنتی ہیں تو پاگلوں کیطرح اندر داخل ہوتی ہے۔۔۔

پروفیسر صاحب کا بہت برا حال تھا۔۔۔وہ انکو جھنجھوڑتی ہے۔۔۔

پھر وہ محلے والوں کی مدد سے ہاسپیٹل لیکر جاتی ہے۔۔اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بس دعا کریں۔۔۔وہ بیٹھی روئی ی جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔کب کیسے۔۔۔ہارون فون سنتے ادھر سے کوئی ی بات سنتا تو ہڑ بڑا کر بولتا ہے۔۔۔میں آتا ہوں۔۔وہ فون بند کر کے مڑنے لگتا تو فائی زہ آفندی اسے روکتی ہیں۔۔کیا ہوا ہے کس کا فون تھا۔۔۔وہ پوچھتی ہیں۔۔

میرے فرینڈ ڈاکٹر حماد کا فون تھا میرے ایک پروفیسر صاحب ہیں ان کی طبیعت ٹھیک نہی ہے۔۔وہ یہاں سے کافی دور رہتے ہیں۔۔تو ادھر جا رہا ہوں۔۔مجھے ہو سکتا ہے ایک دو دن لگ جائیں۔۔وہ جلدی سے بتا کر باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہاسپیٹل پہنچتا ہے تو سیدھا۔۔I.C.U میں داخل ہوتا ہے۔۔۔وہ ڈاکٹر سے رپورٹ دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔۔۔پھر غصے سے بولتا ہے۔۔کسی کو نہی چھوڑوں گا۔۔

پروفیسر صاحب زرا سا آنکھ کھولتے۔۔وہ تیزی سے ان پر جھک جاتا ہے۔۔۔میری بیٹی فاطمہ کدھر ہے۔۔

وہ اٹک اٹک کر بولتے ہیں۔۔

سر وہ باہر ہی ہے۔۔وہ انکا ہاتھ تھام کر کہتا ہے۔۔

میری بیٹی سے شادی کریں گے آپ۔۔وہ کانپتے ہوئے بولتے ہیں۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہو جائیں ہم پھر بات کریں گے۔۔۔

ممم۔میرے ے ے۔۔پاسسس ٹائم نہی ہے وہ اٹک اٹک کر کہتے ہیں۔۔۔سر ایسے مت بولیں۔۔کچھ نہی ہو گا آپ کو ان شاءاللہ آپ بالکل ٹھیک ھو جائیں گے۔۔۔

۔۔۔ہارون اگر مجھے سکون دینا چاہتے ہو تو پلیز نکاح خواں کو بلوا کر لاؤ۔۔۔

اور باہر سے میری بیٹی کو اندر بھیج دیں۔۔

وہ بوجھل دل سے باہر آکر فاطمہ کو اندر جانے کا کہتا ہے۔۔۔

فاطمہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔روبینہ اسکے ہاتھوں میں مہندی لگا رہی تھی۔۔اور گھر سے وہ اپنا نیا ریڈ اور گرین کلر کا انارکلی فراک لے آئی ی تھی۔۔وہ اسکو پہنا دیتی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد اسکا اور ہارون آفندی کا نکاح ہو جاتا ہے۔۔۔

وہ دونوں انکے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں۔۔روتی ہوئی ی فاطمہ کے سر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے پروفیسر صاحب بولتے ہیں۔فاطمہ بیٹی۔۔یہ میرے سٹوڈنٹ سے بڑھ کر تھے۔۔اور انکو آپکا ھمسفر چنا ہے۔۔انکو کبھی بھی کوئی ی دکھ مت دینا۔۔۔وہ سر جھکا کر روئے جاتی ہے۔۔ہارون بیٹے آپ فاطمہ کو گھر چھوڑ آئی یں۔۔۔

ہارون سر ہلا کر اٹھ جاتا ہے۔۔فاطمہ اسکے پیچھے چلتی ہوئی ی گاڑی تک آتی ہے۔۔وہ گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھاتا اسے۔۔اور خود ڈرائی ونگ سیٹ پر آکر بیٹھ کر گاڑی کو پروفیسر خان کے گھر کی طرف موڑ لیتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ فاطمہ کو گھر کے اندر چھوڑتا ہے۔۔اور فاطمہ روئے جاتی ہے۔۔پلیز چپ ہو جائی یں۔۔میں ایسے جا نہی پاؤں گا ہاسپیٹل۔۔۔وہ نرمی سے کہتا ہے۔۔

وہ اپنے آنسو پونچھتی ہے۔۔آپ کچھ کھائی یں گے۔۔

وہ ہارون سے پوچھتی ہے۔۔

نہی کچھ کھاؤں گا نہی۔۔مگر پلیز چائے پلا دیں۔۔

وہ کہتا ہے۔۔وہ جلدی سے اٹھ کر چائے بنانے چلی جاتی ہے۔۔۔

وہ چائے بنا کر اسکو لا کر دیتی ہے۔۔وہ ایک گھونٹ بھر کر گہرا سانس لیتا۔۔۔بہت اچھی بنی چائے۔۔

وہ مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔

آپ نے اپنے ل ئی ے نہی بنائی ی چائے۔۔۔وہ اسکے خالی ہاتھ دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔

نہی دودھ بس اتنا ہی تھا۔۔وہ سر جھکا کر کہتی ہے۔۔اووہ گاڈ۔۔۔تو آپ چھوٹے کپ میں لے آتی۔۔ہارون کہتا ہے۔۔۔

پھر وہ کچن میں جا کر ایک کپ لاتا ہے اور آدھی چائے اسکو ڈال کے دے دیتا ہے۔۔۔وہ چائے پکڑ کر پینے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ کے پاس روبینہ آجاتی ہے۔۔اور ہارون ہاسپیٹل چلی جاتی ہے۔۔۔فاطمہ کی آنکھ باہر شور شرابے سے کھلتی ہے۔۔وہ روبینہ کو اٹھاتی ہے۔۔وہ جلدی سے باہر جاتی دونوں۔۔تو صحن میں پروفیسر صاحب کی میت کو چارپائی ی پر لٹا رہے ہوتے ہیں۔۔۔

فاطمہ کمرے کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

دو دن ہو گے تھے پروفیسر صاحب کو گزرے ہوئے۔۔

فاطمہ کے آنسو خشک نہی ہو رہے تھے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

ہارون آج گھر گیا تھا اپنے۔۔۔۔

مجھے ہارون بھائی ی کی سمجھ نہی آئی ی وہ تمہیں چھوڑ کر کیسے چلے گے۔۔۔روبینہ تپ کر بولتی ہے۔۔

وہ چار دنوں سے ادھر تھے۔۔تو گھر بھی تو جانا تھا انکو۔۔فاطمہ کہتی ہے۔۔۔

واہ جی واہ بڑا سائی یڈ لے رہی انکی۔۔روبینہ چھیڑتی ہے اسے۔۔۔وہ سر جھکا لیتی ہے۔۔۔

اگلے دن ہارون آتا ہے۔۔وہ جلدی سے کچن میں گھس جاتی ہے۔۔وہ پاس آف کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

فاطمہ یہ کچھ پیسے ہیں۔۔وہ اسکی طرف پیسے بڑھاتا ہے۔۔فی الحال ضرورت نہی

ہے۔۔وہ نرمی سے کہتی ہے۔۔۔میرا فرض ہے یہ آپکو دینا۔۔آپ میری ذمہ داری ہیں۔۔اور کھانا کھالیں پھر آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔

جی اچھا۔۔وہ جواب دیتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔کھانا کھانے کے بعد وہ چائے لے کر آتی ہے

فاطمہ۔۔میں پہلے سے انگیجڈ ھوں۔۔پروفیسر صاحب کو انکار نہی کر پایا میں۔۔میں اپنی فیانسی سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔اور میرے پیرنٹس بھی مجھے حکم دیں گے تو میں انکی نافرمانی نہی کر پاؤں گا۔۔اور اگر آپ کو کوئی ی پسند ھو تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔میں آپ کو ان سے ضرور ملاؤں گا۔۔۔

فاطمہ صرف سر ہلا کر رہ جاتی ہے۔۔۔

وہ نکل کے جاتا ہے تو روبینہ آجاتی ہے۔۔وہ اسکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔

کیا ھو گیا فاطمہ۔۔وہ گھبرا کر کہتی ہے

تم کہتی تھی نہ روبی کہ مجھ سے کوئی ی بھی پیار کیا ہے بغیر نہی رہ سکتا ھے۔۔مگر وہ

مجھ سے محبت نہی کرتے روبی۔۔

روبینہ اسکو بمشکل چپ کرواتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ہارون اندر داخل ہوتا ہے تو سب ایک دوسرے کو مٹھائی کھلا رہے ہوتے ہیں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔ کس چیز کی مٹھائی کھلا رہے ہیں۔۔ وہ برفی اٹھا کر منہ میں رکھتا ہے۔۔۔ ھم نے زرنین اور مامون کا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔ ہارون کو لگتا جیسے اس نے منہ میں انگارے رکھ لئے ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خود سنبھالتا کمرے تک آتا ہے۔۔ وہ اونچا لمبا مرد زمین پر بیٹھا آنسو بہا رہا تھا۔۔۔

وہ رات ہارون آفندی اور فاطمہ پر بہت بھاری تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھٹکتا ہے۔۔ فاطمہ جا کر کھولتی ہے۔۔ تو تھکے تھکے قدموں کے ساتھ ہارون اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔

کیسی ہو۔۔ وہ فاطمہ سے پوچھتا ہے۔۔

جی الحمدُ للہ۔۔۔وہ جواب دیتی ہے۔۔۔

کھانے کے لئے کچھ ہے کیا۔۔وہ سر مسلتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔جی ہنڈیا نہی پکائی ابھی۔۔۔صفائی کر کے فارغ ہوئی تھی ابھی۔۔۔۔۔

تو پلیز چائے ہی دے دیں۔۔بھوک بہت لگی ہے۔۔۔ہارون کہتا ہے۔۔وہ جلدی سے چائے لیکر آتی اور ساتھ چکن رول بنا کر فریزک سے وہ ساتھ تل کر لاتی۔۔۔

وہ چائے پی کر لیٹ جاتا ہے۔۔

فاطمہ کھانا وغیرہ بناتی ہے۔۔وہ پھر ہارون کو دیکھنے آتی ہے۔۔۔وہ ابھی بھی سویا ہوتا ہے۔وہ نہانے گھس جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہارون کی آنکھ کھلتی تو وہ جلدی سے کلاک کیطرف دیکھتا ہے۔۔تو ھڑ بڑا کر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔وہ باہر آتا ہے تو فاطمہ واش سے نکل رہی ہوتی ہے گیلے لمبے بالوں کو جھاڑتی ہوئی وہ ہارون کو ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیتی ہے۔۔بناڈوپٹے کے آج پہلی بار اسکو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔فاطمہ کی نظر اس پر پڑتی تو جلدی سے چارپائی سے ڈوپٹہ اٹھا کر اوڑھتی

ہے۔۔۔ہارون جلدی سے نظریں پھیر لیتا ہے

۔۔اچھا میں چلتا ہوں۔۔وہ چابی اٹھاتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔میں نے کھانا بنایا ہے پلیز کھانا کھا کر جائی یے گا۔۔فاطمہ جلدی سے کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ کرسی اور میز کچن میں ہی رکھ دیتی ہے۔۔

ہاتھ منہ دھو کر ہارون آکر بیٹھ جاتا ہے۔۔اور کھانا سٹارٹ کرتا ہے۔۔۔آپ نے اتنا انتظام کیوں کر لیا کھانے کا۔۔ہارون کہتا ہے۔۔۔کیوں اچھا نہی بنا کیا۔۔وہ جلدی سے پوچھتی ہے۔۔۔بہت اچھا بنا ہے۔۔تھینک یو۔وہ مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔

مامون کی بارات گ ئی تھی مگر ہارون نہی گیا تھا۔۔

مامون اور زرنین آفندی ھاؤس میں داخل ہوتے۔۔

اور انکی رسمیں ہو رہی ہوتی تھی۔اچانک ہارون فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر آتا ہے تو سب حیران ہو کر دیکھتے ہیں۔۔۔یہ کون ہے ہارون فائزہ آفندی پوچھتی ہے۔۔۔وہ آگے ھو کر اسکا گھونگھٹ اٹھاتا ہے۔

یہ میری بیوی ہے۔۔فاطمہ ہارون آفندی۔۔وہ اطمینان سے جواب دیتا ہے۔۔۔سب کے حیرت سے منہ کھل جاتے ہیں۔۔۔کیا مزاق ہے ہارون یہ۔۔فائزہ آفندی غصے سے بولتی ہے۔۔پلیز ماما میری بیوی ہے اور میں مزاق نہی کرتا۔۔ہارون آرام سے بولتا ہے۔۔۔

زرنین نفرت بھرے انداز میں دیکھتی اسے۔۔۔

سامنے مرر میں دونوں کے عکس نظر آرہے تھے۔۔

فاطمہ کے سامنے اسکو اپنا آپ پھیکا لگ رہا تھا۔۔۔

مجھے میرے روم میں جانا ہے مامون ابھی اور اسی وقت۔۔وہ مامون کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔۔اور وہ دونوں روم میں چلے جاتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح نماز پڑھ کر ہارون سو جاتا ہے۔۔فاطمہ بور ہو رہی ہوتی ہے۔۔وہ باہر نکل آتی ہے اور سویمنگ پول کے پاس آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔اور ہارون کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔پہلے مجھے کہا کہ کسی اور کے ساتھ انگیجڈ ہیں۔۔پھر رات کو مجھے

پارلر لیکر جا کر دولہن بنا کر لے آئے۔۔اور پھر کمرے میں جا کر بھی انجان بنے رہے۔۔۔وہ کرب سے سوچتی ہے۔۔۔پھر اٹھ کر روم میں آجاتی ہے۔۔اور صوفے پہ بیٹھی بیٹھی سو جاتی ہے۔۔

ہارون جب اٹھتا تو اسکا کندھا ہلا کر اٹھاتا ہے وہ جلدی سے اٹھ کر اسکو دیکھتی ہے۔۔۔وہ اسکو تیار ہونے کا کہہ کر خود باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ تیار ہو کر باہر آتی ہے۔۔تو ہارون اسکو لیکر ڈائی ننگ ٹیبل پر آتا ہے۔۔زرنین اور مامون ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چلے آتے ہیں۔۔زرنین کا ڈریس دیکھ کر فاطمہ کو شرم آجاتی ہے۔۔وہ دیکھتی سب ہر چیز سے بے نیاز کھانا کھا رہے تھے وہ بھی سر جھکا کر کھانا کھانے لگ جاتی ہے۔

کھانے کے بعد وہ میڈ کے ساتھ برتن اٹھانے لگتی ہے۔۔

تم اسی چیز کے قابل ہو۔۔ہارون تم جیسی لڑکی کے ہی قابل ہے۔۔بلڈی میڈل کلاس۔۔وہ تحقیرانہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔تمہیں پتا ہے میرا منگیتر تھا۔۔ریجکٹ کر دیا

میں نے۔۔۔زرنین مغرورانہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔فاطمہ چونک کر دیکھتی ہے۔۔پھر بنا کچھ بولے کمرے میں آجاتی ہے۔۔۔۔

مطلب منگیتر نے ٹھکرادیا تھا تو اپنی انا خودداری کو بچانے کے لئے مجھے لیکر آئے۔۔۔۔

ہارون اندر آتا ہے تو اسکو روتا دیکھ کر پریشان ہو کر اسکے پاس آتا ہے۔۔کیا ہوا آپ کو۔۔کسی نے کچھ کہا کیا۔۔وہ جلدی سے پوچھتا ہے۔۔۔

آپ نے اپنی انا اور زرنین کو یہ دیکھانے کیلئے کہ آپکو فرق نہی پڑتا ہے۔۔میرا استعمال کیا ہے۔۔وہ روتے ہوئے بولتی ہے۔۔ہارون لب بھینچ کر اسکو دیکھتا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔میرے دل کو ٹھیس لگی تھی۔۔سب میرا مزاق پہلے ہی اڑاتے ہیں۔۔تو میرا اجیناد و بھر کر دیتے اس لئے لایا آپکو۔۔۔مگر فاطمہ میں آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہی کروں گا آپ جب چاہے میری زندگی سے جاسکتی ہیں۔۔ہارون جلدی سے بولتا ہے۔۔

فاطمہ شکوہ بھری نظروں سے دیکھ کر اسکو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ایک مہینہ ہو گیا تھا انکی شادی کو وہ ایک عذاب سے گزر رہی تھی۔۔۔ہر روز اسکی انسلٹ ہوتی تھی۔۔

فائزہ آفندی اور زرنین نے نے جینا دوبھر کیا تھا اسکا۔۔ہارون کو اپنے کاموں سے فرصت نہی تھی۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے این جی او کے سلسلے میں وہ شہر سے باہر تھا۔۔۔

زرنین اور فائزہ کی کچھ فرینڈ آئی ہوتی ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاطمہ ان کے لئے چائے لاتی ہے تو چائے تھوڑی سے چھلک جاتی ہے۔۔تم اندھی ہو۔۔وہ عورت چلا کر بولتی ہے۔۔دو ٹکے کی نوکرانی۔۔ان میں تو ویسے ہی گند اخون ہوتا ہے۔۔وہ عورت نفرت سے کہتی ہے۔۔

آنٹی غلطی سے ہو گیا ہے اور آپ کو کوئی حق نہی کچھ بھی بولنے کا۔۔اور۔۔۔

فائزہ آفندی ایک زوردار چانٹا لگاتی اسکو اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی۔۔۔

وہ اپنے نازک گال پر ہاتھ رکھے وہاں سے بھاگتے ہوئے کمرے میں آجاتی ہے۔۔

اور زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔

۔۔۔ہارون اندر داخل ہوتا ہے۔۔وہ چونک کر مڑتی ہے۔۔پھر جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوتی اور بھاگتی ہوئی اسکے سینے کے ساتھ لگ جاتی ہے۔۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔۔ہارون پریشان ہو جاتا ہے۔۔

کیا ہوا ہے فاطمہ۔وہ پوچھتا ہے۔۔۔پلیز مجھے چھوڑ کے مت جایا کریں۔۔وہ روتے ہوئے بولتی ہے۔۔

وہ اسکے گرد بازو لپیٹ لیتا ہے۔۔۔آپ مجھے مس کر رہی تھی وہ ھولے سے پوچھتا ہے۔۔وہ روتے ہوئے سر ہلاتی ہے۔۔۔ہارون کو اس پر بہت پیار آتا ہے۔۔وہ مسکرا کر اسکو بانہوں کے گھیرے میں لئے صوفے پر آتا ہے۔۔۔وہ ذرا سنبھلتی ہے تو اس سے آہستگی سے الگ ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کو کھانا کھا کے ہارون واک کے لئے چلا جاتا ہے۔۔

اور جب واپس آتا تو کچن میں آتا ہے تو فاطمہ کو برتن دھوتے دیکھتا ہے تو جلدی سے اسکے

پاس آتا ہے۔۔آپ برتن دھو رہی ہیں۔۔نوکر ہیں یہ کرنے کے لئے۔۔

۔۔۔وہ صبح دھوتے ہیں۔۔اور رات کو برتن نہ دھونا بے برکتی کی وجہ بنتی ہے۔۔اور پھر مجھے کرنا بھی کیا تھا۔۔۔تو سوچا برتن دھو لیتی ہوں۔۔وہ آرام سے کہتی ہے۔۔۔تو پھر میرے لئے چائے بھی بنا دیں۔۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔جی اچھا۔۔فاطمہ کہتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ چائے لیکر اندر آتی ہے تو ہارون کچھ رپورٹس دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔وہ فاطمہ سے چائے لیتا ہے۔۔فاطمہ جانے لگتی ہے تو وہ ہاتھ تھام لیتا اور اپنے پاس بیٹھا لیتا ہے۔۔۔اور پھر فائل چھوڑ کر وہ فرصت سے اسکو چائے پیتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

فاطمہ اسکی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔وہ تھوڑا آگے ہو کر اسکا ہاتھ تھام لیتا۔۔وہ اسکی قربت سے سمٹ جاتی ہے۔۔اور اسکی ہتھیلی پسینے سے پسیج جاتی۔۔ہارون اسکی پلکوں کی لرزش کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا اٹھتا ہے۔۔وہ ڈوپٹہ نماز کی طرح لپیٹے ہوئے تھی۔۔اسکا پاکیزہ چہرہ کھلے ہوئے گلاب جیسا لگ رہا تھا۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

وہ جلدی سے اسکا بازو پکڑ لیتا ہے۔۔۔اور پھر کپ رکھ کر اسکے پاس آف جاتا ہے۔۔ ہولے سے اسکا ڈوپٹہ کھول کر اسکے بال کھول دیتا ہے۔پھر ہولے سے کان میں کہتا اجازت ہے۔۔۔فاطمہ ہولے سے مسکرا پڑتی ہے۔۔۔وہ اسکو اپنے بانہوں کے حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ کچن میں کام کر رہی ہوتی ہے۔۔۔اسکا چہرہ کھلا ہوتا ہے۔۔۔چائے بنا کر لے آؤ۔۔وہ رعب ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔وہ جلدی سے چائے بنانے لگ جاتی ہے تو ہارون آواز دیتا ہے اسکو وہ جلدی سے اسکی بات سننے چلی جاتی۔۔۔پھر وہ آکر چائے بنا کر لاؤنج میں لاتی ہے۔۔۔تو چائے رکھ کر جانے لگتی ہے تو زرنین غصے سے بولتی ہے۔اتنی لیٹ لیکر آئی ہو۔۔

وہ میں ہارون جی کی بات سننے چلی گئی تھی۔۔فاطمہ جلدی سے کہتی ہے۔۔۔جب میں کوئی کام کہتی ہوں تو پہلے میرا کام کیا کرو۔۔۔

وہ آپکی نوکر نہی ہے۔۔ہارون سیڑھیاں اترتے ہوئے بولتا ہے۔آئی ندہ فاطمہ آپ انکا کام نہی کریں گی۔۔ہارون کہتا ہے۔۔زرنین غصے سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہارون این جی او کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا ہوتا ہے۔۔ہارون تب سے بہت خوش تھا جب سے اسکو باپ بننے کی خوشخبری ملی تھی۔۔۔

فاطمہ کو آٹھواں مہینہ لگنے والا تھا۔۔۔

مگر زرنین ابھی تک اس خوشی سے محروم تھی اور کوئی نہ کوئی بات پر فاطمہ کو سنا رہی تھی۔۔فائزہ اس سارے سچویشن میں غصے میں پاگل ہو رہی تھی۔۔۔وہ غصے سے فاطمہ کا بازو پکڑتی ہے۔۔تم نے جب سے اس گھر میں قدم رکھا جہنم بنا دیا میرا گھر اب ایک پل برداشت نہی کروں گی۔۔۔وہ چلاتی ہیں۔۔وہ بازو سے اسکو گھسیٹتی ہوئی لا کر باہر پھینکتی ہے اور فاطمہ پیٹ کے بل گرتی ہے۔۔اسکی دلخراش چیخ سے بھی فائزہ مڑ کر نہی دیکھتی ہے۔۔ہارون یہ سب دیکھ لیتا ہے اسکو لگتا اسکی ٹانگوں میں جان نہی رہی۔۔وہ بمشکل اس تک پہنچتا ہے۔۔اور اسکے تڑپتے وجود کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال کر ہاسپیٹل پہنچتا ہے۔۔۔

ایم سوری ہم آپ کے بیٹے کو نہی بچا پائے۔۔۔ہارون ساکت ہو جاتا ہے۔۔۔ڈاکٹر بچے کو لا کر پکڑاتے ہیں تو وہ اس گول مٹول سے بے جان بچے کو سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتا ہے۔۔۔

سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے ہوتے ہیں۔۔ہارون سفید کپڑے میں لپیٹے بچے کو لا کر سامنے میز پر رکھ دیتا ہے۔۔۔کیا ملا یہ سب کر کے آپ کو ماما۔۔

میرا بچہ تھا یہ ماما۔۔مجھ سے اور میری بیوی سے اتنی نفرت تھی آپ کو کہ آپ نے میرے بچے کی جان لے لی۔۔وہ چلا کر بول رہا تھا۔۔۔ہارون وہ لڑکی جھوٹی ہے۔۔میں نے کچھ نہی کیا اور اسکا کسی مرد کے ساتھ کوئی ی چکر چل رہا مجھے لگتا۔۔۔فائزہ جلدی سے بولتی ہے۔۔۔

بسس۔۔۔وہ گرج کر بولتا ہے۔۔اگر میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے ہوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تب بھی میں فاطمہ کے بارے میں کی گئی بکواس برداشت نہ

کرتا۔۔اس قدر سہا میں نے۔۔آپ نے نوکروں جیسا سلوک کیا چپ رہا میں۔۔اب بسسس۔۔۔

آپ میرے جگر کے ٹکڑے کی قاتل ہیں میں اب آپ سے ہر رشتہ توڑتا ہوں۔۔آج سے میرے بیٹے کے ساتھ ساتھ آپ کا بیٹا ہارون بھی مر گیا۔۔۔وہ اتنا کہہ کر بچے کو اٹھا کر وہاں سے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا چلا جاتا ہے۔۔۔

پھر وہ ہاسپیٹل آتا ہے۔۔۔تو فاطمہ کو ہوش آ چکا ہوتا ہے۔۔وہ بچے کے بارے میں پوچھتی ہے۔۔وہ بچے کو اسکی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔

یہ ہل کیوں نہی رہا ہارون جی۔۔وہ حواس باختہ ہو کر پوچھتی ہے۔۔۔یہ مر چکا ہے فاطمہ۔۔وہ ٹوٹے لہجے سے کہتا ہے۔۔

فاطمہ کے ہونٹ پھر پھڑا جاتے ہیں۔۔۔وہ تڑپ تڑپ کر روتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت اور دعا بے اختیار رو پڑتی ہے۔۔۔موحد کی آنکھیں بھی بھیگ جاتی ہیں۔۔۔

بس یہ تھی میری اور فاطمہ کی زندگی کی قربانیاں۔۔صراط مستقیم پر چلتے ہوئے ہم نے

کچھ کھویا۔۔ مگر پھر میں فاطمہ کو لیکر لندن چلا گیا۔۔

اور زندگی جیسے آسان ہونے لگ گ ئی۔۔۔

اللہ نے مجھے جب سیرت دی تو مجھے لگا میرا اللہ راضی ہو گیا مجھ سے۔۔ پھر جب دعا آئی ی تو مجھے لگا میری ہر دعا پوری ہو گ ئی۔۔ ہارون مسکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

بڑے پاپا اس قدر درد دیا گرینڈ ما نے پھر بھی آپ نے انہیں معاف کر دیا۔ موحد کہتا ہے۔۔

ہاں بیٹے معاف کر دیا کیونکہ وہ ماں ہے میری۔۔ شرمندہ تھی تو اللہ معاف کرنے والے کو بہت پسند فرماتا ہے۔۔۔ ہارون پیار سے کہتا ہے۔۔

ھووووووں۔۔ موحد سوچ میں ڈوب جاتا ہے۔۔

۔۔۔ چلیں بچوں سو جاؤ جا کر اور موحد آپ بھی سو جائی یں۔۔ ہارون اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال بیت گیا تھا موحد ایک برنس کورس کے ل ئی ے ابراڈ گیا تھا۔۔ دعا کی ہاؤ س

جاب سٹارٹ ہونے والی تھی۔۔۔فائزہ آفندی نے گھر کا سارا کنٹرول فاطمہ کے سپرد کر دیا تھا۔۔

سیرت اور فاطمہ کچن میں لگی ہوتی ہے۔۔

فریال آرہی تھی۔۔اسکی بیٹی کی شادی تھی تو وہ یہی کرنا چاہتی تھی۔۔اور اپنے بیٹے کے لئے لڑکی بھی ڈھونڈنے تھی۔۔ماما یار بس بھی کر دو۔۔

دعا جھنجھلا کر کہتی ہے۔۔۔

آپ کو ہو کیا رہا ہے ڈاکٹر دعا فاطمہ۔۔سیرت مسکرا کر کہتی ہے۔۔کچھ نہی ہو رہا یار ماما کا بی پی ہائی ہو جائے گا۔۔وہ تپ کر بولتی ہے۔۔

نہی ہوتا میرا بی پی ہائی۔۔۔میں فرسٹ ٹائم اپنی نند سے ملنے والی ہوں تم کہہ رہی بس کر دو۔۔۔

فاطمہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔فریال اندر داخل ہوتے ہوئے سب کو سلام کرتی ہے۔۔۔اسکے دونوں بچے ساتھ تھے۔۔

بیٹا ڈاکٹر زین زبیری۔۔اور بیٹی سونیا زبیری۔۔

سیرت اور فاطمہ اندر داخل ہوتی ہے۔۔سیرت نے سر پر حجاب لیکر نقاب کیا ہوتا ہے۔۔وہ دونوں اندر آکر سلام کرتی ہے۔۔تو فریال اٹھ کر گلے ملتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔جائیں دعا کو بلوا لائیں۔۔۔فاطمہ سیرت سے بولتی ہے۔۔سیرت سر ہلا کر وہاں سے دعا کو بلوانے چلی جاتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بتائیں فریال۔۔اب یہی پاکستان میں ہی رہے گے۔۔۔جی ارادہ تو یہی ہے۔۔اور زین کو تو یہاں گورنمنٹ ہاسپیٹل میں جاب کی بھی آفر ہوئی تھی۔۔تو اب سوچا یہی ہے۔۔فریال جواب دیتی ہے۔۔

تھوڑی دیر تک دعا اندر داخل ہوتی ہے۔۔وہ آکر سلام کرتی ہے۔فریال اسکو پاس بیٹھا لیتی ہے۔۔۔

بھابھی ماشاءاللہ دعا بہت پیاری ہے۔۔۔فریال فاطمہ سے کہتی ہے۔۔۔زین سپاٹ

چہرے سے ایک نظر اسکو دیکھتا ہے اور موبائل پہ لگ جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت پلیز چائے دے دیں۔۔ موحد سیرت سے کہتا ہے۔۔ سیرت چائے بنانے لگ جاتی ہے۔۔۔

خاندان میں پہلی شادی آرہی ہے بہت اکسائی ٹڈ ھوں۔۔ موحد بولتا ہے۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ تم اتنا کم کیوں بولتی ہو۔۔ موحد اس سے پوچھتا ہے۔۔

میں کم نہی فضول نہی بولتی۔ سیرت سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔ اچھا جی۔۔۔ ویسے تم خوبصورت بہت ہو۔۔ وہ بے باکی سے بولتا ہے۔۔ سیرت ایک جھٹکے سے مڑتی ہے۔۔ میرے ساتھ اتنا فری مت ہوا کریں۔۔ وہ غصے سے کہتی ہے۔۔ نازیہ اپنے صاحب کو چائے ڈال کے دے دینا۔۔ وہ نازیہ کو کہہ کر کچن سے نکل جاتی ہے۔۔۔۔ موحد لب بھینچ کر اسکو جاتے ہوئے دیکھتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا سیڑھیاں اتر رہی ہوتی ہے اپنے دھیان میں۔۔

تو سامنے سے آتے زین کے ساتھ ٹکرا جاتی ہے۔۔۔

اندھوں کی طرح چلتی ہو کیا وہ تڑخ کر بولتا ہے۔۔

تو آپ دیکھ لیتے خود تو چلتے پھرتے موبائل پہ لگے ہیں۔۔۔وہ بھی آگے سے تنک کر جواب دیتی ہے۔۔

ویسے تو بڑے نیک ماں باپ کی بیٹی ہو مگر تربیت تمھاری پتا نہی کیسے کی ہے۔وہ تحقیرانہ انداز میں کہتا ہے۔۔۔میرے ماں باپ نے بہت اچھی تربیت کی ہے۔۔مگر میں نہ بندہ دیکھ کر تمیز سے بات کرتی ہوں۔۔اور جتنی اچھی آپ کی ماما ہے اس سے کہیں برے اور بد دماغ جاہل آپ ہیں۔۔وہ نفرت بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔۔زین تلملا کر اسکو دیکھتا ہے۔۔۔

دعا اسکو ناگواری سے گھورتی ہوئی چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔

سونیا کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی۔فریال کچھ ڈریسسز لاتی ہے۔۔سیرت اور دعا کے لئے۔۔۔واؤ ؤ ؤ۔۔پھوپھو یہ سب بہت پیارے

ہیں۔۔ تھنک یو۔۔دعا خوش ہو کر کہتی ہے۔۔۔سچ میں پھو پھو جان بہت پیارے ہیں۔۔۔سیرت بھی مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔

واہ کیا نظارہ ہے۔۔۔اتنا پیار آرہا فریال بی بی کو۔۔زرنین طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔

تم زہر اگلنے سے باز نہی آسکتی کیا۔۔فریال ناگواری سے بولتی ہے۔۔۔ہاں نہی آسکتی۔۔یہ جو فاطمہ میڈم ہے نہ وہ بڑی میسنی ہے۔۔کیا قابو کیا سب کو۔۔زرنین زہریلے انداز میں کہتی ہے۔۔۔تو تم بھی قابو کر لیتی ہم سب کو فاطمہ بھابھی کیطرح محبت سے۔۔

تم سے تو پیار سے بات ہوتی نہی۔۔فریال غصے سے بولتی ہے۔۔وہ پیر پٹخ کر چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سونیا کی مہندی تھی۔۔دعا اور سیرت تیار ہو کر نیچے آتی ہیں۔۔دعا گرین اور ییلو کلر کے لہنگے میں سر پہ ڈوپٹے کا حجاب بنائے۔بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔اور سیرت سکن اور گرین کلر کے ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔فنکشن گھر کے

لان میں تھا۔۔سیرت اندر فائزہ کو تیار کرنے میں مدد کر رہی تھی۔۔وہ باہر آتی ہے نقاب کیا ہوتا ہے۔۔سب کی نظریں اسکی طرف اٹھی ہوتی ہیں۔۔وہ فائزہ آفندی کی وہیل چیئر کو گھسیٹتی ہوئی سٹیج پر آجاتی ہے۔۔۔وہ سٹیج سے اترنے لگتی ہے تو سونیا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔۔بیٹھو نہ یار کدھر جا رہی ہو۔۔یہ چیئر سامنے رکھ لو۔۔اور بیٹھ جاؤ نقاب اتار کر۔۔۔

سیرت سونیا کے سامنے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔تو جب نقاب ہٹاتی تو سونیا کی فرینڈ اس کو دیکھ کے حیران ہو جاتی ہیں۔۔آپ اتنی خوبصورت ہیں۔۔اور خود کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔۔۔ارے ے ے آپ پر تو ھزاروں لڑکے اپنی جان نچھاور کر دیں گے۔۔۔سونیا کی ایک دوست کہتی ہے۔۔۔مجھے پتا ہے کیا لگتا تمھارے ماموں دین کے معاملے میں سخت ہیں تو لگتا اپنی بیٹیوں سے زبردستی یہ سب کرواتے ہیں۔۔

دوسری دوست بولتی ہے۔۔۔ارے ے ے پتا نہی کیسے پیرنٹس ہوتے ہیں۔۔اپنے اولاد پر اپنا حق سمجھتے۔۔بھئی ھمارا جسم ہیں تو مرضی ہماری ہونی چاہیے۔۔ایک اور لڑکی بولتی ہے۔۔۔تو سیرت سے رہا نہی جاتا۔۔سسٹر معاف کیجئے گا۔۔یہ پردے یا دین اگر والدین دیتے تو وہ اللہ کا حکم پہنچاتے ہیں۔۔اور میرے بابا نے کبھی

کچھ زبردستی نہی کی انہوں نے بتایا۔۔کہ یہ جسم اللہ کی امانت ہے۔۔تو اللہ کے حکم کے مطابق چلاؤ۔۔اور شوہر کے علاوہ کسی غیر محرم تو کیا محرم کا بھی آپ کے جسم پر حق نہی۔۔میں محرم سے نقاب نہی کرتی مگر ایک حد ہوتی اس میں بھی۔۔۔اور اسلام تو جوان بہن بھائی ی کو بھی ایک بستر میں سونے کی اجازت نہی دیتا ہے۔۔سیرت بولنے پر آتی تو بولتی جاتی ہے۔۔

تو آپ کہنا چاہتی شوہر خدا کے برابر ہے۔۔وہ لڑکی تڑخ کر بولتی ہے۔۔

میں نے یہ تو نہی کہا۔۔مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم پر حق شوہر کا ہے۔۔اور امانت اللہ کی ہے۔۔۔مطلب کہ شوہر کے علاوہ آپ کے بدن کو دیکھے تو اللہ کی امانت میں خیانت ہے۔۔سیرت کہتی ہے۔۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔۔۔اور وہ سب ایک دوسرے کے منہ کیطرف دیکھنے لگ جاتی ہیں۔۔

دعا سونیا کے پاس آکر بیٹھی اسکو ہی ئی رسٹائی ل دیکھا رہی ہوتی ہے۔زین پاس آف کر

صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔وہ موبائل پر ہی لگا ہوتا ہے۔۔۔

یہ آپ کا بھائی ہر وقت موبائل میں کیوں گھسا رہتا ہے۔۔۔دعا چڑ کر کہتی ہے۔۔۔

اپنی گرل فرینڈ سے بات کرتے ہیں۔۔سونیا مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔ہہہہہییییں۔۔۔سچی میں۔۔۔اس سڑیل سے کوئی پیار بھی کرتی ہے۔۔

ہاں ہے۔۔۔ماریہ نام ہے۔۔پاکستان کی ہی ہے۔۔کل کراچی آرہی میری بارات پہ۔۔۔سونیا بتاتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووووہ۔اچھا۔۔دعا کہتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے جلدی کرو ھوٹل پہنچنا ہے۔۔۔فریال کہتی ہے۔۔سیرت بچے آپ پلیز جلدی تیار ہو کر ہوٹل پہنچو۔۔اور دعا سونیا کے ساتھ پارلر گئی ہے۔۔۔

سیرت جلدی سے تیار ہونے چلی جاتی ہے۔۔۔وہ جلدی سے تیار ہو کر نیچے آتی ہے۔۔۔پھر وہ اور ہارون ہوٹل کے لئے نکل جاتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

دعااور سیرت بلیک کلر کی میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

سیرت کسی سے مسکرا کر بات کر رہی ہوتی ہے تو موحد وہاں سے گزرتا ہے۔۔تو مرر میں اسکا عکس دیکھ کر مبہوت ہو جاتا ہے۔۔پھر سر جھٹک کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔دعا سونیا کے ساتھ سٹیج پر ہوتی ہے۔۔زین پاس کھڑا ہوتا ہے۔۔تو اچانک وہ سٹیج سے اتر جاتا ہے۔۔ایک ماڈرن سے لڑکی۔بلیک ریڈ ساڑھی میں چلی آرہی ہوتی ہے۔۔۔تو وہ زین کے گلے لگتی اور گال پر کس کرتے۔۔پھر بازو میں بازو ڈالے وہ سٹیج پر آتے ہیں۔۔سب کی نظریں اس پر گڑی ہوتی ہے۔۔

دیکھ لو تمھاری چوائی س کتنی اچھی تمھارے ریلیٹیوز کی آنکھوں میں میرے لئے ستائی ش بتا رہی وہ مغرورانہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔۔

ھممممم۔میری جان آپ خوبصورت ہی اتنی ہے۔

زین مسکرا کر کہتا ہے۔۔فریال روکھے انداز سے ملتی ہے ماریہ سے۔۔۔

دعا کو دیکھ کر ماریہ اسکے پاس آتی ہے۔۔۔

زین یہ میڈل کلاس لوگوں کو بھی سونیا کی شادی پر بلوایا ہے کیا۔۔ان کے ساتھ جرمز بھی آتے ہیں یار۔۔

ارے ے ے آپ جیسے تھرڈ کلاس لوگ یہاں آ سکتے ہیں۔۔تو ہم کیوں نہی۔۔۔۔۔دعا مزے سے بولتی ہے۔۔

ھاؤ ڈئی ریو۔۔ماریہ تپ کر بولتی ہے۔۔

کیوں اپنی بار بہت تکلیف ھوئی ی ہے۔۔آئی ندہ میرے منہ بھی مت لگنا۔۔دعا اسکو وارننگ دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماریہ نفرت بھرے انداز سے اسکو دیکھ کر غصے سے وہاں سے نکل جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ہمت کیسے ہوئی ی ماریہ سے ایسے بات کرنے کی۔زین غصے سے چلا رہا ہوتا ہے۔۔پہلے پنگا اس نے لیا تھا تو میرے سے چپ نہی رہا گیا۔۔تم نے اسکو تھرڈ کلاس بولا۔۔وہ تپ کر بولتا ہے۔۔ہاں بولا اور وہ لگ بھی رہی تھی۔۔اسکا لباس دیکھا تھا وہ تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔۔تم ہوتی کون ہو۔۔وہ جیسا مرضی لباس پہنے۔۔تم خود کو بڑی

نیک سمجھتی ہو۔۔وہ تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہاں بہت نیک ہوں۔۔وہ اطمینان سے کہتی ہے۔۔

۔۔۔یہ کیا پاگل پن ہے دعا یہ تربیت تو نہی کی آپکی کہ آپ کسی کے کردار پر انگلی اٹھائیں۔۔خود کو اچھا اور باقیوں کو برا کہیں۔۔ہارون ناراضگی بھرے انداز میں کہتا ہے۔۔۔

سوری بابا۔۔دعا سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

سوری مجھ سے نہی زین اور اس بچی سے کریں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کہہ کے چلے جاتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کے ہنگامے ختم ہو چکے تھے۔۔دعا کی ھاؤس جاب کا پہلا دن تھا۔۔اس نے پورے گھر کو نچایا تھا۔۔

فریال اپنے گھر شفٹ ہو چکی تھی۔۔

تو سب اپنی اپنی روٹین پر آ چکے تھے۔۔۔

دعا ہاسپیٹل پہنچتی ہے۔۔تو پہلے دن ہی اسکی ڈیوٹی زین کے ساتھ لگادی جاتی ہے۔۔زین اس سے ہر بات پر اختلاف کر رہا ہوتا ہے۔۔وہ تپی بیٹھی ہوتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج میں نے اس دعا کو ناکوں چنے چبوائے ہیں۔۔زین ماریہ کو بتاتا ہے۔۔اتنی سی اسکی بے عزتی سے کچھ نہی ہوتا تم اسکو توڑ دو اسکا اعتماد توڑ دو تم اسکے ساتھ پیار کا ناٹک کرو۔۔اور اسکو چھوڑ دو۔۔

وہ کہتی ہے۔۔۔

واٹ۔۔ایسا نہی ہو سکتا یار۔۔وہ لڑکی ان پیار ویار کے چکروں میں نہی پڑتی ہے۔۔۔وہ شادی جیسی باتوں پر یقین رکھتی ہے۔۔تو تم شادی کرو اس سے پھر اسکو چھوڑ دینا۔۔ورنہ ہم دونوں کے راستے الگ ہیں۔۔وہ سفاکی سے کہتی۔

زین سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

پھر وہ اپنی پلاننگ سٹارٹ کرتا ہے اور دعا کو یقین دلا دیتا ہے کہ وہ ماریہ سے بریک اپ کر چکا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سیرت سے شادی کرنا چاہتا ہوں بڑے بابا۔۔موحد ہارون کے پاس آکر کہتا ہے۔۔۔

ہارون ایک نظر اسکو دیکھتا ہے پھر مسکرا کر اسکو بیٹھنے کو کہتا ہے۔۔میں اسکو بہت خوش رکھوں گا۔۔وہ جلدی سے کہتا ہے۔۔۔

بیٹے مجھے تو رشتہ منظور ہے۔۔مگر میں سیرت سے پوچھ کے بتاؤں گا۔۔۔ہارون موحد سے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کو ہارون سیرت کو روم میں بلواتا ہے۔۔فاطمہ اور فائزہ آفندی بھی پاس بیٹھی ہوتی ہیں۔۔

وہ موحد کے پرپوزل رکھتا تو سیرت مضطرب ہو جاتی ہے۔۔بابا میرے آئیڈیل نہی ہیں وہ۔۔پلیز بابا مجھے انکار کا حق ہے نہ۔۔۔وہ التجائی یہ انداز میں کہتی ہے۔۔۔اوکے بیٹا آپ رات تک سوچو پھر بتا دینا مجھے۔۔۔ہارون اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

سیرت بچے آپ اچھے سے سوچو۔۔وہ بہت پیارا بچہ ہے۔۔فاطمہ کہتی ہے۔۔۔وہ سر جھکا کر اچھا کہتی ہے۔۔۔۔

فائزہ آفندی سیرت کو پاس بیٹھا لیتی ہے۔۔۔

بچے ہارون اس رشتے سے بہت خوش ہے۔۔تو ایک بار سوچ لو۔۔اگر غیروں میں شادی ہوئی ی تم دونوں کی تو فاطمہ اور ہارون اکیلے رہ جائیں گے۔۔۔ایک بار سوچ لو۔۔وہ امید بھرے لہجے میں کہتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں دعا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔زین کہتا ہے۔۔

کیا۔۔۔فریال حیرت سے بولتی ہے۔۔تم سچ کہہ رہے ہو۔۔

وہ پرجوش انداز میں کہتی ہیں۔۔۔تم نے میری اتنی بڑی خواہش پوری کر دی۔۔۔

زین کرب سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔ایم سوری ماما میں آپکو بہت ہرٹ کرنے والا ہوں مگر ماما مجھے کرنا ہو گا۔۔وہ دل ہی دل میں معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ رشتہ منظور ہے بابا۔۔سیرت آکر ہارون سے کہتی ہے۔۔۔ہارون کا چہرہ کھل اٹھتا ہے۔۔وہ جلدی سے اٹھتا ہے اور کہتا ہے ابھی اسکو بتا کر آتا ہوں کل رات پوری لان میں پریشان گھومتا رہا ہے۔۔

موحد سن یار۔۔۔چلو آجاؤ کچھ کھانے چلتے ہیں۔۔

کیونکہ میں نے اپنی فرزندگی میں لے لیا تمہیں۔۔۔

ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔

کیا سچ میں وہ چلا کر پوچھتا ہے۔۔یس بیٹے ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔یار بڑے بابا تھینک یو۔۔۔وہ گلے لگتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

تم نے اپنے ماما۔بابا سے بات کر لینی تھی۔۔پھر خوش ہونا۔۔پورا۔۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔

مگر ان سے ضد کر کے نہی۔۔پیار سے۔۔ہارون مزید بولتا ہے۔۔۔

موحد سر ہلا کر وہاں سے زرنین اور مامون کے روم میں چلا جاتا ہے۔۔

مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے۔۔وہ لب کاٹتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔واہ ایسا کیا کام

پڑ گیا ھم سے۔۔جو آج تم ہمارے روم تک آ گے ہو۔۔زرنین حیرت سے پوچھتی ہے۔۔۔

میں سیرت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔اور آپ میرا باقاعدہ رشتہ لیکر جائیں۔۔موحد کہتا ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔اس دو ٹکے کی لڑکی کے لئے میں رشتہ لیکر جاؤں۔۔میں تمہاری شادی ہر گز اس سے ہونے نہی دوں گی۔۔وہ چلا کر بولتی ہے۔۔

وہ لب بھینچ کر دیکھتا انہیں۔۔پھر اٹھ کر کھڑا ہو جاتا۔۔تو ٹھیک ہے میں اپنی جان دے دوں گا۔۔وہ سفاکی سے بولتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔۔۔

زرنین۔۔ہوووں کر کے نیل پالش لگانے لگ جاتی ہے۔۔

ہر بات میں اس قدر زہر اگلنا ضروری ہے۔۔۔مامون ناگواری سے کہتا ہے۔۔کسی دن اپنا بیٹا کھو دو گی۔۔وہ غصے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔کیسے ہوا یہ سب۔۔۔ہارون فون پر ادھر سے بات سن کر ھڑ بڑا کر کہتا

ہے۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔وہ فون رکھتا سب اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

کیا ہوا۔۔فاطمہ پوچھتی ہے۔۔

موحد کی کار کا اکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اور اسکی کار بڑی طرح ڈیمیج ہو گ ئی ہے۔۔۔اور اسکی ڈیڈ باڈی بھی جل چکی ہے۔۔۔ہارون جیسے ان کے سر پر دھماکا کرتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زرنین زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔۔اور اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گر رہے ہوتے ہیں۔۔

مامون اسکے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے۔مون۔۔۔وہ میں یہ سب نہی چاہتی تھی۔۔میں نے اپنے بیٹے کی جان لی ہے۔۔وہ تڑپ تڑپ کر رو پڑتی ہے۔۔مامون بھی رو رہا ہوتا ہے۔۔۔

ہارون حادثے والی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔۔گاڑی کا اتنا برا حال دیکھ کر اس کو لگتا اسکی جان نکل رہی ہے۔۔وہ گاڑی میں آ کر سٹیر نگ پر سر رکھ کر رو پڑتا ہے۔۔

میرے موحد کو لادو پلیز۔۔۔میں اسکی ہر بات مانو گی۔۔۔زرنین تو پاگلوں کیطرح کبھی رونے لگ جاتی ہے کبھی زور زور سے بولنے لگتی ہے۔۔۔

آنٹی پلیز پانی پی لیں۔۔۔سیرت جلدی سے پانی لا کر دیتی ہے۔۔۔وہ سیرت کا ہاتھ تھام لیتی ہے۔۔تم سے بہت پیار کرتا ہے تم لاؤ گی میرے موحد کو۔۔۔

سیرت نم آنکھوں سے گلے لگا لیتی انہیں۔۔۔

ہارون گھر داخل ہوتا ہے۔۔۔تو زرنین بھاگ کر اسکی طرف آتی ہے۔۔۔کدھر ہے موحد لائے نہی تم۔۔وہ اسکا گریبان پکڑ لیتا ہے۔۔

پوسٹ مارٹم کے لئے اسکو لیکر گے ہیں۔۔وہ بمشکل بولتا ہے۔۔اور سب پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتے ہیں۔۔

وہ صوفے پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔۔فاطمہ پانی لا کر دیتی ہے۔۔۔فاطمہ مجھے لگ رہا آج پھر میرا بیٹا مر گیا ہے۔۔وہ کانپتے ہونٹوں سے کہتا ہے۔۔

سوگ ئی ی زرنین۔۔ہارون مامون سے پوچھتا ہے۔۔

ہاں ابھی سوئی ی ہے۔۔۔مامون کہتا ہے۔۔

سیرت بچے آپ زرنین کے پاس جا کر بیٹھ جائی یں۔۔ہارون سیرت سے کہتا ہے۔۔

سیرت سر ہلا کر اسکے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔ہارون مامون کو بیٹھا کر تسلی دے رہا ہوتا ہے۔۔

اچانک مین دروازہ کھول کر موحد اندر آتا ہے۔۔

ہارون دیکھ کر ایک دم سے اٹھ جاتا ہے۔۔۔

موحد۔۔۔ہارون موحد کہہ کر جلدی سے آگے بڑھتا ہے۔۔اور اسکو گلے لگا لیتا ہے۔۔مامون بھی اسکو گلے لگا کر رو پڑتا ہے۔۔۔

ھم نے تو سمجھا ہم کبھی نہی دیکھ نہی پائی یں گے آپ کو ہارون کہتا ہے۔۔۔

کیوں ایسا کیوں لگا۔۔موحد حیران ہو کر کہتا ہے۔۔

اکچوئی لی۔۔ہوا یہ کہ۔۔۔اور ہارون اسکو ساری بات بتاتا ہے۔۔۔

اووہ۔۔وہ میں جارہا تھا تو دو بائی یک پہ آدمیوں نے مجھے روک لیا تھا۔۔اور انہوں نے میرا سب کچھ چھین لیا تھا۔۔موحد بتاتا تھا۔۔۔

ارے ے ے بیٹے گھر میں اطلاع تو دے دیتے۔۔ہارون کہتا ہے۔۔بس ٹینشن میں تھا تو یاد نہی رہا وہ کہتا ہے۔

اچانک زرنین کے چلانے کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔۔اونچی اونچی رو رہی ہوتی ہے وہ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب بھاگتے ہوئے کمرے میں جاتے ہیں۔۔سب سے آگے موحد ہوتا ہے۔۔

زرنین کو گلے لگا کر چپ کروا رہی ہوتی ہے سیرت اسکے گلے میں ڈوپٹا ہوتا ہے۔۔وہ موحد کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے۔۔۔ساتھ ہی اسکا چہرہ کھل اٹھتا ہے۔۔

وہ زرنین کے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف کرتا ہے۔۔

زرنین موحد کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔

چائے مل سکتی ہے۔۔۔موحد سیرت سے کہتا ہے۔۔۔وہ ابھی زرنین کو سلا کر آیا تھا۔۔۔

جی ابھی بنا دیتی ہوں۔۔وہ جلدی سے کچن کیطرف بڑھ جاتی ہے۔۔

وہ پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔ تھینکس ماما کا خیال رکھنے کے لئے۔۔وہ سیرت سے کہتا ہے۔۔۔

وہ مسکرا کر مینشن نوٹ کہتی ہے۔۔۔

ویسے آپ نے تو ہم سب کی جان ہی نکال لی تھی۔۔سیرت کہتی ہے۔۔

کیا کہا۔۔وہ حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

وہ سر جھکا لیتی ہے تو آپکی بھی حالت خراب ہوئی ی تھی۔۔وہ پوچھتا ہے۔۔۔

ظاہری بات ہے میں انسان ہوں۔سیرت کہتی ہے۔۔

موحد مسکرا کر آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔

فریال مٹھائی کا ڈبہ لاتی ہے۔۔اور میز پر رکھ دیتی ہے۔۔پھر وہ آواز دیتی ہے دعا کو۔۔

دعا آتی ہے تو اسکا ہاتھ تھام کر پاس بیٹھا لیتی ہے۔۔پھر فاطمہ اور ہارون کو کہتی ہے۔۔مجھے آپ دونوں سے کچھ چاہیئے۔۔۔

فاطمہ اور ہارون حیرانگی سے دیکھتے ہیں۔ہاں فری بولو۔ہارون کہتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے اپنی بیٹی دعا دے دیں۔فریال دعا کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔دعا چونک کے دیکھتی ہے۔۔ہارون اور فاطمہ بہت خوش ہوتے سن کر۔۔

میری بیٹی دعا اگر چاہے گی تو ضرور۔۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔لو تو ابھی پوچھ لیتی ہوں دعا سے فریال کہتی ہے۔۔جی تو ڈاکٹر دعا فاطمہ آپ کو میرے چشم وچراغ ڈاکٹر زین شاہ بطور ہمسفر قبول ہے۔۔فریال شرارت بھرے انداز میں کہتی ہے۔۔دعا بے اختیار مسکرا کر سر جھکا لیتی ہے۔۔فریال جلدی سے ماتھا چوم کر اپنی رنگ اتار کر دعا کی انگلی میں پہنا دیتی ہے۔۔۔۔۔

کیسا فیل کر رہی ہیں۔سیرت مسکرا کر پوچھتی ہے۔

مجھے تو یقین نہی آرہا۔۔دعا چمکتی آنکھوں سے کہتی ہے۔ایم سو ہیپی۔۔سیرت اسکو گلے لگا لیتی ہے۔۔

میں بہت خوش ہوں کیونکہ میری بیٹیاں اپنوں میں جا رہی ہیں۔جس دن میری بیٹیاں اپنے اپنے ھمسفر کے ساتھ ہوں گی مجھے لگے گا کہ آج میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد پورا ہو گیا۔۔ہارون نم آنکھوں سے کہتا ہے۔۔فاطمہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند کر کہتی ہے۔اللہ ہماری بچیوں کے نصیب اچھے کریں۔۔۔آمین۔۔۔۔

دعا صبح ہاسپیٹل پہنچتی ہے تو سامنے ہی زین چلا آرہا ہوتا ہے۔السلام علیکم۔۔وہ پاس آکر سلام کرتا ہے۔۔دعا سلام کا جواب دیتی ہے۔۔

فری پھوپھو کو آپ نے بھیجا تھا کیا۔وہ ہولے سے پوچھتی ہے۔

جی آپکو کوئی شک ہے کیا۔زین مسکرا کر پوچھتا ہے۔۔نہی اصل میں ہم دونوں شروع سے لڑتے رہے ہیں تو مجھے لگا کہ۔۔۔دعا ہچکچا کر بات ادھوری چھوڑ دیتی ہے۔۔تمہیں کیا لگا کہ میں تم سے بدلہ لینے کے لئے یہ سب کر رہا ہوں۔۔زین غصے سے کہتا ہے۔

نہی نہی۔میں ایسا نہی کہہ رہی۔دعا ھڑ بڑا کر کہتی ہے۔تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔۔زین کہہ کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔۔

دعا بار بار اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ روکھے انداز میں اس سے بات کرتا ہے۔۔

پلیز ایم سوری۔۔زین گاڑی میں بیٹھنے لگتا تو وہ جلدی سے اسکے آگے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

دعا پلیز اس وقت میرا دل بہت ہرٹ ہے تمھاری باتوں سے مجھے پلیز اکیلا چھوڑ دو۔۔زین کہتا ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر زن سے گاڑی لیکر چلا جاتا ہے۔دعا ساکت کھڑی رہ جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا ہوا کیا ہے۔جب سے آئی سوئی ہو۔سیرت جھنجھلا کر کہتی ہے اور اسکے اوپر سے کمبل کھینچ لیتی ہے۔۔

دعا بال سمیٹتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

یہ آنکھیں کیوں سوجی تمھاری۔آپ رو رہی تھی۔۔سیرت پریشان ہو کر پوچھتی ہے۔۔

دعا اسکے گلے لگ کر رو پڑتی ہے۔۔سیرت پریشان اسکو چپ کرواکر رلکان ہو جاتی ہے۔۔

جب چپ ہوتی ہے تو سیرت اسکے رونے کی وجہ پوچھتی ہے۔۔

زین مجھ سے ناراض ہو گے ہیں۔میں نے انہیں بہت ہرٹ کیا ہے۔دعا نم لہجے سے کہتی ہے۔۔

بس اتنی سی بات پر آپ رو رو پاگل ہو گ ئی۔سیرت تپ کر کہتی ہے۔۔ابھی زین کا آپ پر کوئی حق نہی ہے کہ آپکو انکی ناراضگی سے فرق پڑے۔۔اور نہ ابھی انکو آپ پر

کوئی ی حق ناراض ہونے کا۔۔

ابھی صرف آغاز ہے۔۔اور ایک صراط مسقیم پر چلنے والی لڑکی غیر محرم کی محبت دل میں نہی بساتی۔۔اس محبت کا حق دار صرف شوہر ہوتا ہے۔ابھی وہ آپکا شوہر نہی ہے۔۔سیرت بولتی ہے۔

ہونے والا شوہر تو ہے نہ۔۔دعا کہتی ہے۔۔

کیا آپکو یقین ہے کہ جس سے منگنی ہو اس سے شادی بھی ہو جائے۔۔کیوں کے ہو سکتا منگنی ٹوٹ جائے۔۔سیرت کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ مجھے بد دعا دے رہی ہیں۔۔دعا بھیگی آنکھوں سے کہتی ہے۔۔نہی بد دعا نہی دے رہی سمجھا رہی ہوں۔۔

آپ نے کہاں منگنی کا بھروسہ نہی تو پیار نہی کر سکتے ہیں۔تو شادی کے بعد بھی طلاق ہو جاتی ہے۔تو تب بھی پیار نہی کرنا چاہیئے۔۔دعا تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔

افسوس ہو رہا آپ کی سوچ پر دعا۔۔بات محرم غیر محرم کی ہے۔گناہ ثواب کی ہے۔شوہر سے پیار کرنا حق بھی ہے اور ثواب بھی۔۔اور منگیتر سے پیار کرنا نہ حق ہے

نہ ثواب۔۔ہے دل میں ایک اپنائیت ہوتی ہے بسس۔ مگر اس رشتے میں خود کو تھکاتے نہی ہے۔۔ سیرت اسکو سمجھاتی ہے۔۔

مگر میرا خود پر اختیار نہی ہے۔۔دعا بے بسی سے کہتی ہے۔۔ سیرت ایسے رشتے دل کو تنگ کرتے ہیں۔ سیرت جھنجھلا کر کہتی ہے۔۔

دعا گھٹنوں میں سر دیکر رو پڑتی ہے۔۔

سیرت لب بھینچے اسکو دیکھتی ہے۔۔اچھا چلو میں زین کو فون کرتی ہوں۔ سیرت کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر موبائل اٹھا کر فون ملانے لگ جاتی ہے۔۔

زین کا فون بجتا ہے۔۔تو وہ دیکھتا انجان نمبر ہے۔ پھر وہ کال اٹھاتا تو دوسری طرف سیرت کی آواز سن کر حیران ہو جاتا ہے۔۔۔

جی سیرت بول ئی ے۔۔زین کہتا ہے۔

زین بھائی ی دعا بہت ڈسٹرب ہے آپ کی ناراضگی سے پلیز اس سے بات کر

لیں۔۔سیرت کہتی ہے۔۔

جی کروائی یں۔۔زین کہتا ہے۔۔

ہیلو۔۔دعا ادھر سے بھرائی ی ہوئی ی آواز میں کہتی ہے۔۔

اچھا رومت میں نہی ناراض ہوں۔ مگر آئی ندہ ہرٹ مت کرنا۔زین بولتا ہے۔۔

جی ٹھیک ہے۔دعا جلدی سے بولتی ہے۔۔ چلو کھانا وانا کھاؤ۔۔زین کہتا ہے۔۔

زین فون کاٹ کر قہقہہ لگا کر ہسس پڑتا ہے۔۔

ماریہ کو فون ملا کر اسکو سب بتاتا ہے۔۔پھر کہتا ہے یار یہ فلرٹ میں بہت مزا ہے۔بلکہ کسی کو اپنے ل ئی ے تڑپتے دیکھنے میں بہت مزا آتا ہے۔زین مزے سے کہتا ہے۔۔مطلب وہ تمھارے پیار میں پاگل ہو چکی ہے۔۔

ماریہ مزے سے کہتی ہے۔۔

یس مائی ڈارلنگ۔۔تو پھر میرے خیال میں تو منگنی کے بعد چھوڑ دینا۔ماریہ کہتی ہے۔۔

نہی منگنی نہی ہو رہی نکاح ہو رہا ہے۔زین بتاتا ہے۔۔

اووہ۔تو کوئی ی نہی پہلے پہلے چھوڑ دینا۔۔ماریہ اطمینان سے کہتی ہے۔۔

زین فون بند کر کے مسکرا کر سر تکیے پہ رکھ کر آنکھیں موند لیتا ہے۔۔

آج دعا اور سیرت کا نکاح تھا دونوں کے نکاح کے جوڑے بہت خوبصورت تھے۔وائی ٹ کلر کی باربی فراکس میں حجاب لئی ے دونوں آسمان سے اتری کوئی ی حوریں لگ رہی تھی۔۔اور زین اور موحد وائی ٹ کلر کے شلوار کرتا پر واسکٹ پہنے بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔سیرت کی شرط کے مطابق صرف فیملی ہی تھی۔نکاح کے بعد ان دونوں کو لا کر زین اور موحد کے ساتھ بیٹھاتے ہیں۔۔

موحد محبت سے سیرت کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔۔

اور زین مسکرا کر دعا کو دیکھتا ہے۔۔

سیرت فائی زہ آفندی کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔۔

تو فائی زہ آفندی اسکے چہرے کیطرف دیکھے جاتی ہے۔۔کیا ہوا دادو۔سیرت فائی زہ

سے پوچھتی ہے۔۔

بچے تمہیں کیا موحد سے کوئی مس ئی لہ ہے۔وہ بہت پریشان تھا تم نے کل اسکے ساتھ یونی جانے سے منع کر دیا اب تو وہ شوہر ہے تمھارا۔۔فائزہ آفندی پریشانی سے اس سے پوچھتی ہے۔۔

نہی تو دادو کوئی پرابلم نہی ہے۔۔بس میں دل سے قبول نہی کر پا رہی۔میں نے ہمیشہ اپنا ھمسفر بابا جیسا چاہا۔وہ بابا جیسے نہی ہیں۔انکی گرل فرینڈ۔کھلم کھلا گفتگو" مجھے بہت عجیب لگتا گھٹن ہوتی ہے۔سیرت کہتی ہوئی مڑتی ہے۔تو پیچھے دروازے پہ کھڑے موحد کو دیکھ کر ٹھٹک جاتی ہے۔

فائزہ آفندی کی پیٹھ ہوتی دروازے کی طرف وہ نہی دیکھ پاتی۔۔سیرت لب کاٹتے ہوئے اسکے پاس سے گزر جاتی ہے۔۔

سیرت کچن میں کھڑی ہوتی ہے موحد اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔

تو آپ کو میرا ساتھ گھٹن دیتا ہے۔تو ایک بات بتا دیں اگر میں آپ کا آئیڈیل نہی تھا تو

شادی کیوں کی آپ نے۔آپ کو پسند نہی ہوں میں۔ کبھی نظر نہی آؤں گا آپکو۔موحد کرب سے کہتا ہے۔

میرا یہ مطلب تو نہی ہے میں آپکو ایک نہ ایک دن قبول کرلوں گی اور میں آپکو ہمیشہ خوش رکھوں گی۔سیرت جلدی سے بولتی ہے۔۔

نہی سیرت میں بابا کا دبئی والا بزنس سنبھال لوں گا آپکو میری وجہ سے گھٹ گھٹ کر جینے کی ضرورت نہی ہے۔۔موحد کہہ کر لمبے لمبے ڈنگ بڑھتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔سیرت ساکت پشیمان کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔۔

اگلے دن موحد دبئی جانے کا بتا کر سبکو حیران کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے جب تک سیرت کی پڑھائی کیمپلیٹ ہوتی میں تھوڑا دور جانا چاہتا ہوں۔۔اور میں نے سنا ہے دوری سے محبت بڑھتی ہے ساتھ ہی کاٹ کھانے والی نظروں سے سیرت کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔سب اسکی بات پر ہنس پڑتے ہیں۔سیرت بوجھل دل سے وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت موحد کے روم کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔۔

آجائیں۔۔اندر سے موحد کی آواز آتی ہے۔۔۔

سیرت اندر داخل ہوتی تو موحد اسکو دیکھ کر چونک جاتا ہے۔۔پھر کہتا ہے۔۔زہے نصیب آج تو لگتا میرے کمرے کے بھاگ کھل گے۔۔سیرت اسکے کاٹ دار لہجے سے لب بھینچ لیتی ہے۔

پلیز مت جائیں۔مجھے بہت گلٹ فیل ہو گا کہ آپ میری وجہ سے جا رہے ہیں۔سیرت انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔موحد قہقہہ لگا کر ھنس پڑتا ہے۔۔پھر اسکے پاس آکر اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر لیتا ہے۔سیرت تڑپ کر اسکے حصار سے نکلتی ہے۔یہ کیا پاگل پن ہے۔۔وہ ناگواری سے کہتی ہے۔

کیا پاگل پن ہے۔۔تم بتاؤ مجھے۔اتنی بے اعتباری اپنے شوہر سے اسکا چھونا بھی تکلیف دیتا تمہیں۔

اور مجھے روکنے آئی ہی۔کیونکہ تمہیں گلٹ ہے۔

کاش کے تم کہتی تمہیں پیار ہے۔۔

چلو ایک بار کہو۔پیار ہے مجھ سے۔۔میں رک جاؤں گا۔موحد کہتا ہے۔۔

میں جھوٹ نہی بولتی۔سیرت بھرائی ی آواز میں کہتی ہے۔

واہ۔تمہیں تو دل بھی رکھنا نہی آتا۔۔کاش یہ بات ہی کہہ دیتی دل رکھنے کے ل ئی ے۔موحد کرب سے بولتا ہے۔۔پلیز جاؤ یہاں سے میں تمہیں اور درد نہی دے سکتا۔موحد کہتا ہے۔۔

وہ تڑپ کر دیکھتی اسکو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاؤ ؤ ؤ و۔۔وہ دھاڑ کر بولتا ہے۔

سیرت گھبرا کر پیچھے ہٹتی ہے۔۔پھر بھاگتے ہوئے وہاں سے نکل جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موحد کو گے دو دن ہو گے تھے۔سیرت کے اندر کی بے چینی ختم نہی ہوتی ہے۔وہ کھوئی ی کھوئی ی رہتی ہے۔

فاطمہ اسکو دیکھ کر پریشان ھو جاتی ہے۔

ہارون مجھے سیرت کی بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔وہ بالکل ہی بولنا بھول گ ئی ہے۔کھاتی پیتی بھی نہی ہے۔۔مجھے لگتا ہے وہ موحد کو مس کر رہی ہے۔فاطمہ ہارون سے کہتی ہے۔

ارے بیگم صاحبہ۔بیوی ہے وہ اب تو اداس تو ہو گی نہ۔۔ہارون کہتا ہے۔۔

اور کیا ماما پتا بھی ہے میں تو زین کو ایک دن بھی نہ دیکھوں تو مجھے کچھ بھی اچھا نہی لگتا۔۔دعا معصومیت سے بولتی ہے۔ہارون نیچے منہ کر کے اپنی ھسی روکتا ہوا وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔۔

بے شرم لڑکی اپنے بابا کے سامنے ہی بے شرمی والی باتیں کرتے شرم تو نہی آئی ی ہو گی۔فاطمہ دعا کے کان کھینچتے ہوئے بولتی ہے۔

ھائے ماما کیا کر رہے ہو دکھ رے کان۔دعا ہائی ی دیتی ہے۔

تو تم کب پیچھا چھڑوا رہے ہو۔ماریہ کہتی ہے۔

ارے چھڑوالوں گا میری جان۔اور بڑی ریزن نکالنی پڑے گی۔ابھی تو نکاح کو دس

دن ہوئے ھے۔ابھی طلاق دے دوں۔۔ تھوڑااورانجوائے کرنے دو۔۔زین کہتا ہے۔۔اچانک پیچھے ٹرے گرنے کی آواز آتی ہے۔۔

توزین جلدی سے مڑتا ہے۔توسامنے فریال منہ پرہاتھ رکھے ساکت کھڑی ہوتی ہے۔۔

ماما۔۔زین ھڑ بڑا کر فون کاٹتا ہے۔

فریال تیر کی طرح اسکی طرف بڑھتی ہے دوسرے پل ایک زوردار تھپڑاسکے منہ پر مارتی ہے۔

آج۔۔آج۔مجھے تمہیں اپنابیٹا کہتے شرم آرہی ہے۔

یہ سب کرتے شرم نہی آئی ی۔کیوں کیاتونے ایسا۔فریال ٹوٹے لہجے سے کہتی ہے۔

ماریہ کادل دکھایاتھااس نے توماریہ کابدلہ لینے کے لئے کیا۔اوراس جیسی مغرور لڑکی کو سبق سکھاناضروری تھا۔

فریال کرب سے آنکھیں بند کرلیتی ہے۔

اب میں اس ماریہ کی جان لے لوں گی۔فریال غصے سے مڑتی ہے۔زین پیچھے بھاگتا فریال کے۔

ماما آپ ماریہ کو کچھ نہی کہے گی۔۔وہ میری زندگی ہے۔میں اسکے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں اسکے لئے کیا ہے۔زین بولتا ہے۔

میں اس کم ذات کو اسکی اوقات یاد دلاؤں گی۔وہ کہہ کر مڑتی ہے۔۔اور تیزی میں پاؤں نچلی سیڑھی پر رکھا جاتا ہے۔اور دوسرے پل فریال سیڑھیوں سے نیچے گرتی چلی جاتی ہے۔اور گھرانکی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھتا۔۔زین ساکت کھڑا دیکھتا رہ جاتا ہے

زین جلدی سے سیڑھیاں اترتا ہے اور فریال کو بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی کیطرف بھاگتا ہے۔۔

ہمیں ہاسپیٹل جانا ہوگا۔۔فریال ہاسپیٹل ہے۔

زین کا فون آیا تھا۔ہارون سبکو بتاتا ہے۔

پھر مامون اور وہ جانے لگتے دعا بھی ان کے ساتھ ہو لیتی ہے۔

فائزہ آفندی کا رو رو کر برا حال تھا۔فاطمہ انکو تسلی دے رہی ہوتی ہے۔

ہارون'' دعا اور ماموں ھاسپیٹل پہنچتے ہیں تو زین کو ریڈور میں سر پکڑ کر بیٹھا ہوتا ہے۔۔

ہارون کو آتا دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ہارون اسکو گلے لگاتا ہے۔پلیز ماموں ماما کو بچا لیجئے وہ ہارون سے کہتا ہے۔بیٹا ڈونٹ وری کچھ نہی ھو گا ہارون محبت سے گلے لگاتے ہوئے کہتا۔اور خود جلدی سے اندر آپریشن تھیٹر میں چلا جاتا ہے۔

دعا اسکے پاس آکر بیٹھ جاتی۔زین پلیز خود کو سنبھالیں کچھ نہی ہو گا ماما کو۔وہ زین کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خطرے سے باہر ہے۔ہارون باہر آکر کہتا ہے۔

بس تھوڑی دیر تک ہوش آجائے گا۔ہارون بتاتا ہے۔۔

تھینک گاڈ۔ماما ٹھیک ہیں۔زین خوش ہو کر کہتا ہے۔

اگلے دن سب ملنے آتے ہیں۔فریال کو واشروم جانا تھا تو دعا انکو اٹھاتی تو وہ اپنے پاؤں پہ وزن نہی ڈال پاتی ہے۔پلیز پھوپھو کوشش کریں۔۔دعا کہتی ہے

نہی دعا مجھے لگ رہا میری ٹانگوں میں جان نہی ہے۔فریال گھبرا کر کہتی ہے۔۔

پھوپھو انجیکشن لگے ہیں تو انہی کا اثر ہے۔۔

میں ابھی ڈاکٹرز سے مشورہ کرتی ہوں بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔دعا کہتی ہے۔۔۔

ہارون آکر چیک کرتا ہے۔۔پھر وہ باہر نکل آتا ہے۔ماموں مطلب جو مجھے لگ رہا وہی ہے کیا۔زین کانپتے ہوئے لہجے سے کہتا ہے۔ہارون سر ہاں میں ہلاتا ہے۔زین دھپ سے کرسی پہ بیٹھ جاتا ہے۔

بابا مطلب کہ وہ پیرالائی زدہو چکی ہے دعا متوحش لہجے سے کہتی ہے تو سب کے رنگ فق ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

فریال کو ہاسپیٹل سے چھٹی ہو گئی تھی۔فریال ضد کر کے اگلوا لیتی ہے کہ اسے کیا ہوا ہے۔جب سے سنتی ہے وہ پیرالائی زدہو گئی ہے تب سے وہ بالکل گم صم تھی۔

اب چھٹی ہو گئی تھی تو ہارون اور فاطمہ دعا کو ساتھ جانے کا کہتے ہے۔

نہی دعا کو میں ایسے کیسے لے جاؤں۔فریال کہتی ہے۔ہارون گہری سانس بڑھتا ہے پھر کہتا ہے آپ فکر مت کرور خصتی نہی کرر ہے۔جب ٹھیک ہو جائیں گی تب ہی بارات لیکر آنا اپنے بیٹے کی۔۔

فریال چپ ہو جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

دعا صبح صبح اٹھ جاتی ہے۔اور فریال کو لیکر لان میں آجاتی ہے۔زین بھی واک کرنے گیا تھا وہ بھی آجاتا ہے۔تو فریال اسکو دیکھ کر رخ موڑ لیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بیٹھے میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔دعا زین سے کہتی ہے۔زین سر ہلا کر فریال کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔

ماما بس بھی کریں یار غصہ اکلوتا بیٹا ہوں آپکا۔زین فریال کا ہاتھ تھام کر کہتا ہے۔۔کاش کے تم میرے بیٹے نہ ہوتے فریال کرب سے کہتی ہے۔

ماما پلیز معاف کر دیں مجھے۔وہ تڑپ کر کہتا ہے۔کر دوں گی معاف اگر تم اس کم ذات لڑکی کو چھوڑ دو گے۔فریال غصے سے کہتی ہے۔

ماما کیسی لینگویج یوز کر رہے آپ۔زین ناگواری سے بولتا ہے۔ابھی تو بہت تھوڑا لفظ بولا ورنہ تو ایسی گندی گندی گالیاں نکل رہی ہے۔فریال نفرت سے کہتی ہے۔ماما میں ماریہ سے محبت کرتا ہوں اور اسکو نہی چھوڑ سکتا بس۔وہ ہٹ دھرمی سے کہتا ہے۔۔تو ٹھیک ہے میں نہ اسکو قبول کروں گی نہ ہی تمہیں معاف۔فریال حتمی انداز میں کہتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت بچے موحد کا فون آیا ہے آپ بھی آجاؤ۔ہارون سیرت کو آواز دیتا ہے۔سیرت آتی ہے تو ہارون فون دیکر خود وہاں سے چلا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔۔سیرت فون کان پر لگاتے ہوئے سلام لیتی ہے۔موحد ادھر سے سلام کا جواب دیتا ہے۔

پھر چپ ہو جاتا ہے۔کیسے ہیں آپ۔سیرت پوچھتی ہے۔ہوں ٹھیک ہوں۔وہ مختصر جواب دیتا ہے۔

سیرت اسکے روکھے انداز سے چپ ہو جاتی ہے۔

اوکے سیرت میں زرا کام جارہا ہوں۔پھر بات ہو گی اللہ حافظ۔موحد جلدی سے کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے۔سیرت گم صم سی موبائل ہاتھ میں پکڑے اپنے اندر چھن سے کچھ ٹوٹتا محسوس کرتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت کی آواز میں آج بھی وہی ٹھراؤ تھا۔موحد اسلئے تپ کر فون بند کر دیتا ہے۔

پھر سائیڈ ٹیبل سے اپنی اور اسکی نکاح کی تصویر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔کاش سیرت ایک بار کہہ دو کہ موحد آجائیں میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔پھر وہ بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے لیٹ جاتا ہے۔اور ایک آنسو پھسل کر اسکے بالوں میں جذب ہو جاتا ہے۔

۔۔۔فون بجنے سے وہ چونک کر اٹھتا ہے۔پھر گہرا سانس بھر کر فون اٹھاتا ہے۔۔دوسری طرف اسکا پی اے جواد ہوتا ہے۔ہاں جواد بولو۔موحد کہتا ہے۔

سر آج آپکو مولانا حماد صاحب سے ملنا تھا۔

تو وہ اس ٹائم ایک اسلامک سینٹر میں لیکچر دیتے ہیں۔اور پھر ادھر ہی ظہر ٹائم تک انکی نشست ہوتی لوگوں سے ملاقات کی۔

ہمممم۔ٹھیک ہے تم مجھے لینے آجاؤ۔موحد جواد کو کہہ کر فون بند کر دیتا ہے۔۔۔

سیرت نماز پڑھ کر فارغ ہوتی ہے تو بے اختیار دعا کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔

یااللہ مجھے معاف کر دیں۔میں اپنی انا میں سب کھو چکی ہوں۔میں تیرے بنائے نصیب پر ناشکری کر کے اپنے شوہر کا دل دکھا چکی ہوں۔میرا سکون ختم ہو گیا ہے۔یااللہ میرے دل میں انکے لئے محبت پیدا تو نے کی ہے تو انکے دل میں معاف کرنے کا خیال تو ہی ڈالے گا۔پلیز انکو میرے پاس لٹا دے۔

وہ دعا کرتے کرتے سجدے میں گر کر رو پڑتی ہے۔۔

دعا کو شاہ مینشن میں آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔وہ فریال کا بہت خیال رکھ رہی

تھی۔زین کا ہر کام کرتی تھی۔وہ اکثر چڑ جاتا تھا۔اور اسکو ڈانٹ دیتا تھا۔ مگر وہ یہ سوچتی کہ وہ اپنی ماں کو لیکر پریشان ہے تو وہ اس سے سارے شکوے بھول جاتی تھی۔یا شاید پیار اندھا ہوتا ہے محبوب کا رو کھا انداز بھی دیکھائی ی نہی دیتا ہے۔

آج صبح سے ہی کھانا بنانے لگی تھی وہ۔ کھانا بنا کر وہ زین کو بلانے آتی ہے تو اندر ماریہ کا نام سن کر رک جاتی ہے۔۔زین ماریہ کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔لاؤ ڈ سپیکر کھولا ہوتا ہے

تم جانتی ہو ماما کی حالت ماریہ۔۔ تم پھر بھی شادی کی ضد کیوں کر رہی ہو۔اور آگے ہی ماما نے میرا اور تمہارا اس دعا کو برباد کرنے کا پلان سن لیا تو کیا ہو گیا ہے۔۔ تم اسے طلاق دو ہم تمہاری ماما کے لئے میڈر کھ لیں گے۔ماریہ سفاکی سے کہتی ہے۔

میں اسے طلاق نہی دے سکتا ابھی۔زین چڑ کر بولتا ہے۔اور دے دوں گا طلاق جب ماما ٹھیک ہو جائی یں گی۔

تمہیں کہیں اس بہن جی سے پیار تو نہی ہو گیا۔ماریہ نفرت سے کہتی ہے۔ تمہاری ان فضول باتوں کا میرے پاس کوئی ی جواب نہی ہے۔زین غصے سے فون بند کر دیتا ہے۔

دعا بمشکل اپنے وجود کو گھسیٹتے ہوئے فریال کے روم میں آتی ہے۔فریال اسکا چہرہ دیکھتی تو چونک جاتی۔دعا بمشکل چلتی ہوئی ی آتی ہے۔اور فریال کی گود میں سر رکھ کر روپڑتی ہے۔

کیا ہوا دعا۔فریال پریشان ہو کر پوچھتی ہے۔

پھوپھو وہ اور ماریہ میرے ساتھ کھیل رہے تھے وہ تڑپ کر کہتی ہے۔آپ نے مجھے کیوں نہی بتایا وہ روتے روتے پوچھتی ہے۔۔

مجھے معاف کر دو بچہ۔بتانا چاہتی تھی مگر تمہارا زین کے لئے اتنا پیار دیکھ کر چپ ہو گئی تھی۔فریال اس سے معافی مانگتے ہوئے کہتی ہے۔

بس میں ٹوٹوں گی نہی نہ بھیک مانگوں گی۔دعا آنسو پونچھتے ہوئے بولتی۔میں دعا فاطمہ ہارون آفندی ہوں۔فاطمہ آفندی اور ہارون آفندی کی بیٹی۔اللہ کے علاوہ کسی سے کچھ نہی مانگتی میں۔

مجھے توڑنا چاہتے تھے میں انکے عزم توڑ دوں گی انکا غرور توڑوں گی۔دعا پر عزم لہجے سے کہتی ہوئی ی باہر آجاتی ہے۔

زین کھانے کے ٹیبل پر آتا ہے۔تو دعا پہلے سے وہاں بیٹھی ہوتی ہے۔اور فریال بھی ساتھ ہوتی ہے۔

وہ بیٹھ جاتا ہے اور انتظار کرتا کہ دعا اٹھ کر اسکو کھانا ڈال کے دے۔دعا نہی اٹھتی تو وہ حیرانگی سے دیکھتا اسکو۔اور کھانا ڈال کے کھانے لگ جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ لاؤنج میں آتا ہے اور دعا سے کہتا ہے چائے بنادو۔۔

زلیخا بی۔دعا آواز دیتی ہے۔وہ آتی ہے تو دعا کہتی ہے اپنے صاحب کو چائے بنادو۔

واٹ نان سینس۔وہ تلملا کر کہتا ہے۔مجھے تمہارے ہاتھ کی چائے پینی ہے۔وہ رعب دار لہجے سے کہتا ہے۔۔۔

میں آپکی نوکر نہی ھوں۔جو بھی کام کروانا ہو نوکروں سے کہنا۔دعا اطمینان سے کہتی ہے۔

تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔وہ تپ کر کہتا ہے۔۔

دعا اسکی بات کو ان سنی کر کے ڈرامہ دیکھنے لگ جاتی ہے۔وہ جھٹکے سے اٹھتا اور بازو سے

پکڑ کر اسکو کھینچ کر اٹھاتا ہے۔تم میری بات کو اگنور کر رہی ہو۔۔ہمت بھی کیسے ہوئی ی۔زین چلا کر بولتا ہے۔

میری ہمت اب دیکھیں گے آپ۔بہت نفرت ہے نہ مجھ سے اور جو کھیل کھیلا ہے نہ میرے ساتھ آپ نے اور اس ماریہ نے سب جانتی ہوں۔مجھے توڑنا چاہتے تھے نہ۔مگر افسوس توڑ نہی پائیں گے۔وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔پھر اپنا بازو چھڑوا کر فریال کے روم میں آکر دروازہ بند کر کے گھٹ گھٹ کر رو پڑتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب سن چکی ہے۔زین ماریہ کو بتاتا ہے۔

اچھا ہوا۔اب میں تمہاری زندگی میں آسکتی ہوں۔ماریہ اطمینان سے کہتی ہے۔

ہاں یہ تو ہے۔تم یہاں آؤ ماما کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرو۔تاکہ وہ تمہیں قبول کر سکے۔زین بولتا ہے۔

ہاں ٹھیک ہے کل ہی آرہی ہوں۔ماریہ کہتی ہے۔۔

اگلے دن ماریہ کو دیکھ کر دعا شاکڈ ہو جاتی ہے۔پھر وہ خود کو کمپوز کرتی ہوئی ی فریال کے روم میں چلی جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ اندر آتی ہے۔فریال سے بڑے میٹھے لہجے میں بات کرتی ہے۔یہ یہاں کیا کرنے آئی ی ہے۔فریال ناگواری سے کہتی ہے۔

ماما یہ اب یہی رہے گی۔زین ہچکچا کر کہتا ہے۔

جی آنٹی میرا فرض بنتا ہے میں آپکی خدمت کروں۔ماریہ کہتی ہے۔

فریال اسکو مسکرا کر دیکھتی ہے۔پھر دعا کو دیکھتی اور کہتی ہے دعا تم گھر جاؤ اب میری ہونے والی بہو آگ ئی ہے۔وہ میری دیکھ بھال کرے گی۔۔

دعا بے یقینی سے دیکھتی ہے اور بوجھل قدموں سے وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

ماما آپ نے ماریہ کو اپنا لیا۔۔زین پر جوش انداز میں کہتا ہے۔۔

ہاں۔۔تم میرے اکلوتے بیٹے ہو میں صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔فریال کہتی ہے۔

اووہ تھینکس ماما۔۔زین گلے لگ جاتا فریال کے۔۔

فریال پر سوچ انداز میں ماریہ کو دیکھتی۔پھر ہاتھ بڑھا کر ہاتھ تھام کر پاس بیٹھا لیتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دعا انکو ایک ساتھ خوش دیکھ کر اپنے آنسو روکتی یوئی ی اپنا بیگ لیتی ہے اور تھکے تھکے قدموں سے وہاں سے نکلتی جاتی ہے۔

۔۔۔۔۔

دعا کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر سب چونک جاتے ہیں۔وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لا کر سب کو سلام کرتی ہے۔۔۔

آپ دعا واپس ۔ کیوں آگ ئی۔فاطمہ جلدی سے پوچھتی ہے۔اووو ہو ماما۔۔اداس ہو گ ئی تھی۔تو پھوپھو نے کہا گھر سے ہو آؤ۔دعا مسکرا کر بولتی ہے۔

ارے۔فری اکیلی ہو گی۔ہارون پریشان ہو کر کہتا ہے۔

نہی اکیلی۔زین کی کوئی ی کزن آئی ی ہے تو پھوپھو نے کہا کہ تھوڑے دن وہ مینیج کر لے گی۔دعا کچن میں جاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

وہ پانی وغیرہ پی کر اپنے روم میں جاتی ہے۔سیرت اسکو دیکھ کے چونک جاتی ہے پھر اسکے گلے لگ جاتی ہے۔بمشکل دونوں اپنے آنسو کنٹرول کئے ہوتی ہیں۔۔

آپ کو بہت مس کیا جب کھانا بنایا۔دعا مسکرا کر کہتی ہے۔۔پھر بیڈ پر لیٹ کر لحاف اوڑھتے ہوئے کہتی بہت تھک گئی ہوں۔اب مجھے ڈسٹرب کوئی نہ کرے۔میں نے بہت سارا سونا ہے۔

سیرت اسکا ماتھا چوم کر لائٹ بند کر کے باہر نکل جاتی ہے۔دعا کے کب سے رکے ہوئے آنسو نکل پڑتے ہیں۔پتا نہی کب روتے روتے سو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام علیکم۔فاطمہ فون اٹھاتے ہوئے بولتی ہے۔

دوسری طرف فریال ہوتی ہے۔

دعا کیسی ہے۔فریال پوچھتی ہے۔سو رہی آپ کی بہو

فاطمہ مسکرا کر کہتی ہے۔

پلیز اسے فون دیں۔فریال کہتی ہے۔

جی میں دیتی ہوں۔فاطمہ کہتی ہے اور دعا، سیرت کے روم میں جاتی ہے۔

دعا بچے اٹھو۔فاطمہ دعا کو آواز دیتی ہے۔

ماما پلیز سونے دو نہ۔دعا غنودگی میں کہتی ہے۔

تمہاری فری پھوپھو کا فون ہے۔فاطمہ اتنا بولتی ہے دعا جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔فاطمہ اسکو فون دیکر باہر نکل جاتی ہے۔

وہ فون کان کو لگاتی ہے۔علیک سلیک کے بعد فریال اسکا حال پوچھتی ہے۔میں ٹھیک ہوں پھوپھو دعا بجھے ہوئے انداز میں کہتی ہے۔آپ نے گھر میں لگتا کچھ بھی نہی بتایا۔فریال کہتی ہے۔

میں کسی کو دکھ نہی دے سکتی پھوپھو۔میں ایک دو دن میں کر لوں گی بات۔دعا لب کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔اسکی ضرورت نہی بچے۔میں تو بس اب اس کمذات ماریہ سے دیکھنا ایسا کچھ کرواؤں گی۔کہ زین خود اسے اپنی زندگی سے نکالے گا۔اب فریال شاہ ایسا روپ دیکھائے گی۔کہ ماریہ کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔فریال کہتی ہے۔

دعا چپ چاپ انکی سنی جاتی ہے۔۔

آپ بہت ویک ہو گ ئی ہو آپی۔دعا سیرت سے کہتی ہے

اچھا۔مجھے تو نہی لگتا۔سیرت کہتی ہے۔

موحد بھائی ی سے بات ہوتی کیا۔دعا سیرت سے پوچھتی ہے۔

ہاں ہوتی رہتی۔تم بتاؤ تمہارے زین صاحب کیسے۔

کافی کی ئی رکی تھی لگتا جو آنے کا دل ہی نہی کر رہا تھا سیرت اسکو چھیڑتے ہوئے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بہت خیال رکھا کہ اب کسی اور کے خیال کی ضرورت ہی نہی رہی۔دعا تلخی سے کہتی ہے۔

سیرت چونک کر دیکھتی اسکو۔اور اسکے چہرے کی اداسی سے الجھ جاتی ہے۔

موحد کو اسلامک سینٹر جوائی ن ک ئی ے دس دن ہو گے تھے۔آج وہ کلاس لینے کے بعد کی نشست میں جا کر بیٹھ جاتا۔۔مولانا حماد اسکو مسکرا کر دیکھتے ہیں۔پھر باقی سب کو

فارغ کر کے موحد کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

جی بیٹے بہت الجھے ہو۔کونسی گتھی ہے جو سلجھا نہی پا رہے۔مولانا صاحب پوچھتے ہیں۔

سکون نہی ہے لائی ف میں۔نماز قرآن بھی پڑھتا ہوں۔مگر سکون نہی مل رہا کہیں بھی۔موحد مضطرب ہو کر کہتا ہے۔

کسی کا دل تو نہی دکھا چکے۔مولانا صاحب پوچھتے ہیں۔دکھاتا رہتا ہوں جب بات کرتا ہوں۔مگر مجھے دکھ دیتا اسکا رویہ۔وہ ساکن جھیل کیطرح ہے میں اس ساکن جھیل میں پتھر پھینکتا رہتا ہوں۔وہ پھر بھی کوئی ری ایکٹ نہی کرتی۔ہر بار اس سے سرد لہجے میں بات کرتا ہوں۔پھر خود زیادہ بے چین ہو جاتا ہوں۔موحد کرب سے کہتا ہے۔

پیار کرتے ہو اس سے۔مولانا صاحب پوچھتے ہے۔

بہت کرتا ہوں۔موحد گہری سانس لیکر کہتا ہے۔

پھر بھی دکھ دیتے ہو۔مولانا صاحب حیرت سے پوچھتے ہیں۔

موحد ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

بیٹا ایک مومن جب کسی غیر کو دکھ دیتا تب مضطرب ہوتا تم تو اپنے کو دے رہے

اور سکون بھی چاہتے ہو۔

دکھ کیوں دیتے ہو۔مولانا صاحب ایک سوال پوچھتے ہے۔

اسکو اپنے بابا جیسا آئی یڈیل چاہئے تھا مجھ جیسا آوارہ نہی۔اس نے نکاح کر لیا مگر میرا خیال رکھتی تھی مگر پیار نہی کرتی تھی۔موحد بولتا ہے۔

کیا اسکا آئی یڈیل رکھنا گناہ تھا۔آپ اگر آئی یڈیل چاہ سکتے ہو وہ کیوں نہی۔اس نے صرف رائے دی تو آپکی انا کو ٹھیس لگ گئی۔مولانا صاحب کہتے ہے۔

موحد سر جھکا لیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا بیوی ہے آپکی۔ایک بار اسکا ہاتھ تھامو۔دنیا میں وہ پھر آپ سے زیادہ کسی سے پیار نہی کرے گی۔

مولانا صاحب بولتے ہے۔۔

نہی میں چاہتا وہ ایک بار کہہ دے مجھے آپکی ضرورت ہے۔میں جاؤں گا اسکے پاس۔موحد کہتا ہے

اپنی انا میں کہیں یہ نہ ہو کہ آپکو مشکلات دیکھنی پڑے۔کیونکہ انا ہمیشہ مشکلات کا در

کھول دیتی ہے۔۔گھر جاؤ اور سوچو پھر فیصلہ کرو۔مولانا صاحب کہتے ہیں۔موحد وہاں سے اٹھ کر آجاتا ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماریہ کو فریال نے اچھا خاصہ ذلیل کیا تھا۔

آج جب زین آتا ماریہ شروع ہو جاتی ہے۔

تمہاری ماما مجھ سے نہی سنبھالی جاتی ماریہ تپ کر بولتی ہے۔

کیا ہوا۔زین حیرت سے پوچھتا ہے۔

یار اتنا تنگ کرتی ہے۔بیچ میں ہی گند ڈال دیتی ہے اور کھانے میں بھی نقص نکالتی ہے۔وہ تپی ہوئی بولتی ہے۔

ماریہ میرا اس میں کیا بس ہے تم میرے پاس نہی بیٹھتی تو مجھے واش روم جانا تھا اتنی آوازیں دی تو میری بیچ میں ہی نکل گ ئی۔فریال بولتی ہے۔

ارے ے تو یہ کام نوکر بھی کر سکتے ہیں۔ماریہ ناگواری سے کہتی ہے۔ارے ے ے زلیخا بی بی سے پکڑ کر مجھے واشروم میں بیٹھایا جاتا کیا۔اور دینو کی بیوی ویسے پریگننٹ

ہے۔اگر اسکو کچھ ہو گیا تو کون ذمہ دار ہو گا۔۔فریال کہتی ہے۔

ارے اور نوکرانی رکھ لیتے ہیں۔ماریہ جلا کر بولتی ہے۔۔ہاں مجھے نوکروں کے سہارے چھوڑ دو۔فریال اتنا کہہ کر رو پڑتی ہے۔زین ہڑ بڑا کر پاس آتا ہے۔

سوری ماما۔پلیز روئیں مت۔۔زین فریال کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں ماریہ۔فون پہ لگی رہتی ہو۔

ماما کا خیال رکھنے آئی ہو۔اور کر کیا رہی ہو۔وہ دعا ایک پل کے لئے بھی ماما کو اکیلا نہی چھوڑتی تھی۔جب ماما سوتی تھی تو وہ گھر کا کام کرتی تھی۔

زین سخت لہجے میں بولتا ہے۔۔

واااؤ۔۔تو تمہیں اب وہ دو ٹکے کی دعا یاد آ رہی ہے۔

ایسا کرو اسکو لے آؤ۔میں چلی جاتی ہوں۔ماریہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔زین سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔فریال پیچھے موڑتی اپنی وہیل چیئر۔اور مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

سیرت فائزہ آفندی کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوتی ہے۔

کیا ہوا بچے فائزہ آفندی اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھتی۔

دادو بہت بے سکونی ہے۔میں نے اس دن جو باتیں آپ سے کی تھی وہ موحد نے سن لی تھی بہت ہرٹ ہوئے۔انہوں نے میری وجہ سے یہ ملک تک چھوڑ دیا ایک اذیت میں جی رہی ہوں تب سے۔سیرت کرب سے بولتی ہے۔

زرنین سب سن لیتی ہے۔وہ اندر داخل ہوتی ہے۔تو تمہاری وجہ سے میرا بیٹا گھر سے بے گھر ہو گیا ہے۔میں نے اسکو بہت دکھ دیئے مگر اب اسکی زندگی میں تمہیں نہی آنے دوں گی۔زرنین اتنا کہہ کر باہر نکل جاتی ہے۔

سیرت پیچھے بھاگتی ہے۔آنٹی پلیز میری بات سن لیں۔۔سیرت گڑگڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا سنو۔اور سننا باقی ہے۔زرنین چلا کر بولتی ہے۔فاطمہ اور ہارون بھی زرنین کے چلانے کی آواز سن کر آجاتے ہیں۔

وہ انکو سب بتاتی ہے۔ہارون اور فاطمہ سر جھکائے سیرت کو دیکھتے ہیں۔پھر فاطمہ پاس آتی ہے اور سیرت کا بازو پکڑ کر پوچھتی ہے کیا یہ سب سچ ہے

سیرت سر جھکا لیتی ہے۔فاطمہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور سیرت کے گالوں پر ایک زوردار تھپڑ پڑتا ہے۔سیرت بے یقینی سے فاطمہ کو دیکھتی ہے۔ہارون سر جھکائے صوفے پہ بیٹھا ہوتا ہے۔سیرت بھاگتے ہوئے ہارون کے پاس آتی اور اسکے قدموں میں بیٹھ جاتی ہے۔بابا پلیز ایم سوری۔میں نے وہ سب جو کہا نادانی میں کہا۔وہ روتے ہوئے بولتی ہے۔

میں نے رشتہ طے کرنے سے پہلے پوچھا تھا آپ سے پھر ہاں کیوں بولا جب وہ آپکا آئیڈیل نہی تھا۔

کسی کے جذبات سے کھیلنا تو نہی سکھایا تھا۔

اور کسی کو خود سے کمتر سمجھو یہ تو نہی سکھایا تھا۔کیا آپ جانتی تھی کہ وہ بہت برا انسان ہے۔ہو سکتا تھا وہ آپ کے بابا سے بھی عظیم ہو۔

ظاہری برا اندر سے بھلا ہو۔اور اگر آپ کو اس میں کوئی کمی نظر آئی تھی تو اتنا

سوچ لیتی آپ کے بابا کبھی غلط لڑکا نہی چن سکتا۔ یا پھر اسکا ہاتھ تھام کر ایک بار اسکو صراط مستقیم کے راستے پہ کھڑا کر دیتی۔ وہ آپکو دیوانوں کیطرح چاہتا تھا۔ چل پڑتا جہاں لیکر جاتی۔ میں نے اس ٹوٹے بکھرے انسان کو اپنی بیٹی اس لئے دی تھی کہ میری بیٹی اسکے وجود کے زخم بھرے گی۔ مگر آپ نے تو اسکے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔ ہارون بولتے بولتے ہانپ جاتا۔

پھر تھکے ہوئے قدموں سے وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ فاطمہ اسکے پاس آتی اور کہتی ہے آج مجھے شرم آرہی کہ میں آپ کی تربیت اچھی طرح سے نہی کر پائی ی۔ فاطمہ بھی ہارون کے پیچھے چلی جاتی ہے۔

سیرت لاؤنج میں بیٹھی روتی رہ جاتی ہے۔۔

شام کو کچھ مہمان آتے ہیں۔ تو وہ جب آکر اپنا مدعا بیان کرتے ہیں تو سب شاکڈ ہو جاتے ہیں۔

خاتون آکر کہتی ہے۔ میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی سیرت بہت پسند آئی ی ہے۔ تو ہم

اسکے رشتے کے لئے آئی یں ہیں۔۔سب شاکڈ ہو جاتے ہیں۔۔

پھر ہارون بولتا ہے۔سیرت شادی شدہ ہے۔۔

ارے۔اپنی بیٹی سے پوچھ لو۔ہو سکتا اسکے کہنے پہ ہی رشتہ آیا ہو۔زرنین زہر اگلتی ہے۔

کیسی باتیں کر رہی آپ زرنین۔جانتی ہو نہ میری بیٹی ایسی نہی ہے۔فاطمہ تڑپ کر کہتی ہے۔

اچھا۔مگر جیسا آئی یڈیل چاہتی تھی ویسا ہی لگ رہا لڑکا سننے میں۔زرنین طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس زرنین ایک لفظ اور برداشت نہی کروں گی۔فاطمہ تیز لہجے میں بولتی۔پھر مہمانوں کیطرف متوجہ ہو کر کہتی پلیز آپ جائیے۔ہمیں رشتہ نہی کرنا۔

مہمان اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

زرنین سیرت کو بازو سے پکڑ کر کھینچتی ہے اور کہتی ہے میرے بیٹے کی زندگی میں میں تمہیں نہی رہنے دوں گی۔سیرت اپنا بازو چھڑوا کر دوڑتی ہوئی اپنے روم میں چلی جاتی ہے۔اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔دعا دروازہ

کھٹکا کھٹکا کر باہر اس کو آوازیں دئی یے جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

زرنین کا فون آرہا ہوتا ہے۔موحد میٹنگ میں ہوتا ہے تو اٹھا نہی پاتا ہے۔فارغ ہونے کے بعد وہ کال بیک کرتا ہے۔تو زرنین فون اٹھاتے ہی پھٹ پڑتی ہے۔

کدھر تھے فون کب سے کر کر کے مر رہی ہوں۔۔

کیا ہوا اماما سب ٹھیک تو ہے نہ۔موحد پوچھتا ہے۔

کچھ ٹھیک نہی ہے۔تمہاری بیوی کا رشتہ آیا ہے۔

زرنین تلخ لہجے سے کہتی ہے۔

کیسی باتیں کر رہی آپ۔موحد ناگواری سے ٹوکتا زرنین کو۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔وہ لڑکا زرنین کو پسند کرتا ہے رشتہ بھیجا اس نے۔زرنین غصے سے کہتی ہے۔

ماما تو کیا ہوا نہی جانتا ہو گا وہ آدمی کہ سیرت کا نکاح ہوا ہے۔موحد کہتا ہے۔

ہو سکتا تمہاری منکوحہ کے کہنے پہ ہی رشتہ آیا ہو اور لڑکا ہے بھی دیندار۔زرنین کہتی ہے۔

بس کرے ماما۔سیرت کسی غیر مرد سے پیار تو دور ہے بات بھی نہی کرتی۔اور پلیز ایسے بہتان مت لگائے۔موحد کہتا ہے۔

اچھا اور جو تمہارے ساتھ کیا اس نے۔اُور تم نے ملک چھوڑ دیا۔زرنین تڑخ کر پوچھتی ہے۔

ماما وہ معاملہ اور ہے۔اور پلیز آپ سیرت کے لئے بغض مت رکھے۔موحد کہہ کر فون بند کر دیتا ہے۔۔

فریال بیگم۔پتا نہی کیا لڑکی ہے اتنا رعب جماتی ہے۔

زلیخا کہتی فریال سے۔

ایک مدد کرو میری اسکو یہاں سے نکالنے میں پھر فریال اسکو پلان بتاتی ہے۔کہ اسکا کہنا نہ ماننا اگنور کرنا۔۔زلیخا سر ہلاتی ہوئی ی مزید پلان سنتی ہے۔

زلیخا جاؤ کھانا بناؤ۔ماریہ رعب دار انداز میں حکم دیتی ہے۔مگر زلیخا سنی ان سنی کر دیتی ہے۔

ماریہ بڑھک اٹھتی ہے چلا چلا کر بولنے لگ جاتی ہے۔

شور کی آواز سن کر زین تیزی سے نیچے آتا ہے۔

تم نے میری بات مانی کیوں نہی۔ماریہ چلا کر بولتی ہے۔بیٹیا۔۔مجھے سنائی ی نہی دیا ہو گا۔زلیخا جلدی سے کہتی ہے۔تمہارے کانوں میں تیزاب ڈال کر صاف کرتی ہوں۔ماریہ نفرت بھرے لہجے میں کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماریہ۔یہ کیسے بات کر رہی ہو تم۔زین سرد لہجے میں کہتا ہے۔

یہ نوکر ایسی زبان ہی سمجھتے ہیں۔ماریہ غصے سے بولتی ہے۔

بسسسسس۔زین چلا کر بولتا ہے۔

زلیخا بی بی ہمارے لئے ہماری دوسری ماں ہے۔اُور تم انکو ماں نہی سمجھ سکتی مگر کتنی بزرگ ہیں وہ اسطرح بات کرتے شرم آنی چاہیے تھی۔اور ہمارے یہاں ہمارے سرونٹس سے بھی ایسے بات نہی کی جاتی۔موحد ناگواری سے کہتا ہے۔

ماریہ پاؤں پٹخ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔

.....

ماریہ فریال کو کھانا ڈال کے دیتی ہے۔فریال کھانا کھا کر سو جاتی ہے۔

ماریہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔اور فون پہ لگی ہوتی ہے۔زین اسکے روم کے سامنے آکر ٹھٹھک کر رک جاتا ہے وہ اپنی ماں کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ماما میرا تو بس نہی چل رہا اس بڑھیا کو کسی طرح مار دوں اتنا ستاتی ہے۔ کبھی کچھ کھانا ہوتا ہے کبھی کچھ۔ایک پل کے لئے مجھے پاس سے ہٹنے نہی دیتی۔ادھر سے اسکی ماں کہتی ہے تو اب کیسے ہٹنے دیا۔بس ماما تین چار گولیاں دیکر سلا کر آئی ہوں میرا تو دل کر رہا تھا کہ زہر دے دوں۔

ماریہ زہریلے انداز میں کہتی ہے۔

زین سے مزید سنا نہی جاتا ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔اور وارڈروب سے اسکے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھتا ہے۔

یہ کیا کر رہے ہو زین۔ماریہ پاس آکر پوچھتی ہے۔

زین اسکے کپڑے اٹیچی کیس میں رکھتا ایک ہاتھ میں اٹیچی پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اسکا بازو گھسیٹتے ہوئے باہر لیکر آتا ہے۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔وہ دھاڑ کر بولتا ہے۔

لیکن کیوں۔ماریہ تپ کر کہتی ہے۔۔

کیوں کے جو لڑکی میری ماں کے خلاف دل میں زہر رکھتی ہے اور نیند کی گولیاں دیکر سلاتی ہے۔اور جس کا دل کرتا ہے کہ وہ میری ماں کو زہر دے دیں وہ کسی دن سچ میں زہر دے دیں گی تو پھر کیا کروں گا میں۔۔۔وہ چلا کر بولتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین وہ سب بس غصے میں نکل گیا۔میں آنٹی کی بہت عزت کرتی ہوں۔ماریہ جلدی سے بولتی ہے۔۔

تم کسی کی عزت نہی کر سکتی ہو۔دعا ٹھیک کہتی ہے کہ تم ایک تھرڈ کلاس لڑکی ہو۔زین نفرت بھرے لہجے میں کہتا ہے۔۔

تم جا سکتی ہو شکر کرو میں تمہیں پولیس کے حوالے نہی کر رہا ہوں۔زین موڑ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

۔۔ماریہ تھکے تھکے انداز میں چلتی ہوئی ی وہاں سے نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت روتے روتے موحد کا فون ملاتی ہے۔

ادھر سے موحد فون اٹھاتا ہے

پلیز موحد واپس آجائی یں۔مجھے آپ کی بہت ضرورت ہے۔سیرت موحد کے فون اٹھاتے بولتی ہے۔

پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موحد اسکے رونے سے بے چین ہو جاتا ہے۔

روئی یں مت سیرت۔میں جلد آرہا ہوں۔۔موحد تڑپ کر کہتا ہے۔۔۔۔موحد فون رکھتے ہی اپنے پی اے کو کل کی فلائی ٹ کی ٹیکٹ لینے کا کہتا ہے اور خود پیکنگ شروع کرنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب شام کی چائے پی رہے ہوتے ہیں تو سامنے دروازے سے موحد کو داخل ہوتے

دیکھ کر سب بہت خوش ہوتے ہیں۔وہ سب سے ملنے کے بعد کہتا چلیں کھانا لگوائی یں میں سیرت سے مل کر آتا ہوں۔

تم سیرت سے ملنے نہی جاؤ گے۔زرنین غصے سے کہتی ہے۔ماما کیا ہو گیا ہے آپکو۔موحد پریشان ہو کر کہتا ہے۔

ٹھیک ہے جاؤ۔آج تک سنی کب میری۔اور پھر میں نے بھی تمہیں دیا کیا جو تم میری مانو گے۔زرنین پھٹ پڑتی۔وہ شاکڈ ہو جاتا زرنین کے رویے سے۔

کیسی باتیں کر رہی آپ۔مجھے گناہگار مت کریں۔۔پھر وہ مڑتا ہے تو سیڑھیوں پہ کھڑی سیرت کو ایک نظر دیکھتا اور پھر نظر پھیر کر وہاں سے چلے جاتا ہے۔۔

یہ بکواس کرنے کی کیا ضرورت تھی۔مامون زرنین پہ غصہ کرتا ہے۔وہ میرا بیٹا ہے میں کسی ایسی ویسی لڑکی کو اپنے بیٹے کی زندگی میں نہی آنے دوں گی۔وہ سیرت کو نفرت سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

۔۔۔۔سیرت تیزی سے اپنے روم میں چلی جاتی ہے اور زمین پر بیٹھ کر سسک سسک کر رو پڑتی ہے۔۔

ماما۔۔دعا کے چلانے کی آواز آتی ہے۔سب ہڑ بڑا کر دیکھتے ہیں۔

کیاہوا۔فاطمہ پوچھتی ہے۔

ماما۔وہ دعا سے بولا نہی جاتا ہے۔

دعا بچے کیاہوا ہے۔فاطمہ اسکو جھنجھوڑ کر کہتی ہے۔

ماما سیرت آپی بے ہوش پڑی ہیں زمین پر دعا بمشکل بولتی ہے۔

سب سیرت کے روم کیطرف بھاگتے ہے۔

سب سے آگے موحد ہوتا ہے۔

وہ روم میں داخل ہوتا ہے تو سیرت کو اسطرح دیکھ کر اسکو لگتا اسکی جان نکل گ ئ ی

ہے۔۔

موحد جلدی سے سیرت کی طرف بڑھتا ہے۔اور اسکو سیدھا کرتا ہے اسکا زرد چہرہ موحد کو تڑپا دیتا۔وہ جلدی سے بازوؤں میں اٹھائے بھاگتا ہے۔

وہ ہاسپیٹل پہنچتا ہے تو سامنے ہی ہارون کھڑا ہوتا۔ہارون اپنی لاڈلی کو اسطرح دیکھتا اسکو لگتا اس کا دل پھٹ جائے گا۔اسکو جلدی سے ٹریٹمنٹ کے لئے ہارون ڈاکٹرز کے ساتھ لیکر جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمرجنسی وارڈ کے باہر کھڑے سب کی جان سولی پر لٹکی تھی۔ہارون تھکے تھکے قدموں سے باہر آتا ہتھیار تو موحد جلدی سے آگے بڑھ کر سیرت کا پوچھتا ہے۔

اسکا نروس بریک ڈاون ہوا ہے۔ہارون کانپتے ہوئے لہجے سے کہتا ہے۔سب شاکڈ ہو جاتے ہیں۔

دعا ایک جھٹکے سے اٹھتی ہے اور موحد کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

کیا قصور تھا انکا۔صرف اتنا کہ انکا آئیڈیل بابا جیسا تھا۔کسی غیر کو تو دل میں نہی بسایا

تھا۔آپ نے پیار کیا تھا ان سے کیا کبھی انہوں نے کہا کہ وہ آپ سے پیار کرتی ہے۔

اگر عورت کسی کو اپنا آئی یڈیل سمجھتی ہے تو بڑی ٹھیس لگتی آپ مردوں کو مگر خود آپ کتنی لڑکیوں کو بانہوں میں لیتے ہو۔وہ آپ سے نفرت کرتی تھی کیوں کے آپ انکے نزدیک ایک فلرٹ تھے۔کوئی بھی شریف لڑکی نفرت ہی کرتی ہے۔مگر پھر جب انکو آپکی محرومیوں کا پتا لگا تو دل نرم پڑا۔محبت نہی تھی تو نفرت بھی نہی تھی۔مگر آپکو چاہیے تھا کہ محبت کرتے بنا شرط کے۔

جب کسی سے محبت ہوتی ہے نہ تو بنا شرط کے ہوتی ہے۔مگر آپ نے لین دین کی محبت کر لی۔

بیوی تھی آپکی۔ایک بار محبت دیتے وہ سو بار جان نثار کرتی۔آپکی امیج جو بنی تھی آپکو چاہیے تھا اپنی اچھی امیج دیکھاتے مگر آپ نے تو انا کا مس ئی لہ بنا لیا۔آپ نے کیا شادی سے پہلے شرط رکھی تھی محبت کرے گی تو نبھاؤں گا۔۔

اور آج جب لوٹے ہو تو چہرے پہ سنت نبوی اور دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ صراط مستقیم پر چل پڑے ہو آپ۔مگر صراط مستقیم پر چل کر یہ یاد ہے ماں کی نافرمانی نہی کرنی۔اور بیوی مرتی تو مرے۔کیا اسلام صرف ماں باپ کے حقوق کا ہی بتاتا ہے۔بیوی کا کیا۔

نہی اسلام سچ کا ساتھ دینے کو کہتا ہے۔آج جب آپی کو ضرورت تھی آپکی تو آپ جس ماں کو کچھ سمجھتے نہی تھے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ہلانکہ چاہی ئے یہ تھا انکو کہتے ماما میں آپکی بھی بہت عزت کرتا ہوں نہ آپکو چھوڑ سکتا نہ اپنی بیوی کو۔مگر آپ اتنے پرہیز گار بن چکے کہ ماں کے سامنے اپنی پاکباز بیوی کا دفاع نہی کر سکے۔۔دعا کی آواز بیٹھ بولتے ہوئے۔۔

پھر وہ ہارون کیطرف مڑتی ہے۔بابا کیا غلط کیا تھا آپکی بیٹی نے۔اپنے بابا جیسا ھمسفر چاہنا غلط ہے کیا۔آپ نے ایک بار کہا تھا۔جو باپ اپنی بیٹی کو شہزادیوں کی طرح رکھتا ہے۔تو وہ بیٹی اپنا ھمسفر اپنے بابا جیسا چاہتی ہے۔

بابا آپ نے اپنی بیٹی کو یہ کہہ دیا کہ وہ شرمندہ ہو گے اپنی تربیت پر۔مگر یہ نہی دیکھ پائے۔آپکی بیٹی پچھلے دو مہینوں سے پل پل مر رہی تھی۔کیونکہ اس سے شوہر کی نافرمانی ہو گ ئی انجانے میں۔مگر وہ اس پر شرمندہ بھی ہوئی ی۔اپنے شوہر سے معافی مانگنے بھی گ ئی۔وہ نہی مانا۔فون پر بھی اپنی اس غلطی کی معافی مانگتے رہی۔

بیوی شوہر سے روٹھے تو فرشتے لعنت کرتے ہیں۔مگر شوہر بلاوجہ بیوی کو اذیت دے اس پر لعنت کا کیوں نہی بتاتے آپ لوگوں کو۔۔

آپ نے اپنی بیٹیوں کو بتایا شوہر کا بہت رتبہ۔ شوہر سے محبت فرض ہے۔ مگر یہ کیوں نہی بتایا کہ وہ بھی انسان ہے ان پر ظلم ہو گا تو وہ چپ چاپ نہ سہیں۔ اور انکا بھی حق ہے شوہر سے عزت مان لینے کا۔ بابا آپ نے یہ تو بتایا کہ خدا کے بعد اگر کسی کو سجدے کا حکم ہوتا تو شوہر ہوتا وہ۔ مگر یہ کیوں نہی بتایا کہ صرف حکم ہوتا اس سے شوہر خدا نہی بن جاتا۔ آپ نے بیٹیوں کو سکھایا شوہر روٹھے تو فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ مگر یہ کیوں نہی بتایا کہ بلاوجہ روٹھے تو نہی کرتے۔

آپ کی بیٹی اپنے شوہر کی ناراضگی سے روز روتی کہ اس پر لعنتیں پر رہی ہے۔

بابا صراط مستقیم پر چلتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ مگر بیویوں کے حقوق کیا ہے وہ کیوں نہی بتاتے۔ بے انصافی کیا ہے وہ کیوں نہی بتاتے۔ شوہر کی نافرمانی گناہ ہے یہ تو بتاتے ہو مگر بیوی کے کردار کی حفاظت فرض ہے وہ کیوں نہی بتاتے۔

کیوں کہ آپ ایک مرد ہیں۔

آپ نے ماما کو ٹھکرایا تھا یہ کہہ کر کہ آپ کسی سے پیار کرتے ہیں۔ پھر اس لڑکی نے ٹھکرایا تو ماما کے پاس آگے انہوں نے آپکا ہاتھ تھام لیا بنا شکوہ ک ئی یے۔

اگر ماما نے یہی کیا ہوتا تو کیا آپ ماما کا ہاتھ تھامتے۔ کبھی بھی نہی کیوں کہ آپ مرد منافق ہیں۔

دعا چلا کر بولتی ہے۔

فاطمہ ایک زوردار تھپڑ مارتی ہے۔بس کرو دعا کس لہجے میں بات کر رہی ہو بابا ہے تمہارے۔۔فاطمہ سرد انداز میں کہتی ہے۔

وووواہ۔کیا بات ہے۔ہمیں یاد کرواتے رہتے ہیں کہ یہ باپ ہے۔تو فرض ہے ہمارا انکی عزت کرنا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر ھمارا دفاع کرنا بھی انکا فرض ہے۔مگر یہ تو بہت دنوں سے ماتم کر رہے کہ انکی تربیت اچھی نہی۔انکو اپنی بے انصافی نظر نہی آتی۔

انکو اپنی بیٹی کا حوصلہ بننا تھا مگر آپ تو حوصلہ شکن بن گے۔

اور لگا دیں مجھ پہ فتوی میں ماں باپ کی نافرمان ہوں۔ہاں ہوں۔کر لیں جسے جو کرنا ہے۔

میں تو بہت گناہگار ہوں ایک اور گناہ سہی۔

مگر آپ سب کی طرح منافق نہی ہوں۔وہ چلا کر بولتی ہے۔

پھر وہ زین کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

اب چاہے تو آپ مجھے چھوڑ سکتے۔کیوں کہ میری لمبی زبان کے جوہر دیکھ چکے ہیں۔اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلی جاتی ہے۔

زین اسکے پیچھے جاتا ہے۔

رو کو۔۔تم جانتی ہو انکی حالت پھر انکو اتنا سنا کر آگ ئی ہو۔زرا سا خیال رکھ لیتی ہے۔زین ناگواری سے کہتا ہے۔

تم تو مجھ سے بات نہ ہی کرو۔اور یہ دکھ والے بات تم کر رہے ہو۔میرے اندر درد اور زہر تم نے بھرا ہے۔

اور میرے ماں باپ کا بہت خیال ہے تمہیں۔سچ میں کیا۔۔۔

جب اپنی محبوبہ کے ساتھ مل کر مجھ سے پیار کا ناٹک کر کے شادی کر کے طلاق دینے کا

پلان بنایا تھا تب میرے ماں باپ کا خیال نہی آیا تھا۔

اور اب یہ ناٹک مت کرو میرے ساتھ۔ سخت زہر لگتے ہو مجھے۔ تم۔ وہ تڑخ کر بولتی ہے۔

زین غصے سے اسکو دیکھتا ہے۔ پھر بولتا ہے تم انتہائی بد تمیز ہو۔

ہاں ہوں بد تمیز۔ جاہل۔ نافرمان۔ مگر منافق تو نہی ہوں تم مردوں جیسی۔ دعا نفرت سے کہتی ہے۔ اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔

تو زین لب بھینچ کر مڑتا ہے تو موحد کو اپنی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے پاتا ہے تو شاکڈ ہو جاتا ہے۔۔

مجھے یقین نہی ہو رہا تم اتنے گر سکتے ہو۔ موحد تلخ لہجے میں کہتا ہے۔

اور خود اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ زین طنزیہ انداز میں کہتا ہے۔

میں نے غلطی کی ہے مانتا ہوں میں۔ مگر تم نے تو گناہ کیا ہے۔ دعا جیسی لڑکی جو اپنے بابا کے لئے جان دے سکتی تھی۔ اس کو اپنے بابا کے سامنے کھڑا کر دیا۔ جو لڑکی اتنی صاف دل تھی سراپا محبت تھی اسکے اندر زہر بھر دیا۔ اور وہ اپنا دکھ چھپا کر جی رہی آج

بھی وہ اپنے ماں باپ کو کچھ نہی بتا پائی ی۔اور تمہیں کسی کی نظروں میں گرنے سے بچانے کے ل ئی ے طلاق مانگ کر اس نے تمہارا راستہ بنا دیا اور تم طلاق اسکو دو گے مگر قصوروار بھی وہی ٹھرے گی۔موحد کہتا ہے۔

زین غصے سے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت کو ہوش آگیا ہے۔ڈاکٹر باہر آکر کہتا ہے۔

سب شکر ادا کرتے ہیں۔موحد اندر جانے لگتا ہے تو ہارون روک لیتا ہے۔آپ نہی جائی یں گے۔میری بیٹی چاہے گی تو بلواؤں گا۔ہارون سپاٹ لہجے سے کہتا ہے۔

فاطمہ چونک کے دیکھتی ہے۔یہ کیا کر رہے آپ۔فاطمہ جلدی سے کہتی ہے۔

میں جو کر رہا ہوں سہی کر رہا ہوں۔اب میری بیٹی فیصلہ کرے گی کہ وہ موحد کا ہاتھ تھامنا چاہتی ہے یا نہی۔اتنا کہہ کر وہ اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۔۔سیرت کے پاس آکر اسکا ماتھا چومتا ہارون۔

سیرت کی آنکھیں نم ہو جاتی ہے۔

ایم سوری بیٹا۔ہارون بولتا ہے۔

بابا ایسے مت کہیں۔پلیز۔سیرت تڑپ کر کہتی ہے۔

نہی بچے مجھے آپ کا ساتھ دینا چاہی ئے تھا۔مگر میں اپنی بیٹی کی زراسی بھول کو جو کہ بھول بھی نہی تھی۔اس پر ناراض ہو گیا۔اور اسکے کردار پر انگلیاں اٹھائی گ ئی چپ رہا میں۔

میں سمجھتا رہا کہ لوگ طعن کرتے ہیں چپ رہو۔مگر میں بھول گیا کہ ظلم سہنے والا بھی ظالم ہوتا ہے۔آج میری بیٹی دعا نے مجھے صراط مستقیم کا سہی مطلب بتایا۔کہ انصاف صراط مستقیم کا لازمی جز ہے۔مگر میں فاطمہ کے ساتھ بے انصافی کرتا بھی رہا اور گھر سے باہر لوگوں کو تبلیغ کرتا رہا۔۔میں نے اپنی بچیوں کو یہ تو سکھایا کہ لوگوں سے محبت سے پیش آؤ۔مگر یہ نہی بتایا کہ اپنے اوپر ظلم ہو تو اپنا دفاع کرو۔ہارون بولتے بولتے رو پڑتا ہے۔پھر دروازے میں چپ چاپ کھڑی دعا کو کہتا ہے۔بیٹا ادھر آؤ۔۔

دعا پاس آتی ہے تو ہارون اس سے بھی معافی مانگتا۔تو دعا ہارون کے سینے کے ساتھ لگ کر رو پڑتی ہے۔

ایم سوری بابا۔دعا روتے ہوئے بولتی ہے۔

مجھے آپ سے ایسے بات نہی کرنی چاہی ئے تھی۔

نہی بچہ آپ اگر آج یہ بات نہ کرتی تو مجھے احساس ہی نہ ہوتا کہ میں صراط مستقیم پر ٹھیک سے نہی چل رہا۔۔آج مجھے فخر ہے کہ میری بیٹی نے حق کی بات کی ہے۔

دعا ہارون کے سینے سے لگی روئے جاتی ہے۔

بابا موحد نہی آئے کیا۔سیرت جھجکتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی لایا تھا ہاسپیٹل۔ابھی بھی باہر بیٹھا ہے۔ملنا چاہتا ہے آپ سے مگر میں نے کہہ دیا میری بیٹی کے گنہگار ہو وہ کہے گی ملنا تو ملنے دوں گا ورنہ نہی۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔۔سیرت پریشان ہو کر دیکھتی ہے۔بابا وہ پھر ناراض ہو کر چلیں جائی یں گے۔سیرت جلدی سے بولتی ہے۔

ہاں تو جاتا ہے تو جائی ے۔ہارون کہتا ہے۔

بابا۔۔میں نے انہیں ہرٹ کیا تھا۔

سیرت کہتی ہے۔

آپ نے انجانے میں ہرٹ کیا تھا وہ تو جان بوجھ کر ہرٹ ک ئی ے جارہا تھا۔بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا۔محبت کرو اس سے فرمانبرداری کرو۔اگر وہ تمہیں تکلیف پہنچاتا ہے تو اسے سمجھاؤ اگر نہی سمجھتا تو اندر ہی اندر درد مت چھپاؤ۔اور بے انصافی کر رہا تو مت سہو۔ہارون کہتا ہے۔

نہی بابا انہوں نے کبھی مجھ سے کچھ نہی کہا۔بس ناراض تھے۔دکھی تھے۔انہوں نے کبھی مجھ سے اونچی آواز میں بھی بات نہی کی۔بس آج جب انہوں نے زرنین آنٹی کے کہنے پہ مجھ سے رخ موڑا مجھے بہت درد ہوا۔مجھے لگا تھا وہ کہے گے میری بیوی ہے وہ ماما اور اسکا کردار بہت مضبوط ہے۔

مگر بابا انہوں نے جب رخ موڑا مجھے لگا کہ میں مر گ ئی ہوں۔مگر اب سوچتی ہوں کہ ماں ہے انکی نافرمانی کیسے کر سکتے تھے۔سیرت کرب سے کہتی ہے۔

ماں کے سامنے بیوی اگر سچی ہو تو اسکا ساتھ دینا ماں کی نافرمانی نہی ہوتی۔بلکہ ایمو شنل بلیک میل کر کے بیٹے کو اسکی بیوی سے دور کرنے والے ماں باپ نہ صرف خود ظالم ہوتے۔بلکہ انکی فرمانبرداری میں بیوی کو تنہا چھوڑنے والا انکا بیٹا بھی ظالم ہوتا ہے۔ماں

باپ کے الگ حقوق ہے۔ کبھی مرد کو بیوی کی باتوں میں آکر انکے حقوق کی کوتاہی نہی کرنی چاہیے۔اور بیوی کے الگ حقوق ہیں۔تو مرد کو ماں باپ کی فضول ڈیمانڈ کو مانتے ہوئے بیوی کے حقوق پامال نہی کرنے چاہیے۔۔

اب میری بیٹی کو اس نے درد دیا ہے۔تو میری بیٹی کے درد کو ختم کرے گا تو میں اپنی بیٹی دوں گا۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔

موحد باہر کھڑا سب سن چکا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اب ٹوٹے دل کی دوا کرنی ہے۔۔اور اسکو ماں کو بھی راضی رکھنا تھا اور بیوی کو بھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر پریشان تھا کہ کیسے کرے گا انصاف۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موحد کو اندر آتے دیکھ کر زرنین اسکی طرف بڑھتی ہے۔مل آئے اس بے وفا" بے مروت لڑکی سے۔وہ تنک کر پوچھتی ہے۔

مجھے لگا تھا آپ بدل گ ئی ہیں اب پہلے والی زرنین نہی رہی جو کسی کو دکھ دے۔اور مجھے لگا آپ پوچھیں گی کہ سیرت کیسی ہے۔شرمندہ ہوں گی۔

مگر غلط تھا میں آپ کو آج بھی سیرت سے نفرت ہے آپ نے اسے اپنی بہو بنا تو لیا مگر قبول نہی کیا۔

موحد کرب سے کہتا ہے۔

تو تم اس لڑکی کی خاطر مجھ سے لڑو گے۔سوچا تو میں نے بھی یہی تھا تم سدھر چکے ہو۔ماں کی عزت کرنے لگ پڑے ہو۔زرنین غصے سے بولتی ہے۔

واؤ ؤ ؤ۔ماما۔میں نے دین کا راستہ چنا تو آپ نے ماں کا مقام سمجھانا شروع کر دیا۔کیا میں صرف اس لئے آپکی مانو کیوں کے آپ میری ماں ہیں۔وہ حیرت سے پوچھتا ہے۔۔

مگر ایک بات بتائی یں اسلام تو بیوی کے حقوق بھی بتاتا ہے۔انصاف اور برابری کا حکم دیتا ہے۔

اگر میں اپنی بیوی کے کہنے پر آپکو نہی چھوڑ سکتا تو آپ کے بغض کیوجہ سے اپنی بیوی کو بھی نہی چھوڑ سکتا۔آپ مجھ سے ناتا توڑ لیں۔میں آپ سے ناتا نہی توڑوں گا۔اور اب آپ کے کہنے پر بھی سیرت کو نہی چھوڑوں گا۔وہ حتمی انداز میں کہتا ہے۔

تو تم اس لڑکی کیوجہ سے ماں سے بحث کر رہے ہو یہ گناہ نہی۔زرنین تپ کر کہتی ہے۔

میں بحث نہی کر رہا اپنی بیوی کا دفاع کر رہا ہوں۔

موحد کہتا ہے۔

اس لڑکی کا کسی اور کے ساتھ افیئر تھا۔زرنین بولتی ہے۔

بس ماما۔کسی پاکباز لڑکی پر تہمت لگاتے آپکو خوف نہی آتا کیا۔اور بیوی ہے میری۔اور اسکا کردار بہت مضبوط ہے۔موحد غصے سے کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔باہر سے آتی ہوئی دعا انکی باتیں سن کر لب بھینچ لیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اندر داخل ہوتی ہے۔مامون تپا بیٹھا ہوتا ہے۔

ماما یہ عورت کبھی نہی سدھر سکتی۔اور میں آج تک سدھار نہی سکا۔مامون بے بسی سے کہتا ہے۔

چاچو آپکو سدھارنا نہی آیا۔۔

آپ نے انکو سدھارا نہی ان سے صرف بحث کی ہے۔اور اب انکو ایک شاک کی ضرورت ہے بس۔

اور ہو سکتا وہ شاک انکو سدھار دے۔دعا انکو کہتی ہے۔کیا مطلب۔مامون پوچھتا ہے۔

ایک پلان ہے۔دعا کہتی ہے۔

کیسا پلان مامون حیرت سے کہتا ہے۔

دعا بتاتی ہے۔۔

تو مامون مسکرا دیتا ہے۔۔۔اور فائزہ آفندی بھی ڈن بول دیتی ہے۔۔

سیرت گھر آچکی تھی۔۔

موحد ہارون کے پاس آتا ہے۔

بڑے بابا۔میں سیرت سے مل سکتا ہوں کیا۔موحد التجائی یہ انداز میں کہتا ہے۔

اپنی ماں سے اجازت لے لو۔پھر مل لینا۔ہارون کہتا ہے

بڑے بابا سیرت میری بیوی ہے اور اس سے ملنے کے لئے مجھے آپکی اجازت کی بھی ضرورت نہی۔وہ کہہ کر جھٹکے سے اٹھ کر سیرت کے روم میں چلا

جاتا ہے۔ سیرت بیڈ پہ نیم دراز ہوتی ہے۔۔۔وہ موحد کو اندر آتے دیکھ کر ہڑ بڑا کر اٹھنے لگتی ہے۔

پلیز لیٹی رہیں۔ موحد جلدی سے کہتا ہے۔

پھر اسکے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے۔

کیسی ہو۔ موحد اسکا ہاتھ تھام کر پوچھتا ہے۔

وہ نظریں جھکا لیتی ہے۔۔پھر بولتی ہے۔اب ٹھیک ہوں۔

موحد اسکے معنی خیز جملے سے چونک کر دیکھتا اسکو۔ پھر مسکرا دیتا ہے۔۔پھر وہ ہولے ہولے سے اس سے کچھ پوچھتا جاتا۔وہ بھی ہولے سے جواب دئی یے جاتی ہے۔

اچانک باتیں کرتے کرتے باہر شور سے چونک جاتے ہے۔

اور موحد تیزی سے باہر جاتا ہے۔تو مامون اور زرنین لڑ رہے ہوتے ہیں۔۔

تم جیسی بد دماغ عورت سے میں کیسے گزارا کرتا ہوں مجھے ہی پتا ہے۔۔مامون زرنین سے کہتا ہے۔

ہاں بری تو میں ہی ہوں۔تم تو دودھ کے دھلے ہو۔زرنین تڑخ کر کہتی ہے۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو کوسنے میں لگے ہوتے ہیں باقی سب حیران پریشان کھڑے ہوتے ہیں۔

موحد جلدی سے آگے بڑھتا ہے۔اور ہاتھ جوڑ کر چپ کرواتا ہے۔

اب تو فیصلہ ہو گا۔مامون کہہ کر باہر چلا جاتا ہے۔

زرنین رونے لگ جاتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریال پھوپھو کو بخار ہو رہا ہے۔میری آج بات ہوئی ی ان سے بہت رو رہی تھی۔سیرت کہتی ہے۔دعا چونک کر دیکھتی ہے۔

دعا آپ میری فکر چھوڑ دو آپ پھوپھو پاس جاؤ۔سیرت کہتی ہے۔دعا سر ہلا کر ہاں کہتی ہے۔

سب باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔انکا فیملی وکیل اندر آتا ہے۔تو سب حیرانگی سے دیکھتے ہیں۔یہ کاغذات لایا تھا۔مامون سر کو دے دیتا ہے گا۔

کیسے پیپر ہیں یہ۔ہارون پوچھتا ہے۔

لائی یں انکل مجھے دے دیں میں چاچو کو دے دوں گی دعا جلدی سے کہتی ہے۔۔

جی سائی ن کروانے تھے۔وکیل جلدی سے کہتا ہے۔

لو چاچو آگ ئے ہیں۔دعا کہتی ہے۔۔

مامون جلدی سے پیپر زپہ سائی ن کرتا ہے۔۔

وکیل چلا جاتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

توہارون پیپر ز کے متعلق پوچھتا ہے۔۔کہ کس چیز کے پیپر ز تھے۔۔

زرنین کو ڈائی یوورس دے رہا ہوں۔مامون اطمینان سے کہتا۔توہارون''فاطمہ اور سیرت شاکڈ ہو جاتے ہیں۔

اور زرنین دروازے کے پاس کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے طلاق دے رہے ہو وہ چلا کر بولتی ہے۔

ہاں دے رہا ہوں۔مزید تمہیں برداشت نہی کر سکتا۔مامون تپ کر کہتا ہے۔

ماما دیکھ رہے آپ طلاق دے رہا ہے مجھے۔زرنین فائزہ آفندی کو چیخ کر کہتی ہے۔

میں نے ہی مامون کو حکم دیا یہ سب کرنے کا۔

فائزہ بھی اطمینان سے بولتی ہے۔ارسلان آفندی حیرت سے انکو دیکھتے۔۔پھر کہتے

ایسے کیسے کر سکتی آپ۔

کیونکہ ماں ہوں میں۔فائزہ کہتی ہے۔

تم نے اپنی ماں کے کہنے پہ طلاق دینے کا فیصلہ کر لیا۔زرنین چیخ کر بولتی ہے۔

ہاں تم جیسے چاہتی ہو کہ تمہارا بیٹا تمہاری مانے ویسے میری ماں نے چاہا تو کیا غلط ہے۔

اتنے سالوں سے برداشت کر رہا ہوں تمہیں۔مگر اب اپنی زندگی سے نکالوں گا تاکہ

سیرت اور موحد ایک ہو سکیں۔

زرنین مامون پر چلانے لگ جاتی ہے۔

مامون ہاتھ اٹھانے لگتا ہے سیرت مامون کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔

چاچوایک بار بھی نہی سوچا کہ اتنے سالوں کی رفاقت ہے آپکی۔اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ زرنین آنٹی کو طلاق دے دیں گے تو موحد اور میں ایک ہو جائی یں گے۔۔

کسی کی زندگی تباہ کر کے آپ نے سوچا بھی کیسے میں اور موحد سکون سے رہ پائی یں گے۔

اور آپ نے ایک پل کے لئی ے بھی موحد کا سوچا ان پر کیا بیتے گی۔سیرت بولتی جاتی ہے۔۔اور روتی ہوئی ی زرنین کو صوفے پہ بیٹھاتی ہے۔

موحد اور زین بھی تیزی سے اندر داخل ہوتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موحد جلدی سے آگے بڑھ کر زرنین کو گلے لگالیتا ہے۔

کیا کر رہے ہو آپ۔مجھے دعانے سب بتایا۔اوہ گاڈ۔۔

یہ سوچا بھی کیسے آپ نے۔

بیٹے تمہارے اور سیرت کی خوشی کے لئی ے۔مامون کہتا ہے۔

بابا۔آپ دونوں کی زندگی تباہ ہو جائی ے گی اور آپ ہمارے گھر بسانے کا سوچ رہے۔آپ سمجھتے ہیں ماما کو اکیلا چھوڑ دوں گا۔موحد تڑپ کر کہتا ہے۔

مامون زرنین کو دیکھتا ہے۔۔پھر کہتا ہے۔۔۔دیکھ رہی ہو ان دونوں کو تمہارے ل ئی ے لڑ رہے ہیں۔

تمہیں صرف اپنی جی حضوری کرنے والے چاہ ئی ے۔

کاش کہ زری تم سمجھ سکتی کتنا درد دیتا ہے مجھے تمہارا ہر ایک کے ل ئی ے نفرت بھرا انداز۔

بہت بار سوچا چھوڑ دوں تمہیں۔ مگر ہر بار مجھے موحد کے ل ئی ے رکنا پڑتا تھا۔جانتی ہو تم سے ہمیشہ مجھ سے زیادہ پیار کرتا رہا وہ۔مگر تم نے صرف اسکو دکھ دئی یے۔آج اسکے جینے کی وجہ صرف سیرت ہے تم اس سے وہ بھی چھیننا چاہتی ہو۔۔

وہ جینا چاہتا تم اسے مارنا چاہتی ہو۔مامون اتنا کہہ کر چپ ہو جاتا ہے۔

زرنین پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔

پلیز مجھے معاف کر دو وہ موحد اور سیرت کے آگے ہاتھ جوڑ دیتی ہے۔

نہی آنٹی ایسا مت کہیں۔سیرت زرنین کے ہاتھ تھام کر کہتی ہے۔۔۔زرنین ان دونوں کو گلے لگا لیتی ہے۔۔۔

مامون مسکرا کر زرنین کو دیکھتا ہے۔۔

پھر اسکے پاس آجاتا ہے۔۔

میں نے یہ سب تمہیں احساس دلانے کیلئے کیا۔اور وہ پیپرز میرے فارم ہاؤس کے ہیں۔جو کہ میں تمہارے نام کر چکا ہوں۔مامون اطمینان سے کہتا ہے۔

مطلب تم نے طلاق نہی دی مجھے۔زرنین کہتی ہے۔

جی میری جان۔نہی دی۔تمہیں چھوڑ کر میں نے کہاں جانا ہے۔مامون مسکرا کر کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ دعا کا پلان تھا۔اور میں اور ماما ساتھ دے رہے تھے۔مامون بتاتا ہے۔

آپ سب نہ ڈراموں میں کام کرلو۔زرنین چڑ کر بولتی ہے۔۔۔سب ہنس پڑتے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رک جاؤ۔۔میں ساتھ چل رہی ہوں آپکے۔دعازین سے کہتی ہے۔۔

پھر وہ اندر آکر بتاتی ہے۔اور بیگ لینے اوپر چلی جاتی ہے۔موحد اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔

کیوں جا رہی ہو آپ۔زین نے اتنا برا کیا پھر بھی۔

موحد کہتا ہے۔دعا چونک کر دیکھتی ہے۔پھر پوچھتی ہے۔آپکو کیسے پتا۔

میں نے ہاسپیٹل میں سب سن لیا تھا۔موحد کہتا ہے۔

میں زین کے لئے نہی پھوپھو کے لئے جا رہی ہوں۔میرے سے انکی بے بسی دیکھی نہی جاتی ہے۔دعا کہتی ہے۔۔

موحد لب بھینچ کر رہ جاتا ہے۔

دعا جاتے ہوئے مڑتی ہے۔پھر موحد سے کہتی ہے۔آپ سے کچھ مانگ سکتی ہوں کیا

موحد بھائی ی۔

ہاں شیور گڑیا۔موحد کہتا ہے۔

کسی کو کچھ مت بتائی یے گا۔اور آپی کو خاص طور پر۔وہ ٹینشن بہت لیتی ہیں۔اور ماما بابا کے چہرے پہ بہت دنوں کے بعد سکون دیکھا ہے۔انکو ابھی نہی بتا سکتی۔دعا نم لہجے سے کہہ کر تیزی سے باہر نکل جاتی ہے۔

موحد کا دل بھر آتا اسکے دکھ کا سوچ کر۔۔

پورے راستے ایک لفظ بھی نہی بولتی ہے دعا۔

زین بار بار اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھتا ہے۔

گھر کے پاس آکر وہ ہارن بجاتا ہے۔دعا چونک کر سیدھی ہوتی ہے۔پھر وہ گاڑی کو پورچ میں لگاتا ہے۔تو دعا اتر جاتی گاڑی سے۔اور چوکیدار آکر سلام کرتا۔دعا مسکرا کر اسکا حال چال پوچھتی۔پھر اندر داخل ہوتی تو دینو کی بیوی اور زلیخا بیٹھی ہوتی۔وہ دونوں کے گلے ملتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر وہ فریال کے کمرے میں جاتی ہے۔تو فریال چونک کر اٹھتی ہے۔پھر سامنے دعا کو دیکھ کر چہرہ کھل اٹھتا فریال کا۔دعا فریال کے سینے کے ساتھ لگ جاتی ہے۔دونوں رو رہی ہوتی ہے۔فریال تو بار بار اسکا منہ چومے جاتی ہے۔

زین اطمینان کا سانس لیتا ہے۔۔۔

زین کھانے کی ٹیبل پر آتا ہے۔دعا اور فریال پہلے ہی وہاں موجود ہوتی ہیں۔وہ آکر بیٹھ

جاتا ہے۔دعا فریال کو پیار سے کھانا کھلا رہی ہوتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد دعا فریال کو لیکر روم میں چلی جاتی ہے۔

دینو کی بیوی کچن میں برتن دھو رہی ہوتی ہے زین پاس کھڑا چائے بنا رہا ہوتا ہے۔دعا اپنے دھیان میں اندر آتی ہے تو دینو کی بیوی کو چونک کر دیکھتی ہے۔جائی یں آپ آرام کر لیں۔میں کر لیتی ہوں۔دعا کہتی ہے۔نہی دعا آپی کر لوں گی۔جاؤ نہ آپ۔۔اور ہاں دودھ گرم کر کے میں بھیجتی ہوں۔وہ پی کر سونا۔دعا پیار سے کہتی ہے۔نہی آپی میں کر لیتی ہوں۔

ثریا جائی یں آپ۔میں اتنا سا کام کرنے سے مر نہی جاؤں گی۔دعا کہتی ہے۔

تو مجھے بھی چائے بنا دو۔۔تمہارے ہاتھ کی چائے سے سر درد غائب ہو جاتی ہے۔زین کہتا ہے۔

دعا اسکی آواز سے ڈر کر مڑتی ہے۔پھر بنا کچھ کہے ہاتھ دھو کر پاس آتی اور ساس پین پکڑ کر چائے بنانے لگ جاتی ہے۔وہ حیرت سے دیکھتا ہے۔

واؤ۔ مجھ سے ناراض نہی ہوا سکا مطلب۔زین کہتا ہے۔

میں آپ سے ناراض کیوں ہوں گی۔ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔اور میں یہاں پھو پھو کیوجہ سے ہوں۔اور میرا آپ کا طلاق ہونا ہے۔۔دعا سپاٹ چہرے سے کہتی ہے۔

زین لب بھینچ کر اسکو دیکھتا ہے۔

یہ چائے خود ہی پی لینا۔مجھے نہی پینی۔وہ کہہ کر غصے سے چلے جاتا ہے۔۔

دعا چائے بنا کر اسکے روم میں دینے آجاتی ہے۔

زین فاتحانہ نظروں سے دیکھتا ہے۔پھر کہتا ہے مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی۔کیوں کہ تمہیں میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے۔۔

میں یہاں صرف اسلئے آئی کہ چائے ضائع ہوتی اسلئے دینے چلی آئی۔دعا کہتی ہے۔

وہ ایک جھٹکے سے اسکو اپنے قریب کر لیتا ہے۔تم میں اتنا غرور کیوں ہے۔اور نہی پینی چائے مجھے۔

اور وہ غصے سے چائے پکڑ کر اٹھا کر بے دھیانی میں مارتا ہے۔چائے دعا کہ پاؤں پہ گرتی ہے۔

دعا کی ہلکی سی چیخ نکلتی ہے۔وہ مڑ کر دیکھتا ہے تو تڑپ کر اسکے پاس آتا ہے۔

ایم سوری۔وہ جلدی سے اسکے پاس آکر بولتا ہے۔وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر اٹھ کر باہر آجاتی ہے۔

زین جلدی سے اسکے پیچھے آتا ہے۔۔۔۔۔

وہ کچن میں جا کر برف نکالتی ہے۔اور اسکے انگوٹھے پہ چوٹ بھی آئی ہوتی ہے۔زین فرسٹ ایڈ باکس لیکر آتا ہے اور اسکے برنال لگاتا ہے اور انگوٹھے پر بینڈیج کرتا ہے۔وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔فرحان شاہ اندر آکر سلام لیتے ہیں۔

فریال بہت خوش ہوتی ہے۔فرحان تھوڑی دیر بیٹھ کر روم میں چلے جاتے ہیں۔

رات کو وہ دوسرے روم میں جا کر سو جاتے ہیں۔

اگلے دن بھی آفس کا کام گھر میں ہی لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔فریال فرحان کے پاس آجاتی ہے۔

اتنے عرصے بعد گھر آئے ہو اور کام ہی کئے جا رہے ہو۔فریال فرحان سے کہتی ہے۔

ہاں تو کون سنبھالے بزنس تمہارا بیٹا تو میڈیکل کی فیلڈ میں چلا گیا۔اور مجھے ہی سنبھالنا ہے۔فرحان ناگواری سے بولتے ہیں۔

وہ آپ کا بھی تو بیٹا ہے آپ نے ہمیشہ اسکے ساتھ سختی کی اور اس لئے ضد میں کرتا ہے۔فریال بے بسی سے کہتی ہے۔

ضد میں نہی کرتا مجھ سے ضد میں کرتا ہے۔مجھے نیچا دیکھانے کے لئے کرتا ہے۔فرحان تپ کر کہتے ہیں۔

ہاں کرتا ہوں نیچا دیکھانے کیلئے۔جو کرنا کرے۔

زین تپانے والے انداز میں کہتا ہے۔

دیکھا کیسے بات کرتا اپنے باپ سے۔فرحان غصے سے کہتے ہیں۔

ارے واؤ۔ابھی تو میں صرف ماما کا بیٹا تھا۔آپ میرے باپ کیسے بن گے۔زین فرحان کو مزید تپاتا ہے

فرحان غصے سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔۔

زین مسکراتے ہوئے بیٹھ جاتا فریال کے پاس۔۔

کیوں ستاتے ہو انہیں۔فریال جھنجھلا کر کہتی ہے۔

ماما آپ کے شوہر کی توپوں کا رخ ہمیشہ میری طرف ھوتا ہے۔آج میری چھٹی تھی۔تو اس سے پہلے وہ میرا دن خراب کرتے۔میں نے انکا موڈ خراب کر دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین مزے سے بولتا ہے۔

فریال سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

پھوپھو چلے آپ اندر۔آپکو پتا تو ہے۔یہ کیسا ہے۔دعانا گواری سے کہتی ہے۔۔اور دعا فریال کو لیکر وہاں سے چلی جاتی ہے۔وہ غصے سے بل کھا کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ دعا خود کو سمجھتی کیا ہے۔بہت غرور ہے اس میں۔وہ جھلا کر سوچتا ہے۔۔

پھر وہ اندر چلا جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا فرحان کے پاس آتی ہے

انکل کیا میں بیٹھ سکتی ہوں یہاں۔دعا فرحان سے پوچھتی ہے۔

جی بیٹھے فرحان کہتا ہے۔۔

انکل ایک بات کرنی تھی۔دعا کہتی ہے۔

کیا بات۔۔۔فرحان حیرت سے پوچھتا ہے۔

پھوپھو آپ کے اور زین کے رویے سے بہت ہرٹ ہوئی ی ہیں۔وہ جب سے اسطرح پیرالائی زد ہوئی ی ہیں بہت سوچتی ہیں۔میں ایک ڈاکٹر ہوں۔میں جانتی ان کو کوئی ی میڈیسن ٹھیک نہی کر سکتی مگر آپ دونوں کی توجہ ٹھیک کر سکتی ہے۔

انکل آپ دونوں کی برسوں کی رفاقت ہے۔مگر کیا آپ نے بزنس سے ہٹ کر پھوپھو کے بارے میں سوچا۔

انکل ھم عورتیں صرف عزت توجہ چاہتی ہیں۔۔دعا کہتی ہے۔

تو آپ چاہتی میں فریال کے آس پاس رہوں اپنا بزنس چھوڑ کر۔فرحان ناگواری سے کہتا ہے۔

میں نے یہ کب کہا کہ آپ بزنس چھوڑیں۔اپنے بزنس شفٹ کر لیں۔یا پھر اگر کچھ دنوں کے لئے آپ رہنے آتے تو جو بزنس کا کام کرنا ہوتا وہ بھی انکے پاس بیٹھ کر کر سکتے ہیں ساتھ ساتھ گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔دعا کہتی ہے۔

انکل آپ دونوں صرف ساتھی نہی دکھ سکھ کے ساتھی ہیں۔ایک دوسرے سے دکھ سکھ شئیر کریں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا مزید کہتی ہے۔

فرحان حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتے ہیں۔پھر مسکرا پڑتے ہیں۔

ویسے تو میرا بیٹا گدھا ہے مگر لڑکی اس نے سہی چنی ہے۔بہت اچھی تربیت کی ہے ہارون بھائی صاحب نے تمہاری۔فرحان کہتے ہیں۔

دعا مسکراتے ہوئے چلی جاتی ہے وہاں سے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

بڑے بابا۔ سیرت کو باہر لیکر جا سکتا ہوں۔ موحد ہارون سے پوچھتا ہے۔ بیٹا جی بیوی ہے آپکی۔ اسی سے پوچھو جانا کہ نہی۔ ہارون مسکرا کر کہتے ہیں۔

اوووہ۔ تھینک یو بڑے بابا۔ اسکو تو میں منا ہی لوں گا۔ موحد کہتا ہوا سیرت کے روم کیطرف بڑھ جاتا ہے۔۔

بیگم صاحبہ۔۔ کیا آج آپ اپنے شوہر نامراد کے ساتھ رات کے کھانے کیلئے جانا پسند فرمائیں گی۔

موحد اندر داخل ہو کر کہتا ہے۔ سیرت بے اختیار کھلکھلا کر ھس پڑتی ہے۔

موحد مبہوت سا ہو کر اسے دیکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔

ماشاءاللہ۔ چشم بتور۔۔ موحد آنکھیں گھما کر کہتا ہے۔

سیرت پھر سے کھلکھلا کر ہس پڑتی ہے۔

پھر کہتی ہے۔ شوہر نامراد نہی نامدار ہوتا ہے۔

اور چشم بتور نہی۔ چشم بددور ہوتا ہے۔

ہیییں۔ تو کیا ہوا۔ آپ تو سمجھ گئی نہ۔ موحد مسکرا کر کہتا ہے۔

سیرت بھی مسکرا دیتی ہے۔

پھر کہتی ہے۔ڈریس کون سا پہنو شام کو۔

ارے ے ے شام کو کہاں جانا ہے۔موحد کھوئے کھوئے انداز میں کہتا ہے۔

آپ نے ہی تو ڈنر کا کہا۔سیرت کہتی ہے۔

اووہ دھت تیرے کی۔موحد سر پر ہاتھ مار کر کہتا ہے۔

ڈریس کوئی ی بھی پہن لیں۔آپ پر ہر ڈریس جچ جاتا ہے۔موحد محبت سے اسکو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیرت اسکی نظروں سے گھبرا کر رخ موڑ لیتی ہے۔موحد مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعازین کے روم میں آتی ہے۔زین نہا کر نکلا ہوتا ہے۔

اس نے صرف تولیہ باندھا ہوتا ہے۔دعا ہڑبڑا کر چہرہ پھیر لیتی ہے۔زین مسکرا کر اسکی طرف بڑھتا ہے۔

اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر گھما کر اپنی طرف رخ کرتا۔دعا گھبرا کر اسکے حصار سے نکلتی ہے۔

زین مسکرا کر اسکے اور قریب آجاتا ہے۔

دعا پیچھے ہٹتی جاتی ہے۔اور دیوار کے ساتھ لگ جاتی ہے۔زین اسکے قریب آکر دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اسکا راستہ محصور کر لیتا ہے۔

مم۔مج۔مجھے۔۔ ککک۔کوئی ی بات کرنی تھی آپ سے دعا ہڑ بڑا کر بولتی ہے۔

ہاں تو بولو نہ۔زین اپنے رخسار کو اسکے رخسار کے ساتھ مس کرتے ہوئے بولتا ہے۔

دعا اسکی قربت سے اپنا وجود دہکتا محسوس کرتی ہے۔پھر اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پہ رکھ کر اسکو دھکیلتے ہوئے وہاں سے بھاگتی ہوئی ی نکل جاتی ہے۔

زین گنگناتے ہوئے شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر تیار ہونے لگ جاتا ہے۔

زین تیار ہو کر باہر نکل کر آتا ہے۔اور دعا کو آواز دیکر روکتا ہے۔تمہیں کچھ کہنا تھا نا۔وہ دعا سے کہتا ہے۔

تو شام کو ڈنر پہ چلتے ہیں اور وہاں کر لینا بات۔۔زین کہتا ہے۔

مجھے نہی جانا کہیں بھی۔دعا کہتی ہے۔

مگر مجھے لیکر جانا ہے تمہیں۔زین ضدی انداز میں کہتا ہے

دعا غصے سے دیکھتی ہے اسے۔۔

دیکھو۔کچھ نہی کہوں گا۔۔ورنہ گھر میں بہت تنگ کروں گا۔زین مزے سے بولتا ہے۔

دعا پیر پٹخ کر چلی جاتی ہے وہاں سے۔

پھر رات کو وہ منہ ہاتھ دھو کر زین کو کہتی چلو چلیں۔زین مسکرا کر اسکو دیکھتا ہے۔پھر دونوں باہر نکل جاتے ہیں۔

وہ ریسٹورنٹ میں پہنچتے ہیں تو سامنے ہی سیرت اور موحد بیٹھے ہوتے ہیں۔سیرت اور دعا ایک دوسرے کے گلے لگ جاتی ہے۔

موحد زین کو کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ایسے مت دیکھو۔۔زین موحد کے گلے لگتے ہوئے کہتا ہے۔پھر دعا کو کہتا ہے۔یار انکی

پہلی ڈیٹ ہے۔آؤ ہم چلتے ہیں کیوں کباب میں ہڈی بننا ہے۔

پھر دعا کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا سا آگے ٹیبل ہوتا اسپر چلا جاتا ہے۔

ہاں تمہیں کچھ کہنا تھا۔زین دعا سے کہتا تھا۔

جی۔مجھے آپ کے اور فرحان انکل کے بارے میں بات کرنی تھی۔آپ دونوں کے اختلافات کی وجہ سے پھوپھو بہت پریشان تھی۔

ارے یار میرے ماما کے جو شوہر ہے نہ یہ خود پنگا لیتے ہیں۔زین اکتائے انداز میں کہتا ہے

بابا ہیں آپکے۔دعا ٹوکتے ہوئے کہتی ہے۔

ہوں گے۔زین اطمینان سے کہتا ہے۔

ہوں گے نہی۔وہ آپکے بابا ہیں۔دعا چڑ کر کہتی ہے

تو پھر کیا کروں میں۔انکی خاطر میڈیکل فیلڈ چھوڑ دوں۔وہ پھر مجھے اپنا بیٹا تسلیم کریں گے۔زین چڑ کر کہتا ہے۔

یہ کب کہا کہ آپ اپنی میڈیکل فیلڈ چھوڑو۔کچھ وقت انکے ساتھ بیٹھ کر انکے بزنس کا پوچھیں۔انٹرسٹ دیکھائیں اپنے فیملی بزنس میں۔۔دعا کہتی ہے۔

تو اتنے سے خوش ہو جائیں گے کیا۔زین کہتا ہے۔

ہاں ہو جائیں گے۔باپ ہیں وہ آپکے۔اور اختلاف ضرور کرتے مگر نفرت نہی کرتے۔دعا کہتی ہے۔

ٹھیک ہے ایسا ہی کروں گا۔صرف ماما کی خاطر۔

مگر انہوں نے مجھے کچھ کہا تو پھر میری زبان مت روکنا۔زین کہتا ہے۔

دعا گہرا سانس لیکر رہ جاتی ہے۔۔

سیرت اور موحد ہولے ہولے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

موحد بل پے کر کے آتا تو دونوں باہر نکل آتے ہیں۔

دونوں ریسٹورنٹ کے گارڈن میں ننگے پاؤں چل رہے ہوتے ہیں۔موحد نے سیرت کا ہاتھ تھاما ہوتا ہے۔

موحد چلتے چلتے رک جاتا ہے۔وہاں گلاب کا پودا لگا ہوتا ہے۔وہ وہاں سے ایک گلاب توڑ کر گھٹنوں پہ بیٹھ جاتا ہے۔

آئی لو یو سیرت۔موحد اسکی طرف گلاب بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔سیرت کے چہرے پہ حیا کے رنگ آجاتے ہیں۔وہ مسکرا کر گلاب پکڑ لیتی ہے۔

موحد اٹھ کر اسکا ہاتھ تھام کر گاڑی کیطرف بڑھ جاتا ہے۔۔

کیا تھا اگر لو یو ٹو بول دیتی۔موحد جھنجھلا کر سوچتا ہے۔

پھر وہ گھر پہنچ جاتے ہیں۔تو دونوں اندر بڑھ جاتے ہیں۔لاؤنج میں کوئی بھی نہی ہوتا ہے۔

موحد سیڑھیاں چڑھنے لگتا ہے۔

سن ئی ے۔سیرت اسکو پکارتے ہے۔

موحد اسکے پاس آتا ہے۔جی۔سیرت کچھ چاہیے کیا۔

موحد پوچھتا ہے۔

سیرت اسکے قریب آکر اپنے لب اسکے رخسار پر رکھ دیتی ہے۔اور پھر ہولے سے

بولتی ہے۔۔لو یو ٹو موحد۔۔

موحد کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

سیرت مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے جاتی ہے۔

موحد کھویا کھویا روم میں جاتا ہے۔

پھر سرشار ہو کر بیڈ پر گر جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین فرحان کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے۔فرحان حیرت سے دیکھتے جب وہ بزنس کا پوچھتا ہے۔

پھر وہ اسکو بتاتے ہیں تو وہ بھی غور سے سنتا ہے۔

اور تمہاری جاب کیسی جا رہی ہے۔فرحان پوچھتا ہے۔

زین بھی انکو بتاتا۔تو وہ کہتے ہیں ہاسپیٹل کے ل ئے زمین دیکھ لینا۔زین آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔زین فرحان کا ماتھا چھوتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان صاحب مسکرا دیتے ہیں۔

زین بھی مسکرا پڑتا ہے۔فریال ان دونوں کو اسطرح مسکراتے دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے۔

اور انکے پاس چلی آتی ہے۔دعا فریال کو چھوڑ کر جانے لگتی ہے تو فرحان آواز دیکر روک لیتے ہیں۔

دعا بچے ادھر آئیں۔

دعا پاس آتی ہے تو فرحان اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولتے۔سدا خوش رہو۔

دعا اٹھ کر چلی جاتی ہے تو زین اسکے پیچھے چلا جاتا ہے۔

فرحان کب سے فریال کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

وہ بہت چپ تھی جب سے ہارون کا فون آیا تھا کہ وہ کل آرہیں ہیں۔کہ موحد سیرت کے ساتھ ساتھ زین دعا کے دن رکھنے ہیں۔تو کل سب ادھر آئیں گے۔اور دن رکھ

کر بچوں کو سرپرائی ز کریں گے۔

فری کیا بات ہے۔فرحان فریال سے پوچھتے ہیں۔۔

تمہیں خوش ہونا چاہیے تم گم صم ہو۔فرحان کہتے ہیں۔۔

فریال ان کو سب بتاتی جو زین نے کیا۔تو فرحان شاکڈ ہو جاتے ہیں۔

مجھے یقین نہی آرہا اتنا گر سکتا زین۔

ارے وہ بچی کا حوصلہ دیکھو۔پھر بھی وہ یہاں ہیں۔فرحان دکھ بھرے انداز سے کہتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا اب زین کے ساتھ نہی رہنا چاہتی تو اب یہ دن رکھنے آرہے مجھے سمجھ نہی آرہی

دعا جب سب کچھ بتائی ے گی تو ہارون بھائی ی پہ کیا بیتے گی۔

فریال کہہ کر رو پڑتی ہے۔

اگلے دن ہارون وغیرہ سب آجاتے ہیں۔چائے پانی کے بعد گپ شپ لگا رہے ہوتے ہیں کہ ہارون اچانک کہتا ہے۔سو۔۔یہاں جمع ہونے کی وجہ بتانے لگا ہوں۔میری

دونوں بیٹیوں کی رخصتی کے دن رکھنے ہیں۔تو بچوں بتاؤ خود ہی کیا دن رکھے جائیں۔موحد اور دعا شاکڈ ہو جاتے ہیں۔سیرت کے چہرے پہ حیا کے رنگ آجاتے ہیں۔زین بھی خوش ہوتا ہے۔

میں ہنڈیاں دیکھ کے آتی ہوں۔دعا کہہ کر اٹھ کر چلی جاتی ہے۔سیرت بھی اسکے پیچھے چلی جاتی ہے۔۔پھر وہ لوگ اگلے مہینے کی پندرہ رکھ لیتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد سب چلے جاتے ہیں۔

موحد سبکو کہتا ہے۔کہ آپ چلو میں آتا ہوں۔۔

پھر وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اندر آتا ہے۔۔

کیوں نہی بتایا آپ نے پھوپھو سب کچھ جو آپ کے بیٹے نے کیا ہے۔موحد تپ کر بولتا ہے۔

تمہیں کیا تکلیف ہے۔زین موحد پر الٹ جاتا ہے۔

مجھے تکلیف یہ ہے کہ دعا تکلیف میں ہے۔۔

دعا سے میری شادی ہو گی۔اگر دعا کو مجھ سے الگ کیا تم نے تو میں تم دونوں کو الگ کر دوں گا۔زین سرخ آنکھوں سے موحد کو وارن کرتا ہے۔

پھوپھو یہ سب کیا ہے۔پاگل ہے آپکا بیٹا۔آپکو اپنے بیٹے کا پتا تھا پھر بھی آپ دعا کی زندگی کے ساتھ کھیل رہی ہیں۔موحد تپ کر کہتا ہے۔

پلیز موحد بھائی ی۔آپ جائی یں یہاں سے اور پلیز زین سے مت الجھے۔وہ آپکو اور آپی کو الگ کر دے گا۔

اور آج آپ نے دیکھا تھا آپی کی خوشی۔ایسا لگ رہا تھا کہ انکو زندگی مل گ ئی ہے۔آپکو خدا کی قسم ہے آپ اس پہ نہ بولیں گے اور نہ ہی کسی کو کچھ بتائی یں گے۔۔دعا کہہ کر روتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

دیکھ رہی آپ۔۔مجھے تو لگ رہا خود غرض ہو گ ئی آپ موحد کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔

زین ہمیں آج دعا کو اسکے گھر چھوڑنے جانا ہے۔فریال زین سے کہتی ہیں۔

کیوں چھوڑنے جانا ہے۔دعا کہیں نہی جائے گی۔زین کہتا ہے۔۔پاگل ہو کیا۔۔اس نے اپنی رخصتی کی تیاریاں نہی کرنی۔فریال ناراضگی سے کہتی ہے۔

ماما ایک دو دن پہلے چلی جائے گی۔میں اسکو دیکھے بنا نہی رہ سکتا۔زین بے قراری سے کہتا ہے۔اسکے ارمان ہے وہ تو پورے کرنے دو اس بیچاری کو۔

فریال اس سے نظریں چڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

او کے ٹھیک ہے۔مگر میری شرط ہے میں روز ملنے جاؤں گا۔ماموں کو بتا دینا بس۔زین مسکرا کر کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین اور فریال دعا کو چھوڑنے آئے ہوتے ہیں۔۔

زین وہاں سے اٹھ کر باہر نکلتا ہے۔تو فریال گھبرا کر ہارون کو کہتی ہے۔بھائی ی مجھے بات کرنی آپ سے۔

یہ میرے ہاتھ جوڑیں ہیں آپ کے آگے مجھے معاف کر دیں۔فریال روتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر وہ سب بتاتی چلی جاتی ہے۔ہارون اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو پھسائے اپنے دل سے اٹھتی ٹھیس کو دبا رہا ہوتا ہے۔

پھر لب بھینچ کر کہتا ہے۔اس قدر درد میں رہی میری بیٹی۔آپ مجھے آج بتا رہی ہیں۔ہارون رو پڑتا ہے۔

دعا اور فاطمہ بھی رو رہے ہوتے ہیں۔

زین واپس اندر آتا تو اسکو کچھ انہونی کا احساس ہوتا ہے۔

ہارون ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے۔پھر اسکا زوردار تھپڑ زین کے منہ پر پڑتا ہے۔

اس قدر نیچ انسان ہو تم۔میرا دل کر رہا ہے تمہیں چیر کر رکھ دوں۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔میری بیٹی لاوارث نہی ہے۔ہارون چلا کر بولتا ہے۔

زین دعا کیطرف بڑھتا ہے۔دعا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔پلیز میں تمہارے بغیر نہی رہ سکتا۔تم مجھے مار لو۔اور کوئی سزا دے دو مگر پلیز ماموں کو سمجھاؤ کہ ہمیں الگ نہ کریں۔تم بھی تو مجھ سے بہت پیار کرتی ہو بتاؤ نہ اپنے بابا کو۔زین دعا کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہتا ہے۔

نہی کرتی پیار۔کیوں کروں پیار۔نہی بھول سکتی جو میرے ساتھ کیا تم نے۔دعا چلا کر بولتی ہے۔

سن لیا۔دفع ہو جاؤ اس سے پہلے میں تمہیں دھکے مار کر نکالوں۔ہارون دھاڑ کر بولتے ہیں۔

دعا روتی ہوئی ی وہاں سے چلی جاتی ہے۔

زین ایک جھٹکے سے مڑتا ہے اور تیزی سے وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موحد فریال کو گھر چھوڑ کر جاتا ہے۔

آگ ئی آپ۔زین دھاڑ کر بولتا ہے۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔مجھ سے میری دعا چھین لی آپ نے۔زین چلا کر بولتا ہے۔فریال سر جھکائے بیٹھی رہتی ہے۔

میں دعا کو لیکر آپ سے سے دور چلا جاؤں گا۔زین دھمکی دیکر اپنے روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔

بابا آپ شادی آگے کر دیں۔سیرت ہارون سے کہتی ہے۔

نہی بابا آپی اور موحد بھائی کی شادی دھوم دھام سے ہو گی اسی تاریخ پہ۔اور پلیز یہ آگے واگے کر کے میرا پلان چوپٹ مت کرو۔پتا بھی ہے کیا کیا سوچا ہے میں نے۔دعا سیرت کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔سیرت اسکے گلے لگ کر رو پڑتی ہے۔۔

ارے دیکھیں بابا ابھی اتنے دن ہیں یہ رو رہی ہیں ابھی سے۔دعا ہارون سے کہتی ہے۔

ایم سوری دعا۔میں آپکے درد کو جان ہی نہی پائی ی۔جس دن آپ پھوپھو کیطرف سے آئی ی تھی۔اس قدر تکلیف میں تھی۔مگر میں اپنا سوگ منا رہی تھی۔سیرت روتے ہوئے کہتی ہے۔

آپی پلیز میں وہ سب بھلانا چاہتی ہوں۔دعا سیرت کا ہاتھ تھام کر کہتی ہے۔ہارون آگے بڑھ کر اپنی دونوں شہزادیوں کو گلے لگا لیتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے سیمپل سی شادی ہو گی سب کچھ ہو گا مہندی''مایوں وغیرہ۔زرنین موحد کے

سیمپل سی شادی کرنا چاہتا ہوں پر چلاتے ہوئے بولتی۔

ماما اسلام میں ان چیزوں کا کوئی ی تصور نہی۔ موحد جھنجھلا کر کہتا ہے۔

میرے بھی ارمان ہیں کہ میں اپنی بہو کے ل ئی ے جوڑا لیکر جاؤں۔ زرنین کہتی ہے۔

تو صرف گھر کے لوگ کر لیں۔ باہر سے کوئی ی نہی آئے گا۔ موحد کہتا ہے۔ پھر سب بھی موحد کی ہاں میں ہاں ملاتے تو زرنین بے دلی سے ہاں کہہ دیتی ہے۔۔

زین دو تین بار معافی مانگنے آتا ہے۔ مگر دعا ملنے سے انکار کر دیتی ہے۔

آج سیرت اور موحد کی مہندی تھی۔

دعا شاکنگ۔ اوریلو کلر کے شرارے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ زین اپنا حلیہ تبدیل کر کے آتا ہے۔

باہر لان میں سارا انتظام کیا تھا اچانک لائی ٹس آف ہو جاتی ہے۔

دعا ٹھٹھک کر رک جاتی ہے۔ کہ اچانک اسکا ہاتھ پکڑ کر کوئی ی کھینچتا ہے اور اسکو دروازے کے پیچھے گھسیٹ لیتا ہے۔

دعا گھبرا جاتی ہے۔ پھر ہولے سے اسکے کان میں زین کی آواز آتی ہے۔ مہندی کی رات مبارک ہو۔ دعا اپنا آپ چھڑوا کر پیچھے ہٹتی ہے۔

میں بابا کو آواز دیتی ہوں۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔ اور میں۔۔۔۔۔۔۔۔ دعا کی بات ادھوری رہ جاتی ہے کیونکہ۔۔۔

زین دعا کو کھینچ کر قریب کر کے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دیتا ہے پھر اپنا رخسار اسکے رخسار سے رگڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت بولتی ہو تم۔ زین کہہ کر اسکو آہستگی سے چھوڑ دیتا ہے۔ دعا ساکت کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔ پھر باہر سے آواز آتی وہ جلدی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔

بارات کا ٹائم ہو جانا ہے۔ دعا آپ سیرت کو لیکر پارلر جاؤ۔۔ فاطمہ دعا سے کہتی ہے۔ دعا سر ہلاتے ہوئے سیرت کو بلوانے چلی جاتی ہے۔

اور عشا کے بعد وہ مکمل تیار ہوتی ہے۔ دعا کو بھی زبردستی تیار کروالیتی سیرت۔۔

سیرت سکن اور ریڈ کلر کے لہنگے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اور دعا نے سکن بھاری کام والی میکسی پہنی تھی۔

وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

دونوں تیار ہو کر میرج ہال میں پہنچ جاتی ہے۔۔

تھوڑے دیر کے بعد بارات آجاتی ہے۔موحد میرون کلر کی شیر وانی میں بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر ہارون دعا کرواتا ہے۔پھر کھانا کھل جاتا ہے۔تو کھانے کے بعد رخصتی ہو جاتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا نکلنے لگتی ہے تو ایک ویٹر سے ٹکرا جاتی ہے سارا کسٹرڈ اس پہ گر جاتا ہے۔وہ جھلا کر ویٹر کو دیکھتی ہے۔وہ جلدی سے کہتا ہے ایم سوری میم۔

اٹس او کے جائی یں آپ۔۔

وہ ویٹر جلدی سے مڑتا ہے تو دعا فاطمہ سے کہتی ہے آپ چلو میں واش کر کے آتی ہوں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویٹر جلدی سے نکلتا ہے اور ایک گاڑی کیطرف بڑھتا ہے۔۔اور اس میں بیٹھ کر کہتا ہے۔سر کام ہو گیا ہے۔۔

آپ گاڑی کو پچھلی طرف لے جائیں دروازہ کھلا ہے اور وہاں سے آپ اس لڑکی کو آسانی سے اٹھا سکتے ہیں۔وہ ویٹر تفصیل سے کہتا ہے اور اتر جاتا ہے۔۔۔

وہ گاڑی پچھلی طرف مڑ جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کھڑی اپنا ڈریس صاف کر رہی ہوتی ہے۔

اچانک پیچھے سے کوئی ی منہ پر ہاتھ رکھتا۔

دوسرے پل دعا کے حواس ساتھ چھوڑ جاتے ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

میرج ہال کے پیچھے گاڑی رکتی اور زین اس سے باہر نکل کر تیزی سے اندر داخل ہوتا ہے۔اور پھر واشروم میں جاتا تو دعا ڈریس صاف کر رہی ہوتی ہے۔زین دبے پاؤں

اسکے پیچھے پہنچ کر کلوروفام لگا رومال اسکے ناک پر رکھتا ہے۔۔دعا بے ہوش ہو جاتی ہے۔زین اسکو بازوؤں میں اٹھائے تیزی سے باہر نکلتا ہے۔دعا کو پیچھے سیٹ پر لٹا دیتا ہے۔اور گاڑی کو تیزی سے وہاں سے نکالتا ہوا لے جاتا ہے۔

پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک عالیشان فارم ہاؤس میں رکتا ہے اور یہ جنگل کے بیچ میں بنا فارم ہاؤس تھا اور اندر سے شیشے کا تھا۔

وہ دعا کو اٹھا کر اندر آتا ہے اور ایک کمرے میں جا کر اسکو بیڈ پہ لٹا دیتا ہے۔پھر محبت سے اس کے حسین چہرے کو دیکھتا ہے۔ریڈ کلر کی لپ اسٹک میں اسکے ہونٹ زور سے ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں۔ہونٹ پہ تل زین کے دل کو بے تاب کر رہا تھا۔

وہ آہستگی سے اسکے ماتھے کو چومتا ہے اور اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔

فاطمہ چلیں۔ہارون پاس آ کر کہتا ہے۔جی وہ دعا کا انتظار کر رہی ہوں۔فاطمہ ہارون کو کہتی ہے۔۔

چلیں گاڑی میں بیٹھے آپ۔میں دعا کو لیکر آتا ہوں۔

ہارون فاطمہ سے کہتا ہے اور پھر وہ اندر چلا جاتا ہے۔

لیڈیز واشروم کے سامنے جا کر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

دعا بچے جلدی کر لیں۔ہارون دعا کو آواز دیتا ہے۔جب اندر سے کوئی ی جواب نہی آتا تو وہ جلدی سے دروازہ دھکیلتا ہے تو واشروم خالی ہوتا ہے ہارون پریشان ہو کر پلٹتا تو دعا کا جھمکا زمین پہ گرا ہوتا ہے۔ہارون کو انہونی کا احساس ہوتا ہے۔

وہ پورا ہوٹل چیک کر لیتا ہے مگر دعا کہی نظر نہی آتی۔وہ تیزی سے باہر نکلتا ہے۔

اور فاطمہ کے پاس آ کر کہتا ہے۔فاطمہ دعا آئی یں کیا باہر۔

نہی تو۔فاطمہ جلدی سے کہتی ہے۔

وہ اندر نہی ہے فاطمہ۔اور اسکا جھمکا گرا تھا وہاں۔

ہارون کپکپاتے لہجے سے کہتا ہے۔

دعا کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ کچھ دیر تک ماؤف دماغ سے چھت کو دیکھے جاتی۔جب اسکے حواس ذرا ٹھیک ہوتے۔تو وہ خود کو ایک کمرے میں پاتی ہے۔وہ گھبرا کر اٹھتی ہے۔اور تیزی سے باہر نکلتی ہے۔

تو سامنے سے آتے زین سے ٹکرا جاتی ہے۔

وہ زین کو دیکھ کر گھبرا جاتی ہے۔۔

میں کدھر ہوں۔وہ گھبرا کر کہتی ہے۔

تم اپنے شوہر کے پاس ہو میری جان۔زین کہتا ہے۔۔

اس قدر نیچے گر گے ہیں۔آپ نے مجھے کڈنیپ کر لیا۔دعا تڑپ کر کہتی ہے۔

ایسا نہی چاہتا تھا میں۔مگر کوئی ی راستہ نہی چھوڑا تھا۔میں تمہارے بنا نہی رہ سکتا تو تمہیں اٹھالایا۔۔

زین مسکرا کر کہتا ہے۔

شرم آنی چاہیے آپکو۔گھر میں سب کتنے پریشان ہونگے۔ڈھونڈتے ہوں گے۔دعا غصے سے کہتی ہے۔

کسی کی پروا نہی مجھے۔زین چلا کر کہتا ہے۔

نفرت کرتی ہوں تم سے۔سخت نفرت۔زہر لگتے ہو۔دعا بھی چلا کر بولتی ہے۔اور پھر زمین پہ بیٹھ کے رونے لگ جاتی ہے۔

زین اسکے پاس بیٹھ جاتا ہے۔

تم نہی جانتی تمہیں کتنا چاہنے لگا ہوں۔شاید پہلے احساس نہی تھا۔مگر جب سے احساس ہوا ہے۔مجھے تمہارے بنا سانس لینا دشوار لگتا ہے۔۔

اتنے دنوں سے تمہیں دیکھا نہی تھا تو مجھے لگتا تھا کہ مر رہا ہوں میں۔زین دعا کے ہاتھ تھام کر دیوانوں کیطرح کہتا ہے۔

دعا اسکی سرخ آنکھوں میں جنونیت دیکھ کے ڈر جاتی ہے۔اسے لگا ہے کہ اگر اس نے اسکو جواب میں محبت نہ دی تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

پوری رات گزر گئی تھی دعا کو ڈھونڈتے ہوئے۔

فاطمہ اور سیرت کا رو رو کر برا حال تھا۔

پولیس کو بھی اطلاع دی تھی۔ مگر کچھ پتا نہی چلا تھا۔

اچانک فون بجتا ہے تو پاس بیٹھا ہارون فون اٹھاتا ہے۔ تو دوسری طرف زین ہوتا ہے۔

ہائے ماموں۔ پریشان مت ہوں۔ دعا میرے پاس ہے۔ آخر رخصت ہو کر

اسکو میرے ساتھ جانا ہی تھا۔

زین مسکرا کر کہتا ہے۔

میں تمہاری جان لے لوں گا زین۔ ہارون غصے سے کہتا ہے۔ سب چونک کر دیکھتے ہیں

ہارون کو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماموں بری بات ہے۔ داماد کو مار دو گے تو بیٹی بیوا ہو جائے گی۔ زین مزے سے کہتا

ہے۔ اور میں کہاں ہوں یہ بھی جاننے میں وقت ضائع مت کرنا۔ اور میرا یہ

نمبر پرائی یویٹ ہے۔ نہی پتا چلے گا کدھر ہوں۔۔ زین کہتا ہے اور فون رکھ دیتا

ہے۔۔۔

ہارون غصے سے فریال اور فرحان کیطرف مڑتا ہے۔

مجھے اگر پتا لگا کہ آپ لوگ اس کے ساتھ شامل تھے تو چھوڑوں گا نہی۔ ہارون ان

دونوں پہ الٹ پڑتا ہے۔

بھائی ی جان کیسی باتیں کر رہے۔۔مجھے دعا بہت عزیز ہے۔فریال تڑپ کر کہتی ہے۔۔

تو پھر اگر وہ واپس آیا تو مجھے آپ نے نہ بتایا تو میرا آپ کا رشتہ ختم ہو گا۔ہارون کہہ کر اٹھ کے چلا جاتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کا رو رو کر برا حال تھا۔زین کھانا لاتا اسکے لئے۔۔

اور زبردستی اسکو کھلاتا ہے۔تو دعا بے بسی سے رو پڑتی ہے۔۔۔

ایسے مت رو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔زین بے بسی سے کہتا ہے۔پلیز مجھے جانے دو نہ۔دعا تڑپ کر کہتی ہے۔

زین ایک جھٹکے سے اٹھ جاتا ہے۔

تم جتنا مرضی رو لو مگر تم مجھ سے جان نہی چھڑوا سکتی۔مجھے قبول کرنے میں جتنا ٹائم لگاؤ گی اتنا اس قید میں رہو گی۔زین غصے سے کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

دعا تڑپ تڑپ کر رو پڑتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت موحد کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔موحد اپنا کام چھوڑ کر اسکو دیکھتا ہے۔پھر ہاتھ پکڑ کر اسکو قریب کر لیتا ہے۔اور اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

زین بھائی ی پتا نہی دعا سے کیا سلوک کر رہے ہوں گے۔سیرت بھیگے لہجے سے کہتی ہے۔۔

میری جان کچھ نہی کرے گا ہم ان شاءاللہ جلد دعا کو لے آئی یں گے۔موحد اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہتا ہے۔

سیرت مطمئن سی ہو کر سر ہلاتی ہے۔

اچھا اب اپنے مسکین سے شوہر کا بھی خیال کر لیں

موحد سیرت کو کہتا ہے۔

سیرت ہلکا سا مسکرا دیتی ہے۔

موحد اسکو اٹھا کر بیڈ پہ لے آتا ہے۔۔

زین کہیں گیا تھا گاڑی لیکر۔تو دعا موقع پا کر وہاں سے نکل کر بھاگ پڑتی ہے۔گارڈ اسکے پیچھے بھاگتے ہے۔۔مگر وہ پتا نہی وہاں سے غائب ہو جاتی ہے اچانک۔۔

زین جب وہاں پہنچتا ہے تو گارڈ کو پریشان اپنی طرف بڑھتے دیکھتا ہے۔وہ پاس آ کر کہتا ہے۔صاحب جی بی بی جی بھاگ گ ئی ہیں۔اور اچانک غائب ہو گ ئی ہے۔زین یہ سنتے ہی پاگلوں کیطرح جنگل کیطرف بھاگتا ہے۔۔

اور اچانک دعا کی چیخ سنائی دیتی ہے۔وہ تیزی سے آواز کیطرف بھاگتا ہے۔تو دعا خوف سے سانپ کو دیکھ کر کانپ رہی ہوتی ہے سانپ اسکی ٹانگ پر ہوتا ہے۔زین تیزی سے آگے بڑھتا ہے سانپ کو اٹھا کر پھینکتا ہے۔اور پھر دعا کو ہاتھ سے پکڑ کر تیزی سے وہاں سے گھسیٹتا ہوا لیکر جاتا ہے۔اور گھر میں لا کر زور سے بیڈ پہ پھینکتا ہے۔۔۔

اگر آئی ندہ باہر قدم رکھا تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔کہ یہ جنگل ہے۔زہریلے اور خونخوار جانور ہے جان جا سکتی تھی تمہاری۔زین غصے سے بولتا ہے۔۔اور وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔

دعا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت نہا کر نکلتی ہے۔۔تو موحد اسکو پیار سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔پھر پیچھے سے آ کر اسکے گرد اپنے بازؤوں کا حصار بنا لیتا ہے۔پھر ہولے سے اپنے ہونٹ اسکے گال پہ رکھ دیتا ہے۔۔سیرت کے چہرے پہ حیا کے رنگ آ جاتے ہیں۔وہ نظریں جھکا لیتی ہے۔۔۔

جان موحد۔آپ ایسے ہماری جان کیوں لے رہی روز۔

موحد ہولے سے اسکے کان میں کہتا ہے۔۔

پلیز موحد باہر سب ویٹ کر رہے ہیں۔سیرت لرزتے ہونٹوں سے کہتی ہے۔۔

تو کرنے دو تمہیں کیا کرنا ہے۔موحد مسکرا کر کہتا ہے۔

پلیز موحد جانے دے نہ۔سیرت جھنجھلا کر کہتی ہے۔موحد مسکرا کر چھوڑ دیتا ہے۔اور نہانے کے لئے گھس جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کھڑکی کے پاس کھڑی وہاں سے کیسے نکلنا یہ سوچ رہی ہوتی ہے۔پھر وہ دل میں کہتی

ہے۔۔یہاں سے صرف زین ہی نکال سکتا تھا۔۔اور اسکے لئے زین کو یہ یقین دلانا تھا کہ اس نے زین کے ساتھ اپنا رشتہ قبول کر لیا ہے۔۔

وہ زین کے روم میں جاتی ہے اور زین اسکو دیکھ کر چونک جاتا ہے۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔وہ کان پکڑ کر کہتی ہے۔زین کو اس کے اسطرح معافی مانگنے پہ بہت پیار آتا ہے۔۔۔اٹس اوکے میری جان۔زین اسکے پاس آکر کہتا ہے۔

ایک بات پوچھوں۔کیا یہاں ۰ سچ میں زہریلے اور خونخوار جانور ہے۔وہ تھوک نگلتی ہوئی کہتی ہے۔

زین مسکرا کر دیکھتا ہے۔ہاں بالکل ہے۔۔

اگر وہ اندر آگے تو۔دعا گھبرا کر پوچھتی ہے۔

نہی آسکتے۔یہاں سپرے کیا ہوتا ہے۔کوئی بھی زہریلہ جانور اگر آیا بھی تو مر جائے گا۔زین کہتا ہے۔

دعا سکون کی سانس لیتی ہے۔

زین اسکے اسطرح سانس لینے سے ہنس پڑتا ہے۔

زین اگلے دن ایک ڈریس لاتا ہے۔اور دعا کو دیکر کہتا ہے۔اگر مجھے قبول کر لو تو تب یہ ڈریس پہن لینا اس دن۔۔۔

دعا پکڑ کر دیکھتی ہے۔۔وائی ٹ کلر کی باربی فراک تھی۔۔اور ساتھ اسکے ڈائی منڈ کا سیٹ تھا۔

واؤ۔۔اس پاگل کی چوائی س کپڑوں میں ہمیشہ اعلی ہوتی ہے۔دعا دل میں سوچتی ہے۔

دعا ڈریس الماری میں رکھ دیتی ہے۔

ابھی دو چار دن بعد پہنو گی ورنہ اسکو شک نہ ہو جائے۔دعا سوچتی ہے۔۔

دعا روز اسکے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی ہے۔زین اسکی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔

ایک دن زین باہر گیا ہوتا ہے۔تو دعا بڑے دل سے تیار ہوتی ہے۔۔

زین آکر روم میں چلا جاتا ہے۔تو دعا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آتی ہے تو زین جب مڑتا تو مبہوت ہو جاتا ہے۔وہ مسمرائی زسا اسکی طرف چلتا ہوا آتا ہے۔

اور آکر بے یقینی سے اسے دیکھتا ہے۔

پھر اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے اور وہ ہاتھ دیتی ہے تو اسکے ہاتھ پہ اپنے ہونٹ رکھ دیتا ہے۔ پھر اسکو اپنے بازؤوں میں اٹھا کر بیڈ پہ بیٹھا دیتا ہے۔ اور دیوانوں کیطرح اسکو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ دعا کو اس ناٹک کے باوجود اپنا دل پسلیوں سے باہر نکلتا محسوس ہوتا ہے۔۔

اسکا دل اسکے دئیے زخم بھی نہی بھول سکتا تھا۔

وہ اسکی قید سے نکلنے کے لئے یہ سب کر رہی تھی۔ مگر اسکی آنکھوں میں درد اتر آتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ وہ اس انسان کو بتانا چاہتی تھی کہ وہ کوئی کھلونا نہی ہے۔ کہ جس طرح مرضی کر لو۔۔ اس نے اسکی عزت تک داؤ پہ لگا دی تھی۔ مگر اب وہ اسکا کھلونا نہی بن سکتی تھی۔۔ کیا پتا کب اسکا اس سے دل بھر جاتا اور پھر اسکو چھوڑ دیتا۔ بس وہ اب اعتبار نہی کر سکتی تھی۔ اب اسکا ساتھ اسکو گھٹن دیتا تھا۔ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کر چکی تھی کیونکہ اسکو اسکی قید سے نکلنا تھا۔۔۔

زین اس کے بعد تو جیسے اور بھی دیوانہ ہو گیا تھا۔

زین باہر سے آتا ہے تو دعا کو روتے دیکھ کر تڑپ کر اسکے پاس آتا ہے۔

کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔زین بے چینی سے پوچھتا ہے۔

نہی کچھ نہی۔دعا جلدی سے کہتی ہے۔

دعا پلیز بتاؤ نہ۔زین کہتا ہے۔

تو دعا زار و قطار رونے لگ جاتی ہے۔مجھے سب لوگ بہت یاد آرہے ہیں۔وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین لب بھینچ لیتا ہے۔پھر کہتا ہے میں لیکر جاؤں گا تمہیں کیوں کہ میں خود سب کو مس کر رہا ہوں۔

سچ میں۔دعا بے چینی سے کہتی ہے۔۔

جی میری جان۔زین اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے۔

دعا اپنے آنسو صاف کر کے مسکرا کر دل میں زین سے مخاطب ہوتی ہے۔۔زین شاہ رونے کی باری اب تمہاری ہے۔۔۔میں تمہیں ایسا زخم دوں گی کہ تم بلبلا اٹھو گے

زین دعا کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بیٹھاتا ہے۔گاڑی گھر کے پاس رکتی ہے۔تو دعا جلدی سے اتر کر اندر بھاگتی ہے۔اور فریال سامنے لاؤنج میں بیٹھی ہوتی ہے۔دعا بھاگ کر فریال کے گلے لگ جاتی ہے۔

فریال اور وہ رو رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین اندر آتا ہے تو فریال اسکو دیکھ کے رخ موڑ لیتی ہے۔

ماما سوری نا پلیز۔وہ فریال کے قدموں میں بیٹھ کر بولتا ہے۔۔۔کیوں کیا تو نے ایسا زین۔فریال بے بسی سے کہتی ہے۔ماما کوئی ی بھی مجھے دعا سے بات کرنے ہی نہی دے رہا تھا تو اس ل ئے یہ سب کیا اور سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔زین مسکرا کر کہتا ہے۔۔

اچھا تم لوگ فریش ہو کر جا کر دعا کو نانو کے گھر لے جاؤ۔اسکے ماما بابا بہت پریشان

تھے۔فریال کہتی ہے۔

ماما کل جائیں گے۔زین کہتا ہے۔اور اوپر چلا جاتا ہے۔

فریال جلدی سے آفندی ہاؤس کا نمبر ملاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین اور دعا نیچے اترر ہے ہوتے ہیں۔دونوں سامنے ہارون موحد کو دیکھ کر شاکڈ ہو جاتے ہیں۔۔

دوسرے پل دعا زین کو ہٹاتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اتر کر ہارون کے سینے کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔

زین ہولے سے نیچے اترتا ہے۔اور ہارون کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ایم سوری ماموں۔زین کہتا ہے۔

ہارون ایک زوردار تھپڑ مارتا اسکے منہ پر۔

بابا اس نے مجھے قید رکھا تھا۔بہت اذیت میں تھی۔دعا روتے ہوئے کہتی ہے۔

انسپکٹر اندر آجائیں۔ہارون کہتا ہے۔۔

تو تین پولیس والے اندر آتے ہیں۔۔

مسٹر زین شاہ یو آر انڈر اریسٹ۔انسپکٹر زین کے آگے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔۔

بھائی ی جان میں نے اپنے وعدہ نبھایا زین کے آنے کا بتا کر مگر پلیز میرے بچے کو معاف کر دیں۔

فریال کہتی ہے۔۔زین بے یقینی سے فریال کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے دھوکہ دیا ماما۔۔زین چیخ کر بولتا ہے۔

فریال سر جھکا لیتی ہے۔۔پھر زین دعا کیطرف بڑھتا ہے۔تم نے بھی دھوکہ دیا مجھے۔۔اور تم نے وہاں مجھ سے اظہار محبت کیا۔کس قدر گھٹیا ہو تم۔اتنے نیک ماں باپ کی بیٹی ہو ویسے۔زین تلخ لہجے سے کہتا ہے۔

مسٹر زین شاہ نیک ہونے سے یا نیک ماں باپ کی اولاد ہونے کا مطلب یہ نہی کہ ظلم سہے چپ چاپ۔۔

میرے ساتھ جو کیا آپ نے وہ میں نہی بھول سکتی۔۔

میں تو کسی پہ ہوتا ظلم برداشت نہی کرتی تو خود پہ کیسے برداشت کر سکتی ہوں۔دعا غصے سے بولتی ہے۔۔

میں تمہیں اب ایسی جگہ لیکر جاؤں گا جہاں سے کبھی پلٹ کر نہی آئی یں گے۔وہ سرخ آنکھوں سے دعا کو دھمکی دیتا ہے۔۔۔

فاطمہ تو دعا کو کتنی دیر سینے سے لگائی ی رکھتی ہے۔پھر ہارون پاس آکر بیٹھ جاتا ہے۔دعا بچے تمہیں جانا ہو گا اس شہر سے۔ہارون دعا سے کہتا ہے۔اور ہم بھی آتے رہیں گے۔کیونکہ اس سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہیں روپوش ہو جاؤ۔ہارون تھکے تھکے انداز سے کہتا ہے۔دعا رونے لگ جاتی ہے۔

پھر کہتی ہے جیسا آپ چاہے۔مگر میں اس شخص کی قید میں رہنے سے بہتر کہیں چپ جاؤں۔۔

پھر اگلے دن ہارون صبح فجر ٹائی م نکلتا ہے اور پھر تین گھنٹے کی ڈرائی یو کے بعد وہ ایک گاؤں میں پہنچتے ہیں۔

یہ ایک دیہات ہے یہاں ڈاکٹر کی ضرورت تھی تمہارا ٹرانسفر کروایا ہے۔یہاں بجلی گیس کی سہولیات بھی ہے۔اور ایک گھر بھی لیا ہے۔اور میڈ کا انتظام بھی کیا ہے۔۔ہارون تیز تیز بولے جاتے ہیں۔دعا جلدی سے انکے سینے کے ساتھ لگ جاتی ہے۔بابا ٹینشن مت لیں میں یہاں رہ لوں گی۔دعا کہتی ہے۔

نہی نہی ٹینشن تو نہی لے رہا۔ہارون کہتا ہے۔

اچھھھھا۔سچ میں۔تو پھر تیز تیز کیوں بول رہے۔دعا شرارتی انداز میں کہتی ہے۔ہارون کی آنکھیں چھلک جاتی ہیں۔ایم سوری بیٹے اس نفسیاتی انسان سے بچانے کیلئے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔میں بالکل اچھا باپ نہی ہوں۔ہارون بھیگے لہجے سے کہتا ہے۔۔

بابا بابا۔بس کر دیں۔میری قسمت میں تھا۔دعا کہتی ہے۔پھر ہارون شام کو پلٹ جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کدھر ہو۔زین اندر آ کر دعا کو آواز لگاتا ہے۔۔

وہ یہاں نہی ہے۔اسکو یہاں سے دور بھیج دیا ہے جہاں وہ تمہیں نہ مل سکے۔موحد زین کو کہتا ہے۔

نہی تم جھوٹ بول رہے ہو۔زین چیخ کر کہتا ہے۔

میں جھوٹ نہی بول رہا۔موحد کہتا ہے۔

تم لوگوں نے ٹھیک نہی کیا۔میں دعا کو ضرور ڈھونڈوں گا پھر تم سب سے دور کروں گا۔سبق سکھاؤں گا تم سب کو۔وہ چلا کر کہتا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

موحد تاسف سے اسکو جاتے دیکھتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ٹھیک نہی کیا آپ نے۔ماموں نے اسکو دوسرے ملک بھیج دیا ہے میں اسکو ڈھونڈ لوں گا مجھے معلوم ہے وہ لندن ہی گ ئی ہو گی۔زین فریال کو کہتا ہے۔

اگلے دن کی فلائ ٹ سے وہ لندن پہنچ جاتا ہے۔

جس جگہ پہ وہ برسوں رہ کے گے تھے اس جگہ پہ جا کر دیکھتا ہے مگر وہ وہاں ہوتی تو ملتی ہے۔

پچھلے ایک مہینے سے وہ پاگلوں کیطرح اسکو لندن میں جگہ جگہ ڈھونڈتا ہے۔ مگر کہیں نہی ملتی۔

اس دن وہ لاسٹ جگہ تھی جہاں ممکن تھا کہ دعا وہاں مل سکتی ہے۔ مگر وہاں سے جب مایوسی ہوتی تو وہ ایک گارڈن میں پہنچ جاتا ہے۔اور اپنے بالوں کو مٹھی میں لیکر وہ زمین پہ بیٹھ کر رو پڑتا ہے۔

اچانک کوئی ی اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔

وہ چونک کر دیکھتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا کو صبح سے ہی چکر آ رہے تھے۔اسکا ذہن کھٹک رہا تھا کہ کچھ ہو گیا ہے تو وہ جب چیک کرتی تو وہ پریگننٹ تھی۔دعا شاکڈ ہو جاتی ہے۔۔

سیرت کچن میں کام کر رہی ہوتی ہے تو اچانک چکرا کر گر پڑتی ہے۔تو میڈ آ کر بتاتی ہے تو سب بھاگتے کچن کیطرف۔۔

سیرت۔موحد تڑپ کر پاس آتا ہے۔ہارون بھی آجاتا ہے۔۔تو موحد جلدی سے آگے بڑھ کر اسکو اٹھا کر صوفے پہ لٹاتا ہے۔۔ہارون اسکی نبض چیک کرتا ہے۔

آئی تھنک بی پی لو ہوا ہے۔ہارون کہتا ہے۔۔

پانی ڈالو چہرے پہ۔ہارون موحد سے کہتا ہے۔۔

موحد پانی ڈالتا ہے تو وہ ھڑ بڑا کر اٹھتی ہے۔

پھر وہ تیزی سے اٹھ کر واشروم کیطرف بھاگتی ہے۔

سب اسکے پیچھے بھاگتے ہیں۔وہ واشروم سے باہر آتی ہے۔تو موحد اسکو جلدی سے پکڑ کر بیٹھاتا ہے۔

سیرت اتنی طبیعت خراب تھی آپکی۔اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہی۔موحد جھنجھلا کر کہتا ہے۔۔

موحد مجھے پتا نہی کتنے دنوں سے چکر آرہے تھے۔اور صبح سے وومیٹنگ سٹارٹ ہو گئی ہے۔سیرت سر تھام کر کہتی ہے۔

آپ نے کچھ الٹا سیدھا کھایا کیا۔وہ پریشان ہو کر پوچھتا ہے۔نہی تو۔سیرت کہتی ہے۔

بچے کوئی ی بات نہی بظاہر ٹینشن کی۔آپ لیڈی ڈاکٹر سے چیک کروالیں۔ہارون مسکرا کر کہتے ہیں۔۔

جی بڑے بابا ابھی لے جاتا ہوں۔چلو اٹھو۔وہ اسکا ہاتھ تھام کر کہتا ہے۔

نہی موحد خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گی۔بابا کی میڈیسن سے۔سیرت کہتی ہے۔

نہی بیٹے لیڈی ڈاکٹر کے پاس ہی جاؤ۔اور فاطمہ بھی آپکے ساتھ جائے گی۔۔۔۔ہارون کہتا ہے۔

وہ سر ہلا کر ہاں بول دیتی ہے۔۔

۔۔۔فاطمہ اور سیرت اندر ڈاکٹر کے پاس تھی۔موحد پریشان باہر ٹہل رہا تھا۔وہ دونوں باہر نکلتی ہے تو بے چین ہو کر وہ انکی طرف بڑھتا ہے۔

کیا ہوا اتنی دیر لگادی۔سب ٹھیک تو ہے نہ۔وہ بے چین ہو کر پوچھتا ہے۔

جی بیٹے سب ٹھیک ہے۔خوشی کی خبر ہے آپ بابا بننے والے ہیں۔فاطمہ مسکرا کر کہتی ہے۔

موحد کا حیرت سے منہ کھلتا ہے۔دوسرے پل وہ سیرت کے گلے لگ جاتا

ہے۔۔سیرت ہڑ بڑا کر رہ جاتی ہے۔پھر وہ اپنا بٹوا نکال کر اسکا صدقہ دیتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہاسپیٹل سے واپس آجاتے وہ لوگ۔۔موحد اسکو گود میں اٹھا کر اندر لے جاتا ہے۔۔پھر جلدی سے ہارون کے گلے لگ جاتا ہے۔

پھر وہ مامون اور زرنین کیطرف بڑھتا ہے۔

مبارک ہو آپ دونوں دادا دادی بننے والے ہیں۔

وہ دونوں بھی بہت خوش ہوتے ہیں۔۔

سوری میں بالکل دادو نہی کہلواؤں گی۔زرنین کہتی ہے۔ارے ے میں تو ماما بھی نہی لگتی۔افففف دادو۔۔وہ جھرجھری لیکر کہتی ہے۔

تو پھر بے بی کہلوالینا۔مامون تپ کر بولتا ہے۔

شٹاپ۔وہ ناگواری سے کہتی ہے۔

سب مسکرا کر انکی لڑائی ی انجوائے کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

دعا کو فون کر کے بتاتے ہیں تو وہ بھی بہت خوش ہوتی ہے۔اسکا دل چاہتا ہے وہ بھی بتائے مگر وہ دل پہ پتھر رکھ کر چپ رہتی ہے۔اسکی طبیعت بھی بہت بوجھل تھی۔وومیٹنگ بہت ہو رہی تھی۔۔

وہ شام کو ہاسپیٹل جاتی ہے۔تو وہاں بھی اسکو چڑچڑاپن ہوتا ہے۔وہ وہاں کسی نہ کسی سے الجھ پڑتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین اپنے کندھے پہ ہاتھ رکھنے والے کو مڑ کر دیکھتا ہے۔۔سامنے ایک باریش آدمی کھڑا ہوتا ہے۔وہ ناگواری سے کھڑا ہو کر دیکھتا پھر آگے بڑھنے لگتا ہے تو وہ آدمی اسکو آواز دیکر روکتا ہے۔کیا بات ہے برخوردار۔

وہ آدمی پوچھتا ہے۔

میں آپ جیسے مولوی ٹائپ منافق دھوکے باز لوگوں سے بات نہی کرتا۔وہ تڑخ کر بولتا ہے۔۔

بیٹا جی ہم سچ میں گناہگار ہے۔ مگر ڈاکٹر ہوں ڈاکٹر عثمان۔ایک سائی کاٹرسٹ۔ تمہیں ضرورت ہے میری۔وہ آدمی کہتا ہے۔

آپ کو لگتا ہے میں پاگل ہوں۔وہ دھاڑ کر بولتا ہے۔

بیٹا میں نے کب کہا ایسا۔سائی یکاٹرسٹ پاگلوں کا ڈاکٹر نہی ہوتا۔بیٹا جو دماغ میں پریشانیاں ہوتی اسکا علاج کرتا ہوں۔ڈاکٹر عثمان کہتے ہیں۔

جی نہی مجھے کسی کی ضرورت نہی میں اپنی پریشانیوں کا حل خود ڈھونڈ لوں گا۔۔زین ناگواری سے کہتا ہے۔۔بیٹا جی یہ کارڈ رکھ لیں۔اگر دل کیا تو آجانا۔ڈاکٹر عثمان اسکی طرف کارڈ بڑھاتے ہیں۔۔

وہ کارڈ لیکر چل پڑتا ہے۔اور گاڑی میں آکر کارڈ اچھال کر پھینک دیتا ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت کا چھٹا مہینہ چل رہا تھا۔اور رمضان شروع ہونے والا تھا۔تو موحد اسکو کہتا ہے روضے مت رکھنا۔۔

نہی موحد پلیز مجھے رکھنے ہیں۔وہ جھنجھلا کر کہتی ہے۔۔جان موحد ضد نہی کرو۔موحد

محبت سے کہتا ہے۔موحد سچ میں اگر طبیعت خراب ہوئی ی تو میں نہی رکھوں گی خود بھی۔

اچھا یہ بتائی یں دعا کو لینے کب جانا ہے۔سیرت موحد سے پوچھتی ہے۔۔

بس نکل رہے میں اور بڑے بابا۔موحد جواب دیتا ہوا وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کو لیکر گھر پہنچتے۔تو سب اسکو دیکھ کر اس قدر خوش ہوتے ہیں۔سیرت تو خوشی سے بے حال تھی۔وہ دونوں کتنی دیر تک باتیں کرتی ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیرت یار چلو سو جاؤ اتنی دیر تک جاگنا ٹھیک نہی ہے۔موحد آکر کہتا ہے۔پلیز موحد تھوڑی دیر اور۔سیرت لاڈ سے کہتی ہے۔اچھا چلو ٹھیک ہے مگر یہ اچھے سے بیٹھو۔پاؤں بھی مت لٹکاؤ۔تھک جاؤ گی۔وہ محبت سے کہتا ہے۔دعا مسکرا کر دیکھتی دونوں کو۔۔

آپی بہت خوش نصیب ہیں آپ۔اللہ آپ دونوں کو نظر بد سے بچائے۔دعا کہتی ہے۔

اللہ تمہاری زندگی میں بھی خوشیاں لائی یں سیرت اسکو گلے لگاتے کہتی ہے۔

۔۔۔۔۔

اگلے دن صبح سے ہی سیرت کے ل ئے کبھی کچھ کیا جاتا کبھی کچھ۔ہر ایک اس کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔دعا کہ اندر درد سا اٹھتا ہے۔وہ کمرے میں جا کر بے اختیار رو پڑتی ہے۔۔

زین شاہ میں تمہیں کبھی معاف نہی کروں گی وہ تڑپ تڑپ کر رو پڑتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین نیند گولی لیکر سویا تھا۔

دعا۔۔زین ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے۔اسکا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔وہ اٹھ کر زمین پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔پھر سے وہی خواب پچھلے پانچ مہینوں سے وہ ایک ہی خواب دیکھ رہا تھا۔اور جب وہ سوتا تب وہ ایسے ڈر کر اٹھ جاتا ہے۔

پھر وہ باہر نکل جاتا ہے۔لندن کی سڑکوں پہ دوڑ رہا تھا۔پھر جب تھک گیا تو اپنے اپارٹمنٹ میں لوٹ آتا ہے۔پھر ناشتہ کر کے وہ اپنی گاڑی صاف کرنے لگ جاتا ہے۔اچانک اسکے ہاتھ ڈاکٹر عثمان کا کارڈ لگتا ہے۔وہ اسکو اپنی جیب میں رکھ لیتا

ہے۔پھر گاڑی صاف کر کے وہ نہا دھو کر ڈاکٹر عثمان سے ملنے چلا جاتا ہے۔وہ انکے اپارٹمنٹ پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔اندر سے ڈاکٹر صاحب باہر نکلتے ہیں۔تو اسکو دیکھ کر چونک جاتے۔پھر اسکو اندر آنے کا راستہ دیتے ہیں۔

وہ لیونگ روم میں بیٹھا کر خود اندر چلے جاتے ہیں۔زین کی نظر سامنے پڑتی تو ساکت ہو جاتا ہے۔

سامنے ہی ہارون صاحب کی اور ڈاکٹر عثمان کی تصویر لگی ہوتی ہے۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے اور باہر نکلنے لگتا ہے تو ڈاکٹر عثمان پیچھے سے آواز دے دیتے ہیں۔رکئے کدھر جا رہے ہو۔۔ڈاکٹر عثمان حیرت سے پوچھتے ہیں۔مجھے پتا ہوتا کہ آپ ڈاکٹر ہارون کو جانتے ہیں تو کبھی بھی میں آپکے پاس نہ آتا۔زین سپاٹ لہجے سے کہتا ہے۔۔

کیوں بیٹا انہوں نے آپکو کیا کہا ہے۔یہ میرے دوست ہیں اور بہت نیک سیرت ہیں۔مجھے تو نہی لگتا کہ انہوں نے کبھی کسی کو کوئی دکھ دیا ہو۔ڈاکٹر عثمان کہتے ہیں۔

یہ شخص میری بربادی کی وجہ ہے۔زین نفرت سے کہتا ہے۔ایسا یہ نہی کر سکتے۔میں

نہی مان سکتا۔ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔

تو آپ کو لگتا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔میری بیوی کو مجھ سے دور کیا انہوں نے۔سسر ہیں یہ میرے۔زین چلا کر کہتا ہے۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ڈاکٹر عثمان شاکڈ ہو کر کہتے ہیں۔

میں نے انکی بیٹی کو دکھ دیا۔چلو میں تو ہوں ہی غلط۔گھٹیا مگر سدھرنا چاہتا تھا۔مگر انہوں نے مجھے موقعہ نہی دیا۔پچھلے ک ئی مہینوں سے اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔میں تو شیطان کے راستے پہ ہوں۔یہ تو رحمن کے راستے پہ ہیں تو پھر دھوکہ کیسے کر سکتے تھے۔زین کرب سے کہتا ہے۔

پھر سب کچھ بتاتا چلا جاتا ہے۔۔

بیٹے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے تباہ کیا ہے آپ نے۔ڈاکٹر عثمان کہتے ہیں۔

آپ کو بھی میں ہی غلط لگا۔آپ سب منافق ہو۔وہ غصے سے کہتا ہے۔بچے غلط مت سمجھو۔آپ نے پہلے جو غلطیاں کی ٹھیک ہے پھر آپ اس بچی کو پیار سے مناتے یقین دلاتے۔مگر آپکی انا بیچ میں آگ ئی اور سب تباہ ہو گیا اب بھی وقت ہے اللہ کو دوست

بنالو صراط مستقیم پہ چلو۔اللہ تمہیں خود اس سے ملادے گا۔بس اپنی انا کو مار لو۔ڈاکٹر عثمان کہتے ہیں۔

میں نہی مانتا ان باتوں کو۔زین کہتا ہے۔

اللہ نے میرے ساتھ ہمیشہ برا کیا ہے۔زین سرخ آنکھوں سے کہتا ہے۔پتا ہے پہلے مجھے ایک دھوکے باز سے پیار کروایا مگر اسکو میری دولت سے پیار تھا۔پھر دعا کو بھیجا نیک سیرت مگر اس نے میری زندگی کا سب سے بڑا زخم دیا۔اب پچھلے چھ مہینوں سے سویا نہی میں۔روز روتے ہوئے خواب میں آتی ہے میرے۔مجھے غصہ آتا ہے۔وہ بال نوچتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔

تم اسکو کیوں ڈھونڈ رہے ہو کیونکہ تمہیں ابھی بھی اپنی انا پہ لگی ٹھیس کا بدلہ لینا ہے۔جاؤ پہلے رب سے باتیں کرو اور اپنی انا کو مار کر خالص محبت باہر نکالوں جو کہ اپنے غرور کے نیچے دبائی ی ہے۔پھر اللہ سے مانگو وہ ضرور دے گا۔ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں اور اسکو قرآن کا مترجم دیتے ہیں۔۔

زین وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا ہے۔۔

رمضان کا چاند مبارک ہو۔ موحد سیرت کے کان میں کہتا ہے۔ سب ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔

دعا کی آنکھیں نم ہو جاتی ہے۔ بابا کبھی کبھی دل کرتا ہے کہ میں زور زور سے روؤں۔ دعا ہارون کے سینے سے لگ کر کہتی ہے۔

بچے ایسی باتیں نہی کرو۔ اللہ سب ٹھیک کر دے گا ان شاءاللہ، ہارون محبت سے کہتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحری کا ٹائم ہو جاتا ہے۔ سیرت کو موحد زبردستی ڈٹ کر سحری کرواتا ہے۔ دعا یہ سب دیکھتی ہے تو دل میں درد اٹھتا۔ وہ تھوڑا بہت کھا کر اٹھ جاتی ہے۔

سیرت سارا دن سو کر گزارتی ہے۔ اور اس نے اچھا خاصا کھایا ہوتا ہے۔ تو اسکو بھوک نہی محسوس ہوتی۔ مگر دعا کا دو پہر تک برا حال ہو جاتا ہے۔ وہ چکرا کر گر پڑتی ہے۔ پھر ہوش بھی نہی آ رہا ہوتا ہے۔ فاطمہ جلدی سے اسکو ہاسپیٹل لے جاتی ہے۔۔

توہارون بھی دعاکازردرنگ دیکھ کر گھبراجاتے ہیں۔جلدی سے لیڈی ڈاکٹرچیک کرتی ہے۔پھروہ باہر آتی ہے۔بی پی بہت لوہے۔شاید روزہ رکھاہے اس نے۔ڈاکٹر کہتی ہے۔جی روزہ توپہلے بھی رکھتی ہے فاطمہ کہتی ہے۔۔

مسسزہارون۔پریگنسی میں آپکوپتاہی ہے بھوک بہت لگتی ہے۔اور چھٹامہینہ ہے۔اور بہت ویک ہیں یہ۔ایچ بی بھی کم ہے۔ڈاکٹر کی بات سن کرہارون اور فاطمہ شاکڈ ہوجاتے ہیں۔

پھروہاں سے ڈسچارج کرواکروہ اسکوگھرلے آتے ہیں۔سیرت انکواندرآتے دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھتی ہے۔کیسی ہودعاآپ۔سیرت پوچھتی ہے۔

سیرت۔دعاکیلئے کچھ کھانے کیلئے لائی یں۔فاطمہ سیرت سے کہتی ہیں۔

ماماپیراروزہ ہے۔دعاجلدی سے کہتی ہے۔

مرناچاہتی ہوکیایاپھراپنے بچے سے پیار نہی ہے اسکی جان لیناچاہتی ہو۔فاطمہ تیزآواز میں بولتی ہے۔سب شاکڈ ہوجاتے ہیں۔

دعارونے لگ جاتی ہے۔

کیوں نہی بتایا آپ نے۔ایک گناہ کیطرح چھپا کر رکھا آپ نے۔فاطمہ کرب سے کہتی ہے۔

ماما پلیز ایسے مت کہیں۔دعا روتے ہوئے کہتی ہے۔

تو اور کیا کہوں۔فاطمہ کہتی ہے۔

میں آپکو دکھ نہی دینا چاہتی تھی۔دعا کہتی ہے۔۔

تو خود درد میں رہی۔جانتی بھی ہو تمہارے درد کا سوچ کر کتنا درد ہو رہا مجھے۔اسقدر ویک ہو گئی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی تکلیف ہوتی اس حالت میں۔اور آپ اکیلی سہتی رہی۔فاطمہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔

ہارون فاطمہ کو کہتا ہے۔پلیز فاطمہ دعا کو روم میں لیکر جائیں۔آرام کی ضرورت ہے انکو۔۔فاطمہ سر ہلا کر دعا کو روم میں لے جاتی ہے۔۔

سیرت پلیز بس کر دیں۔اور کتنا روئیں گی۔موحد بے بسی سے کہتا ہے۔

موحد کتنی تکلیف میں تھی۔ہر بار کی طرح میں کچھ نہی جان پائی ی۔

اور کتنا درد سہا ہو گا پچھلے دنوں۔کتنا چڑچڑا پن ہوتا ہے۔اور جس دن سے آئی ی سب میری اتنی کی ئی ر کر رہے کتنا درد ہوتا ہو گا۔سیرت روتے ہوئے کہتی ہے۔

سیرت میری جان۔بس اب ہم سبکو اسکی کی ئی ر کرنی ہے۔تو خود کو پہلے مضبوط کرو۔موحد کہتا ہے۔پھر اسکو سونے کا کہتا ہے۔۔

اگلے دن سب اسکا ایسے خیال رکھ رہے تھے۔کوئی ی کچھ کر رہا تھا کوئی ی کچھ۔۔اُسکی پسند کی چیزیں لالا کر دے رہے تھے۔۔سب نے ہی اسکو اپنی ہتھیلی کا چھالہ بنایا تھا۔اور پھر اگلے دن بھی ایسے ہی سب اسکے اور سیرت کے پیچھے تھے۔

اور فاطمہ روز رات کو دعا کے پاس ہی سوتی تھی۔۔۔اور عید کا دن بھی خیریت سے گزر چکا تھا۔۔۔

زین نے پورا قرآن کا مترجم پڑھ لیا تھا۔اور سورہ رحمان جب پڑھتا تو اپنی سوچ پر لعنت

بھیجتا کہ وہ ایک عام سا تھا اللہ نے کیسے پیدا کیا اسکو۔۔اللہ اس میں بتا رہا ہے۔۔۔۔

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا۔۔

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔۔القرآن۔۔

میں زین شاہ ایک حقیر چیز سے پیدا ہو کر اتنا مغرور۔مجھے تو عاجزی اختیار کرنی تھی۔مگر میں تو اکڑ گیا۔۔مجھے اس نے اتنی عزت بخشی اتنا حقیر ہونے کے بعد بھی سب سے اشرف بنایا۔مگر میں شکر گزار ہونے کی بجائے ناشکرا بن گیا۔۔۔

۔۔۔زین آگے مزید پڑھتا جاتا ہے۔پھر ایک آیت پہ جا کر رک جاتا ہے۔۔۔

ترجمہ:

آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔۔القرآن۔۔۔۔

میں زین شاہ اس قدر نیچ ہوں کہ لوگ اس سے مانگتے ہیں۔مجھے بنا مانگے دیتا رہا اور میں بے وقوفیوں سے کھوتا رہا۔۔مجھے اللہ سے مانگنا نہی آیا۔۔اے اللہ میں اب تجھ سے ہی

مانگتا ہوں مجھے میری دعا مل جائے۔۔زین زیر لب اللہ سے مانگتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔زین مزید آگے پڑھتا جاتا ہے۔۔

ایک آیت پہ جا کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یااللہ میری توبہ۔مجھے معاف فرمادے۔میں گناہگار ہوں مجھے نیکوکار میں شامل کر۔۔زین شاہ روپڑتا روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔۔

وہ اپنے گناہوں پہ پشیمان تھا۔وہی روتے روتے سو جاتا ہے۔۔آٹھ مہینوں میں پہلی بار وہ بنا سلیپنگ پلز کے سویا تھا۔۔اور بہت سکون کی نیند تھی۔اور اسکے ذہن میں ایک ہی آیت گونج رہی تھی۔

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

زین کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔پھر وہ وضو کر کے نماز ظہر ادا کر کے ڈاکٹر صاحب سے ملنے چلا جاتا ہے۔۔

ڈاکٹر صاحب اسکے پر سکون چہرے کو دیکھتے ہے۔پھر مسکرا کر کہتے ہیں۔تو کیسے ہو آپ۔

الحمدُ للہ،ڈاکٹر صاحب۔صراط مستقیم پہ چلنے میں بہت سکون ہے۔مجھے لگتا ہے میرا اللہ مجھے معاف کر چکا ہے۔زین کہتا ہے۔

نہی بیٹے یہ تو آدھی معافی ہے۔اللہ تو معاف کر چکا ہے تو یہ آدھا سکون ہے جب ضمیر کچوکے لگائے گا تو انسانوں کے ساتھ کی گئی زیادتیاں یاد آئیں گی۔اب ان سب کو راضی کرو پھر مکمل سکون میں آجاؤ گے۔جاؤ لوٹ جاؤ اپنی ماں کے پاس۔اور وہاں سے تمہیں آگے کا راستہ ملے گا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا کے لیبر پین شروع ہو گ ئی تھی وہ گاؤں میں ہی ایک ننھے سے بیٹے کو جنم دیتی ہے۔۔

سب اسکے پاس تھے۔وہ بچہ بالکل زین تھا۔دعا بے اختیار رو پڑتی ہے۔

وہ اپنے بیٹے کا نام حسان رکھتی ہے۔

دو دن کے بعد سیرت بھی ایک بیٹے کو جنم دیتی ہے۔وہ اسکا نام آرش رکھتی ہے۔۔

دونوں کی مصروفیات بڑھ گ ئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریال سامنے دروازے سے آتے زین کو دیکھ کر ساکت ہو جاتی ہے زین انکے گلے لگ کر رو پڑتا ہے۔

ہلکی ہلکی ڈاڑھی میں اسکا چہرہ بہت پر نور لگ رہا تھا۔فرحان بھی اس کو دیکھ کر سرشار ہو جاتے ہیں۔۔پھر وہ لوگ ڈھیروں باتیں کرتے ہیں۔

آپ لوگ ماموں وغیرہ کیطرف جاتے کیا۔زین فریال سے پوچھتا ہے۔

نہی۔فریال بھیگے لہجے سے کہتی ہے۔

میں کیوں جاتی وہاں۔میرا گھر بے رونق کر دیا تھا انہوں نے۔فریال بولتی ہے۔۔

ماما کیسی باتیں کر رہی آپ۔۔یہ بالکل ٹھیک نہی کیا آپ کو ان سب کو چھوڑنا نہی چاہیے تھا۔

نانو بھی تو ہیں۔ماں ہیں آپکی۔۔وہ جلدی سے کہتا ہے۔

آپ تیار ہو جانا کل۔ہم جا رہے نانو کیطرف۔زین کہتا ہے۔۔

سچ میں کیا بچہ ہے ہمارا سیرت جانی۔ابھی تین مہینوں کا ہے مگر اس قدر سمجھدار ہے۔ذرا تنگ نہی کرتا۔اذان کا ٹائم ہو تو چپ چاپ اذان سنتا ہے۔

بڑے بابا آپکو پتا ہے۔کل ٹی وی پہ گانا لگا یہ اتنا رونے لگ گیا۔اور تلاوت سن کر سو گیا۔۔موحد حیرت سے بول رہا تھا۔

بیٹے ماں کے پیٹ میں جب بچہ ہوتا ہے تب وہ جو کام کرتی بچہ زیادہ تر ویسا ہی ہوتا ہے۔سیرت نے ماشاءاللہ دس قرآن ختم کئے ہیں۔تو بچہ نیک تو ہو گا۔ہارون مسکرا کر کہتے ہیں۔۔

۔۔۔۔پھر بات کر ہی رہے ہوتے ہیں توزین۔فریال اور فرحان کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر سب شاکڈ ہو جاتے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ،،زین اندر داخل ہو کر سلام کرتا ہے۔۔تو سب سلام کا جواب دیتے ہیں۔وہ آگے بڑھ کر آرش کو پکڑتا ہے۔اور پیار کرتا اسکو۔

پھر زین ہارون کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔

ماموں مجھے معاف کر دیں۔زین ہارون سے کہتا ہے۔

آپ کو اس معافی کے بدلے میں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میری بیٹی کا پتا مل جائے گا تو بہت غلط سوچتے ہیں۔کیا پتا یہ آپکا کوئی ی دھوکہ ہو۔ہارون سپاٹ چہرے سے بولتے ہیں۔

ماموں جان آپ کو پتا ہے ڈاکٹر عثمان کہتے ہیں کہ آپ کبھی برا گمان نہی رکھتے کبھی دل نہی دکھاتے۔

مگر میرے ل ئی ے آپکی بد گمانی دیکھ کہ مجھے اپنے ک ئی ے گے گناہ کا اندازہ ہو رہا ہے۔مجھے معاف کر دیں۔بہت برا ہوں مگر صراط مستقیم پر چلنا سٹارٹ کیا ہے۔میری کوئی ی عبادات کا فائی دہ نہی جب تک اللہ کی مخلوق مجھ سے تنگ ہے۔۔مجھے معاف

کر دیں۔زین کرب سے بولتا ہے۔

تم ڈاکٹر عثمان کو کیسے جانتے ہو۔ہارون پوچھتا ہے۔

میرے کو صراط مستقیم کا بتانے والے وہی ہیں۔زین کہتا ہے۔۔

ہووووں۔ہارون کہتے ہیں

اور دعا سے معافی کا میں کہہ دوں گا۔ہارون زین کو کہتے ہیں۔

زین ہلکا سا مسکراتا ہے۔پھر کہتا ہے نہی اس سے معافی میں خود مانگوں گا۔

اچھا۔اور تمہیں پتا ہے وہ کہاں ہے۔اسکا پتا صرف مجھے موحد اور فاطمہ کو ہے۔ہارون طنزیہ انداز میں کہتا ہے۔۔

ماموں ایک اور کو دعا کا پتا ہے۔اور وہی مجھے وہاں پہنچائے گا۔زین مسکرا کر کہتا ہے۔

موحد اور ہارون گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔کس کو پتا ہے ہارون مضطرب ہو کر کہتے ہیں۔۔

میرے اللہ کو ماموں جان۔۔۔ماموں جان میں اب اللہ سے مانگتا ہوں۔۔اور مجھے یقین ہے وہ مجھے میری دعا سے ملوائے گا ایک دن۔۔

زین کا یقین اور ایمان دیکھ کر ہارون بے اختیار مسکرا دیتے پھر اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہتے دل تو کر رہا کہ ابھی بتا دوں تمہیں۔ مگر میں چاہتا ہوں وہ تمہیں خود مل جائے۔۔تا کہ اللہ پہ یقین اور بھی پختہ ہو میری دعائیں تمہارے ساتھ ہے۔ہارون اسکو سینے سے لگا لیتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بار ہمارے گاؤں کو مزید فنڈ ملے گا اور ھمارا اسکول بنے گا۔دعا کہتی ہے۔۔

او وہ ڈاکٹرنی۔یہاں کوئی سکول نہی بنے گا۔یہ لوگ کھیتوں میں کام کیلئے بنے ہیں۔چوہدری کا ہٹ دھرم بیٹا۔چوہدری شمشیر کہتا ہے۔

سکول ہی نہی یہاں کالج بھی بنے گا۔اور پھر ان میں سے ہی ڈاکٹر بنے گے۔خود مختار ہوں گے۔چوہدریوں کے غلام نہی رہے گے۔دعا چوہدری شمشیر کو نڈر انداز سے کہتی ہے۔تو مرے گی ڈاکٹرنی۔وہ دھمکاتا ہے۔زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔دعا کہہ کر اطمینان سے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

اس ڈاکٹرنی کا کچھ کرنا پڑے گا۔چوہدری شمشیر کہتا ہے۔

آج زین کا کامل یقین دیکھ کر بہت سکون ہوا۔

ایسا لگتا میری دعا کی خوشیاں لوٹنے والی ہے۔۔۔ہارون فاطمہ سے کہتا ہے۔جی ٹھیک کہہ رہے آپ اللہ ان دونوں کو جلد ملوادیں۔۔

زین ایک کو ایک این جی او کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ شکڑ گڑھ کے پاس ایک گاؤں ہے۔وہاں ایک سکول بنانا چاہتی وہاں کی ایک ڈاکٹر۔کیونکہ وہاں کے چوہدری کسی کو تعلیم حاصل نہی کرنے دیتے۔

اور اس این جی او نے فنڈ دینا تھا مگر چوہدریوں کے ڈر سے اب نہی دینا تھا۔۔

زین شاہ اس گاؤں جانے کا ارادہ کر لیتا ہے۔۔

ڈاکٹر صاحبہ وہ لوگ فنڈ نہی دیں گے۔ایک آدمی کہتا ہے. واٹ لیکن کیوں۔دعا پریشان ہو کر کہتی ہے۔

چوہدری نے دھمکی دی ہے۔وہ آدمی کہتا ہے۔

دعا شال لیکر تیزی سے باہر نکلتی ہے۔۔اور چوہدریوں کی حویلی کیطرف چل پڑتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین گاؤں پہنچتا ہے اور سیدھا ہاسپٹل پہنچتا ہے۔

مجھے ڈاکٹر صاحبہ سے ملنا ہے۔وہ ریسپشن پہ ایک چودہ سالہ بچے کو کہتا ہے۔۔

ہمارا نام محمد دین ہے۔آپکو کس سے ملنا ہے صاحب۔محمد دین زین سے پوچھتا ہے۔۔

جی یہاں کی ڈاکٹر سے۔زین کہتا ہے۔۔

یہاں تو دو اور ڈاکٹر ہیں۔آپکو نام پتا ہے کس سے ملنا ہے۔۔محمد دین پوچھتا ہے۔

وہ جو سکول کیلئے فنڈ جمع کر رہی ہیں۔زین کہتا ہے۔اچھا تو پری ڈاکٹر صاحبہ سے ملنا ہے آپکو۔محمد دین مسکرا کر کہتا ہے۔

اچھا تو انکا نام ڈاکٹر پری ہے۔زین کہتا ہے۔

نہ صاحب ہماری پری ڈاکٹر کا نام تو کچھ اور ہے

انکا پری نام میں نے رکھا ہے۔وہ بالکل پریوں جیسی ہے۔جب وہ یہاں ایک سال پہلے آئی ی تھی نہ۔۔روئی ی روئی ی کالی آنکھیں۔اور وائی ٹ کلر کا سوٹ پہنے لگا کوئی ی پری آئی ی ہے۔اور پھر سب سے اتنے پیار سے بات کرتی تھی تو میں نے انکا نام پری رکھ دیا۔ محمد دین پر جوش انداز میں بولے جاتا ہے۔

زین مسکرا دیتا ہے۔پھر کہتا جی ان سے ملوا دیں۔

وہ تو چوہدریوں کی حویلی گ ئی ہیں۔ محمد دین کہتا ہے۔اووو وہ اچھا چلیں پھر ادھر ہی مل لوں گا۔چوہدری میرے دوست ہیں۔زین کہتا ہے۔

اووو صاحب لگتے تو شریف ہو ایسے دوست رکھتے ہو۔ بڑے پنچ انسان ہے چوہدری۔ محمد دین غصے سے بولتا ہے۔۔زین اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر حویلی کیطرف چل پڑتا ہے۔۔۔وہاں پہنچتا تو نوکر اسکو گیسٹ روم میں بیٹھا دیتا ہے۔ساتھ والے صحن سے اسکو آوازیں آتی کچھ۔وہ آگے ہوتا تو دعا کو دیکھ کر ساکت ہو جاتا ہے۔۔

چوہدری صاحب سے ملنا ہے مجھے۔دعا چوکیدار کو کہتی ہے۔وہ اندر بھیجتا ہے۔تو وہ گیسٹ روم کے ساتھ بنے صحن میں بیٹھ جاتی ہے۔

بڑا چوہدری۔اور چوہدری شمشیر اندر آتا ہے۔۔

جی ڈاکٹرنی صاحبہ۔بڑا چوہدری کہتا ہے۔

آپ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی ی فنڈر کوانے کی۔دعا چیخ کر کہتی ہے۔دیکھ ئی ے ڈاکٹرنی جی آپ نے ہمارا علاج کیا تھا تو جان بچائی ی تھی میری اس ل ئی ے لحاظ ک ئی ے ہوں۔ورنہ ایسے لہجے میں بات کرنے کی ہم سے کوئی ی ہمت نہ کرے ہے۔بڑا چوہدری بڑھک کر کہتا ہے۔۔

گھٹیا حرکتوں پر میں ایسے ہی منہ توڑا کرتی ہو۔دعا اونچی آواز سے بولتی ہے

دیکھ ڈاکٹرنی یہاں کوئی ی سکول نہ بنے گا۔یہ کمی کمین اگر پڑھ لکھ گے تو ہمارے کھیتوں میں کام کون کرے گا۔۔چوہدری گرج کر کہتی ہے۔۔

یہ کمی کمین نہی ہیں۔یہ انسان ہے انکو پوری آزادی وہ جیسے چاہیں اپنی زندگی گزاریں۔سکول تو بنے گا یہ کمی کمین جنکو کہہ رہے ہو یہی لوگ پڑھیں گے۔اور سکول

کے بعد ان شاءاللہ کالج بھی بنے گا۔میں دیکھتی ہوں کتنے فنڈ رو کو گے۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم میرے اللہ سے بڑے ہو اور میں بہت امیر گھرانے سے ہوں اگر مجھے کہیں سے بھی فنڈ نہ ملا تو اپنے خاندان سے لوں گی۔روک سکتے ہو تو روک کے دیکھاؤ۔۔دعا کہہ کر وہاں سے تیز تیز قدموں سے نکل جاتی ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین ساکت کھڑا ہوتا ہے۔یہ لڑکی ایسے لوگوں سے الجھ رہی ہے۔زین کانپ جاتا ہے۔

پھر اسکے قدم بڑے چوہدری کی آواز پہ رک جاتے ہیں۔اس لڑکی کو مروا دو کیونکہ یہ باغی بنا دے گی۔لوگوں کا ڈر ختم کر دے گی۔زین یہ سن کر کانپ جاتا ہے۔پھر وہ صوفے پہ بیٹھ جاتا ہے۔

چوہدری شمشیر آکر گرم جوشی سے ملتا ہے۔

کیسے آنا ہوا۔شمشیر پوچھتا ہے۔۔

فنڈ دینے آیا ہوں۔تم لوگ سکول کیوں نہی بننے دے رہے ہو۔زین شمشیر سے کہتا ہے۔

دیکھ تو بیلی ہے میرا یہاں سے چلا جا۔۔ شمشیر کہتا ہے۔

تجھے جتنے پیسے چاہیے میں دوں گا تم سکول بننے دو۔زین شمشیر سے کہتا ہے۔

پیسہ بہت ہے میرے پاس۔بس انا کا مس ئی لہ ہے۔اس لڑکی نے دماغ خراب کر دیا ہے۔ایک تو حسین اتنی ہے پہلے ہی پاگل کیا تھا مجھے۔اب اتنی نڈر ہے کہ کیا بتاؤں۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی تو دل مچل اٹھتا ہے۔زین کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہے۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اسکو گریبان سے پکڑ کر کہتا ہے۔تمہیں میری طاقت کا اندازہ ہو گا ہی۔دیکھتا ہوں تم کیسے نہی سکول بننے دیتے۔اتنا کہہ کر وہ تیز تیز قدموں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

پری ڈاکٹر صاحبہ۔ایک صاحب آئے تھے فنڈ دینے۔وہ شمشیر کے دوست تھے۔محمد دین دعا سے کہتا ہے۔۔

وہ نہی آئی ے گا واپس کیونکہ شمشیر کا دوست ہے۔دعا تلخ لہجے سے کہہ کر وہاں سے

چلی جاتی ہے۔۔

زین اگلے دن آتا ہے۔ محمد دین یہ پیسے ہیں۔ابھی سے کام شروع کروالیں اپنی پری سے کہنا. زین پیسوں کا اٹیچی پکڑا کر چلا جاتا ہے۔

۔۔۔۔۔۔

پری ڈاکٹر صاحبہ۔یہ پیسے آگے۔ محمد دین پر جوش انداز میں کہتا ہے۔پتا ہے وہی شخص دیکر گیا۔

محمد دین یہ کیوں لئے تم نے۔ہو سکتا یہ چوہدری کی چال ہو۔۔دعا کہتی ہے۔

ارے پری ڈاکٹر صاحبہ میں اسکو چھپادوں گا کوئی ی کچھ کر ہی نہی پائے گا۔

چلو دیکھتے ہیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکول کا کام سٹارٹ ہو گیا تھا۔۔دعا وہی کھڑی ہوتی ہے۔زین ایک سائیڈ پہ کھڑا ہو کر اسکو دیکھ رہا تھا۔اچانک چوہدری شمشیر آجاتا ہے۔اے ے ڈاکٹرنی کام روک ورنہ بہت برا ہو گا۔وہ آکر دھمکاتا ہے۔

نہی کروں گی۔دعانا گواری سے کہتا ہے۔

اچھاتو ضرور روکے گی۔شرط لگاتا ہوں۔شمشیر طنزیہ انداز میں کہتا ہے۔

دلاور خان ڈاکٹرنی کا بچہ لیکر آؤ زرا۔شمشیر اونچی آواز سے کہتا ہے۔دلاور حسان کو بازو میں اوپر اٹھائے سامنے آتا ہے۔دعاتڑپ کر بھاگتی حسان کیطرف۔

شمشیر اسکو بالوں سے پکڑ کر سامنے کرتا ہے۔

اب روکے گی کہ نہی۔ورنہ یہ چاقو تیرے بیٹے کی گردن پہ پھیرے گا۔وہ تڑپ کر دیکھتی اسے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں زندہ نہی چھوڑوں گی۔وہ ایک زوردار تھپڑ مارتی اسکے منہ پر۔

کتیا۔تیری جان لے لوں گا۔شمشیر اسکو دھکا دیتا ہے۔

پھر دلاور سے حسان کو چھین کر اوپر کو اچھال دیتا۔زین تیزی سے بھاگتا ہوا حسان کو گود میں کیچ کر لیتا ہے۔

پھر سرخ آنکھوں سے شمشیر کو دیکھتا ہے۔

اور دوسرے پل لاٹھی ہاتھ میں پکڑے اسکی طرف بڑھتا ہے۔اور شمشیر کا برا حال

کر دیتا ہے۔اور دلاور کو کہتا ہے لے جاؤ اسکو ورنہ جان لے لوں گا تمہاری بھی اور اسکی بھی۔

دعا ساکت کھڑی دیکھ رہی ہوتی ہے اسے۔زین ہولے سے چلتا ہوا اسکے پاس آتا ہے۔اور اسکے گال پہ ہاتھ رکھتا وہ اسکے سینے کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔پھر جب تھوڑا ہوش میں آتی ہے تو اس سے دور ہو کر جلدی سے حسان کو پکڑ کر سینے سے لگاتی ہے اور وہاں سے تیز تیز قدموں سے چلی جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاؤں والے چہ مگوئی یاں کر رہے ہوتے ہیں۔تو زین انکو دیکھتا پھر کہتا ہے آپکی ڈاکٹرنی صاحبہ کا شوہر ہوں میں۔گاؤں والے پر جوش ہو جاتے ہیں۔

محمد دین جلدی سے آگے آتا ہے۔مجھے لگا ہی تھا آج کہ آپ کوئی ی فرشتے ہیں۔کیوں کے پریوں کے ل ئی ے فرشتے ہی آیا کرتے ہیں۔۔محمد دین کہتا ہے۔

نہی یار میں بہت گناہگار ہوں آپکی پری کیلی ئے کسی دیو سے کم نہی تھا بس دعا کر دو وہ پری مجھے معاف کر دیں۔پھر محمد دین کو ساتھ لیکر دعا سے ملنے چلا جاتا ہے۔۔

السلام علیکم بابا۔دعاہارون کوفون کرتی ہے۔

باباوہ زین یہاں پہنچ گیاہے۔دعاہانپتے ہوئے بولتی ہے۔

ارے واہ پہنچ بھی گیا۔کیا کنکشن ہے اسکا۔ہارون مسکراتے لہجے سے بولتاہے۔

باباآپ نے اسکو بتایامیرا پتا۔دعاچڑ کر بولتی ہے۔

نہی بیٹااس نے تمہیں اللہ سے مانگا تھا۔ہارون کہتاہے۔بابا پلیز مزاق مت کریں۔دعا تپ کر کہتی ہے۔

میں مزاق نہی کررہا۔ہارون سنجیدہ ہو کر کہتے ہے۔دعالب بھینچ کر رہ جاتی ہے۔

زین دروازہ کھٹکھٹاتاہے۔تو دعاکی میڈ دروازہ کھولتی ہے۔تو محمد دین زین کواندر لیکر آجاتاہے۔دعاغصے سے دیکھتی ہے زین کو۔

بہت شکریہ آپ نے مجھے بتایااب مجھے آپکی ضرورت نہی ہے۔وہ زین کو کہتی ہے۔

لیکن مجھے تمہاری بہت ضرورت ہے۔بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔تم جو کہو گی کروں گا۔زین کہتا ہے۔

اچھا تو ٹھیک ہے چلیں جاؤ یہاں سے۔کیوں کہ ہو سکتا تمہارا یہ ایک نیا دھوکا دینے کا انداز ہو۔نہی کر سکتی اعتبار۔دعا چلا کر کہتی ہے۔وہ تڑپ کر دیکھتا ہے۔پھر کہتا ہے نہی ہمارے بچے کی جان کی قسم۔خبردار یہ بچہ صرف میرا ہے۔دعا چیخ کر کہتی ہے۔تم نے فنڈ دیا وہ واپس بھیج دوں گی بابا کے ہاتھ۔مگر تم اگر میرے لئے کچھ کر سکتے ہو تو طلاق دے دینا اور کہیں دور چلے جانا۔دعا سفاکی سے کہتا ہے۔زین بوجھل قدموں سے چلا جاتا وہاں سے۔۔۔

پھر وہ اپنی نگرانی میں روز آ کر کام کرواتا ہے۔تین مہینوں کے بعد سکول تیار ہو چکا تھا۔زین آخری بار اسکے پاس آتا اسکے دل کے ہزاروں ٹکڑے ہو جاتے جب وہ پھر سے کہتی اب مت آنا اگر اتنا میرا خیال ہے۔زین وہاں سے نکلتا جاتا ہے۔۔

دعا کچھ دنوں کیلئے گھر آتی ہے۔

تو ہارون اسکے اور زین کے رشتے کو ایک موقعہ دینے کا کہتے ہیں۔

نہی بابا میں بہت مشکل سے سنبھلی ہوں۔پھر سے اس شخص کا کھلونا بن سکتی۔۔۔دعا حتمی انداز سے کہتی ہے۔

۔۔۔۔۔۔

زین صاحب آئی یں ہیں۔گارڈ ہارون کو کہتا ہے۔ہارون اسکو ڈرائی نگ روم میں بیٹھانے کو کہتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ہارون اندر داخل ہوتا ہے۔سلام دعا کے بعد آنے کا سبب پوچھتا ہے۔۔ماموں ہم سب لندن جارہے ہیمشہ کیل ئی ے۔دعا چاہتی میں کبھی اسکو نظر نہ آؤں۔تو آپ سے ملنے آگیا آخری بار۔۔

ہارون لب بھینچ کے اسے دیکھتے پھر کہتے اتنی جلدی ہارمان کے جارہے ہو۔

ماموں جان پہلی بار اس نے کچھ مانگا ہے مجھے وہ دیتے بہت درد ہو رہا ہے۔مگر میں صرف اسکو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔وہ طلاق چاہتی ہے۔تو وکیلوں کی ہڑتال ہے۔میں ادھر جا کر طلاق بھیج دوں گا آپ دعا کو بتا دیجئی ے گا۔زین کہہ کر اٹھ کر جانے کی

اجازت چاہتا ہے۔

اللہ سے اسکو مانگا مگر وہ پھر بھی نہی ملی تو اللہ سے بد گمان ہو کر صراط مستقیم چھوڑ مت دینا۔ہارون زین سے کہتا ہے۔

نہی ماموں میں نے اللہ سے یہ مانگا دعا مجھے مل جائے مگر یہ مانگنا بھول گیا کہ وہ مجھے معاف کر کے اپنا لیں۔زین کی آواز بھیگ جاتی ہے۔

ہارون کرب سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔۔پھر اسکو جاتے دیکھتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ نے مجھے بلوایا۔دعا ہارون کے پاس آ کر کہتی ہے۔جی بیٹھے۔ہارون دعا کو کہتے ہیں۔

معاف کر دو بیٹا اسے۔تم نے دیکھا اسکے لہجے میں کتنی سادگی اور درد تھا۔ہارون کہتے ہیں۔

بابا پلیز مجھے کوئی ی بات نہی کرنی۔دعا جھنجھلا کر کہتی ہے۔۔

اچھا تو آپکو اس کے جانے سے فرق نہی پڑتا تو رات پوری سوئی ی کیوں نہی۔ہارون دعا

سے سوال کرتا ہے۔

بابا بس ویسے نہی سوئی ی۔دعا لب کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔

بچے اللہ کا دوست بن چکا وہ۔اس نے اللہ سے مانگا تمہیں۔جاتے ہوئے اسکی آنکھوں میں درد تھا تو اللہ نے تمہارا سکون چھین لیا۔مضطرب ہو تم۔اگر اس نے تمہیں ڈائی یوورس بھیج دی تو تمہاری بے سکونی میں اضافہ ہو گا۔تمہارے دل میں پھانس رہ جائے گی زندگی بھر بے چین رہو گی۔وقت ہے لوٹ جاؤ وہ تمہیں محبت سے ایسا سنبھالے گا کہ سارے درد بھول جاؤ گی۔۔دعا اٹھ کر وہاں سے بھاگتی ہوئی ی باہر نکل جاتی ہے۔پھر ڈرائی یور کو کہتی شاہ مینشن چلو۔جب وہ پہنچتی وہاں تو گارڈ بتاتا وہ ابھی ابھی ای ئی رپورٹ کیل ئی ے نکلے ہیں۔وہ ڈرائی یو کو وہی چھوڑ کر خود گاڑی لیکر نکل پڑتی ہے۔وہ ای ئی رپورٹ میں داخل ہوتی ہے۔۔

زین وہاں چی ئی ر پر بیٹھا ہوتا ہے۔اچانک اسکی نظر سامنے مرر میں پڑتی اسکو اس میں دعا نظر آتی۔وہ سر جھٹک کر اپنا وہم سمجھتا ہے۔پھر دیکھتا تو وہ بے تابی سے ادھر ادھر دیکھ رہی ہوتی ہے۔

زین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوتا ہے۔دعا اسکو دیکھتی ہے پھر بھاگتی ہوئی ی آکر اسکے سینے سے لگ جاتی ہے۔پھر اس سے الگ ہو کر اسکے سینے پہ مکے مارتی ہے۔سٹوپڈ۔ایڈیٹ۔میں نے کہا تو دور جانے کا ارادہ کر لیا۔تھوڑا اور نہی منا سکتے تھے۔وہ سوں سوں کہتی ہوئی ی بولے جاتی ہے۔زین اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پہ رکھ دیتا ہے۔

پھر کہتا میرے ساتھ لندن جاؤ گی۔زین دعا سے کہتا ہے۔جہاں لے جاؤ گے ساتھ جاؤں گی۔دعا کہتی ہے۔

ماما بابا آپ لوگ جائیں۔میں دعا اور حسان تھوڑے دنوں میں آپکے پاس آتے ہیں۔پھر وہ دعا کو لیکر واپس آفندی ہاؤس آجاتا ہے۔

سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں ھنسی مزاق چل رہا تھا۔ہارون مسکرا کر اپنی بیٹیوں کی چہرے کی چمک دیکھتا ہے۔پھر مسکرا کر فاطمہ سے کہتا ہے۔فاطمہ آج میری زندگی کا سب سے بڑا دن ہے۔میری بیٹیاں آج حقیقت میں اپنے اپنے گھروں کی ہو گئی ہیں۔اور میرے داماد صراط مستقیم پہ چل پڑے میرے بیٹیوں کے قدم سے قدم ملا

کر۔اللہ انکی نسل کو بھی نیک بنائی یں۔

آمین۔۔فاطمہ کہہ کر ہارون کے کندھے پہ سر رکھ دیتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

برسوں بعد۔۔۔

السلام علیکم اس وقت ہمارے ساتھ چھوٹی سی عمر میں بہت نام کمانے والے۔سائی یکاٹرسٹ۔نعت خواں۔اور سکالر ڈاکٹر آرش آفندی۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ،

آرش سلام کرتا ہے۔پھر ہوسٹ اس سے سوال ک ئی ے جاتے وہ مدہم سا جواب دئی یے جاتا۔

آرش آپ کا نام بہت ڈفرنٹ ہے۔کیا مطلب ہے آپکے نام کا۔ہوسٹ اس سے پوچھتا ہے۔

میرے نام کا مطلب سیدھا راستہ۔صراط مستقیم ہے۔

آرش جواب دیتا ہے۔کیا صراط مستقیم پہ چلنے کے بعد انسان کا کام ختم ہو جاتا

ہے۔ہوسٹ سوال کرتا ہے۔

نہی اسکے بعد تو کام شروع ہوتا ہے۔امر بالمعروف یعنی نیکی کا حکم دینے اور و نھی عن المنکر۔یعنی برائی ی سے روکنے کا۔

اور یہ کام کرنے سے انسان کے صراط مستقیم کی پختگی ہوتی ہے

سر کیا صراط مستقیم پہ چلنے والا بھی بہک جاتا ہے کیا۔۔ہوسٹ پوچھتا ہے۔۔

جی بہک جاتا ہے۔اس لئے تو ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہنا چاہے۔اور عاجزی اختیار رکھنی چاہیے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود اگر نیک ہے تو اسکا مطلب یہ نہی کہ آپ دوسرے کو کمتر سمجھے۔۔غرور ایمان کو کھا جاتا ہے۔۔آرش جواب دیتا ہے۔۔

شو ختم ہو جاتا ہے۔تو ہارون مسکرا دیتا ہے۔۔

واااؤ۔۔نانا جی اکیلے اکیلے مسکرا رہے ہیں۔کوئی ی لڑکی تو نہی پسند آگ ئی۔فارس شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

فارس میں تمہاری ماما کو بتاتا ہوں نانا سے کیسی بات کر رہا ہے۔ہارون فارس کو کہتے

ہیں۔

یار نانو۔اپنی ہٹلر بیٹی کا نام لے لیا موڈ خراب ہو گیا۔فارس دھپ سے بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

شرم کرلو برخوردار۔ماں ہے تمہاری۔موحد اندر داخل ہو کر کہتا ہے۔

یار ڈیڈ۔ایک تو منگنی آپ نے میری کی بھی تو ماما جیسی ہٹلر سے۔پتا بھی ہے کتنی سڑیل ہے وہ۔فارس برے برے منہ بنا کر کہتا ہے۔

تو ایسا کرتے ہیں اس ہٹلر کی شادی آرش سے کر دیتے ہیں۔ہارون مسکرا کر کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اررے توبہ کریں میرا معصوم سا بھائی ہے۔وہ تو میرے بھائی کو غلام بنا لے گی۔میں خود ہی سدھار لوں گا۔فارس مسکرا کر کہتا ہے۔

ہارون مسکرا کر اسکے سر پہ ایک چپت لگاتا۔

پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس آجاتا ہے۔

میرا گھر ایک جنت ہے۔صراط مستقیم پہ چلنے کی وجہ سے اے اللہ میرے آنے والی ہر نسل کو صراط مستقیم پر چلانا۔اور پھر اسکے بعد کی منزل استقامت رکھنا۔کہ ہم جب

تک جائے تو تیرے اور تیرے محبوب کے راستے پہ چلیں۔اور جب ہم دنیا سے جانے لگے تو ہمارا خاتمہ بالخیر کرنا۔آمین۔۔۔ہارون صدق دل سے دعا مانگتا ہے۔۔۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین